زادِ حج

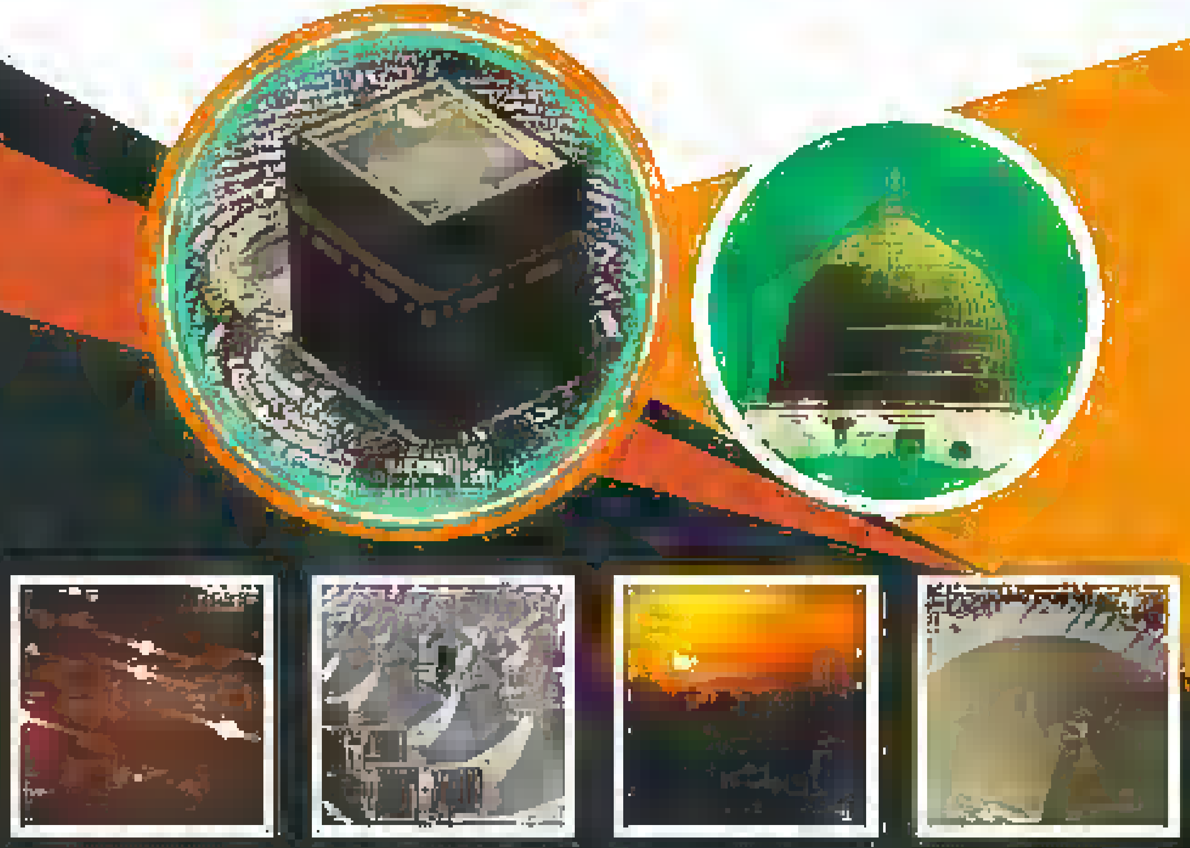

مؤلف: میمن ابو اسامہ غُفِرَ لَهُ

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (القرآن الكريم)

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (القرآن الكريم)

الحديث:۔ اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ (بخاری ومسلم)

زادِ حج

مؤلف: میمن ابُواسامه غُفِرَلَهٗ

تقریظ:

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم العالیہ

ناظم المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد، جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، (انڈیا)

سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، رکن مجمع الفقہ الاسلامی مکہ مکرمہ

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ
لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکُ
لَا شَرِیْکَ لَکَ

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں، بیشک سبھی تعریفیں اور نعمتیں تیری ہی ہیں، اور بادشاہت بھی، تیرا کوئی ساجھی نہیں۔

حج نہ کرنے پر وعید: حج کرنے پر جیسے بے شمار فضائل ہیں ایسے ہی باوجود استطاعت کے حج نہ کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔اس پر بڑی سخت وعیدیں ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس خرچ اور سواری کا انتظام ہو کہ وہ بیت اللہ تک جا کر واپس آسکے پھر وہ حج نہ کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ترمذی: ۸۱۲

اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔کتنی سخت وعید ہے۔

نوٹ: کتاب خود بھی پڑھئے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے

کتاب کا نام : زادِ حج

مؤلّف : میمن ابو اسامہ غفرلہٗ

معاون مؤلّف : ابو مدیحہ غفرلہٗ

صفحات : ۲۰۸

سن طباعت : (طبع اول) ۱۴۳۹ھ بمطابق 2018ء

التماس:

قارئین سے گذارش ہے کہ اس کتاب میں کسی طرح کی کوئی غلطی دیکھیں یا کوئی مفید مشورہ دینا چاہیں تو ضرور آگاہ فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا لحاظ کیا جائے۔ فقط والسلام

میمن ابو اسامہ غفرلہ

موبائیل نمبر: 9819980393

کتاب ملنے کا پتہ:

- **مکتبہ اشرفیہ،**
  ۲۳۶ محمد علی روڈ، چونا بھٹی مسجد کے سامنے، ممبئی۔ ۳
  فون نمبر: 23473109

- زمزم پلاسٹک، 3/A نیو کٹلیری مارکیٹ، ستار چال،
  نزد جامع مسجد، ممبئی۔ ۴۰۰۰۰۳
  فون نمبر: 9819980393

اقتباس

ہمارے اکابرین سالوں [حج کے لئے] دعائیں مانگتے تھے اور ایسا بھی ہوتا تھا کہ جب جانے لگتے تھے تو گھر کے برتن بھی بیچنے پڑتے تھے، زیور بیچنے پڑتے تھے پھر جا کر کہیں خرچہ پورا ہوتا تھا اور بیت اللہ تک پہنچتے تھے، ہم پر اللہ رب العزت کا کتنا بڑا کرم ہوا کہ اللہ نے اپنی رحمت سے، اپنے فضل سے یہاں آسانی کے ساتھ پہنچا دیا۔

یہ عاجز جو یہ کہہ رہا ہے کہ اس کا تعلق اعمال سے ہے، مال سے نہیں ہے اس لئے کہ اگر مال کے زور پر کوئی کہے کہ حج کروں گا، عمرے کرونگا تو پھر دنیا کے مالدار لوگ سب سے زیادہ حج اور عمرہ کرنے والے ہوتے مگر ایسا نہیں ہے۔

(از فادات:

حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار صاحب نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ)

(اقتباس بیان مکۃ المکرمہ)

حج کس پر فرض؟

ہر اُس شخص پر حج فرض ہو جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی دولت عطا فرمائی ہو کہ جس سے وہ اپنے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے اور وہاں کے اخراجات پر قادر ہو نیز واپس آنے تک اہل وعیال اور بیوی، بچوں کے مصارف بھی با آسانی برداشت کر سکتا ہو راستہ مامون ہو مثلاً حکومت کی طرف سے سفر کی منظوری کا ویزا، سواری اور ٹکٹ کا مل جانا وغیرہ، ان تمام سہولیات کے ساتھ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ حج فرض ہوتا ہے۔(شامی ۳،۲۵۱)

حج کا سفر تمہارا صد بار ہو مبارک
جانا بھی ہو مبارک آنا بھی ہو مبارک

قارئین کرام!

کیا آپ پر حج بیت اللہ فرض ہو چکا ہے؟
کیا آپ نے اب تک اس فرض کو ادا نہیں کیا؟
ابھی تک آپ کس سوچ میں مشغول ہیں؟

خبردار!

سوچتے ہیں، کرتے ہیں، آئندہ سال، بعد میں کرلیں گے، ابھی مشغولی ہے، جلدی کیا ہے، زندگی بہت باقی ہے!

یہ اور اس طرح کے دیگر حیلوں، بہانوں سے دل کو تسلی دے کر شش و پنج میں مبتلا نہ ہو جانا۔

آئندہ سال۔۔۔!

ایام حج تو یقیناً آئینگے اور حج کا فریضہ ادا بھی کیا جائے گا... مگر آئندہ سال۔۔۔، ہم اس دنیا میں ہونگے یا نہیں اس کی کیا ضمانت؟

نیک کام میں دیر نہ کیجئے۔
جو حج کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ جلدی کرے۔

انتساب

میں اپنی اس کاوش ''زادِ حج'' کو روئے زمین کی سب سے مقدس سب سے زیادہ بابرکت اور سب سے زیادہ قابل احترام عمارت جس کو اللہ تعالیٰ نے ''اپنا گھر'' قرار دیا ہے، جو توحید کا مرکز اور نماز کا قبلہ ہے، اور روئے زمین پر سب سے پہلی عمارت ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے تعمیر ہوئی اور جو ہدایت و برکت کا سرچشمہ ہے اور ساری انسانیت کا مرجع اور پناہ گاہ ہے اور تمام حجاج کرام جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی حج وعمرہ کرتے ہیں، ان کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

گذارش!

جو صاحب ''زادِ حج'' کسی بھی زبان میں چھپوانا چاہتے ہوں تو ایسے خوش نصیب حضرات کو کتاب میں بغیر کسی ترمیم و تنسیخ کے اشاعت کی اجازت ہے۔

ازمرتب: میمن ابواسامہ غفرلہ

کوئی لغزش نہ ہو جائے الٰہی اس سے ڈرتا ہوں

بھروسے پر تیرے اس کام کا آغاز کرتا ہوں

جو کچھ ہوا کرم سے تیرے جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زادِ حج

عرض مؤلّف

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد ....

حج بیت اللہ ایک دینی فریضہ اور ایک عظیم عبادت ہے نیز اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، لیکن حج کرنے والے زیادہ تر افراد احکام و مسائل سیکھے بغیر حج وعمرہ کے لئے چلے جاتے ہیں، اور ارکان کی ادائیگی میں بہت سی غلطیاں کرتے ہیں، چونکہ یہ فریضہ سال میں ایک ہی مرتبہ ادا کیا جاتا ہے، اس لئے اس کی ادائیگی میں کمی وکوتاہی کا زیادہ امکان ہوتا ہے، اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ حج وعمرہ کا طریقہ وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے۔

ویسے تو حج وعمرہ کے سلسلے میں بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور ساری ہی کتابیں اپنی جگہ پر اور اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت ہی مفید اور قیمتی ہیں، بندہ نے زیر نظر کتاب ''زادِ حج'' میں حج کے مفصل طریقے کو معتبر کتابوں سے اخذ کر کے عوام کی فہم وسمجھ کو سامنے رکھتے ہوئے نہایت ہی آسان زبان میں مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس رسالہ میں جتنی ہدایات وآداب ذکر کئے گئے ہیں وہ سب کے سب ہمارے اکابرین کی معتبر کتابوں سے ماخوذ ہیں، چونکہ بندہ اپنی علمی کم مائیگی اور کمزوریوں سے بخوبی واقف ہے، بندہ کسی بھی طرح تصنیف وتالیف جیسے دشوار کام کا اہل ہرگز نہیں ہے، اس لئے بندہ نے حج وعمرہ سے متعلق خود کسی کتاب کی تصنیف کے بجائے اکابرین

کی دسیوں کتابوں سے مفید مضامین کو ایک جگہ ترتیب دینے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی ہے، گویا بندہ نے حج وعمرہ سے متعلق ہمارے اکابرین کی کتابوں سے گلہائے رنگ رنگ چن کر ایک حسین گلدستہ حجاج کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعی کی ہے، یہ کتاب حجاج کرام کے لئے ایک کشکول ہوگی، جس میں حج وعمرہ سے متعلق اکابرین کے وہ قیمتی موتی ہیں جو مختلف کتابوں میں غوطہ زن ہو کر حجاج کرام کے لئے چننے کی کوشش کی گئی ہے، نیز حجاج کرام کے لئے یہ کتاب اکابرین کا ایک ایسا دستر خوان ہوگا جس پر حجاج کرام کے لئے انواع واقسام کے لذیذ کھانے چنے گئے ہوں۔

امید ہے کہ اس کتاب کے قارئین یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکیں گے کہ وہ تنہا حج نہیں کررہے ہیں بلکہ انہیں کئی اکابرین کی معیت اور رہبری کا شرف حاصل ہورہا ہے، اور انہیں حج وعمرہ کے ارکان ادا کرنے میں لطف آرہا ہے۔

امید ہے کہ حجاج کرام اور معتمرین حضرات کا اس رسالہ کو اپنے ساتھ رکھنا اور بار بار مطالعہ کرنا انشاء اللہ مفید ہوگا۔

بندہ نے جن اکابرین بزرگوں اور اسلاف کی کتابوں سے بات لی ہے، اس کا حوالہ ذکر کرنے کا بھی اہتمام کیا ہے، تاکہ بات مستند اور مدلل ہو اور آخر میں ان کتابوں کے نام بھی ذکر کئے ہیں جن سے استفادہ کرکے یہ کتاب تیار کی گئی ہے۔

میری علمی کمزوریوں کی وجہ سے اس مختصر ترتیب میں غلطیوں کا قوی امکان ہے اہل علم حضرات سے گذارش ہے کہ وہ کمزوریوں اور غلطیوں کی نشاندہی فرما کر مجھ پر احسان فرمائیں، نیز حجاج کرام سے استدعا ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں خصوصاً سفر میں، قبولیت دعا کے خصوصی مواقع اور خصوصی مقامات پر مرتب کو، مرتب کے اہلِ خانہ کو، ناشرین کو جن کی سعی سے بفضلہٖ تعالیٰ طباعت کا مرحلہ آسان ہوا، نیز معاونین کو اور ان تمام لوگوں

کوجنہوں نے جس جس اعتبار سے کتاب کی اشاعت میں حصہ لیا ہوان سب کو اپنی دعاؤں میں شامل فرمائیں اور اللہ سے دعا کریں کہ اللہ ان سب کو اپنی خوشنودی اور جنت نعیم کی بیش بہا دولت سے نوازے۔

میں شکر گذار ہوں اپنے تمام معاونین کا خصوصا اپنے دوست جناب ''ابومدیحہ'' کا جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب میں بندہ کا بھر پور تعاون فرمایا، نیز بندہ شکر گذار ہے اپنے ان تمام اکابرین علماء کا خصوصاً حضرت مفتی آزاد بیگ صاحب صدر مفتی معراج العلوم چیتا کیمپ ممبئ کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت فارغ کر کے مسودہ پر نظر ثانی فرمائی اور اس کو اول تا آخر دیکھا، اللہ تعالیٰ موصوف کو اس خدمت کا دارین میں صلہ عطا فرمائے، آمین، نیز حضرت مفتی اظہر نظیر صاحب خطیب وامام مسجد جامع ممبئ اور مفتی عبدالمتین اشاعتی بستوی صاحب کا بھی بندہ تہہ دل سے شکر گزار ہے کہ انہوں نے بھی اپنا قیمتی وقت فارغ کر کے مسودہ پر نظر ثانی فرمائی اور بعض مقامات پر حذف واضافہ کی نشاندہی بھی فرمائی اور حافظ محبوب اللہ صاحب امام مسجد نور ڈونگری کا بھی بندہ شکر گزار ہے کہ جن کے تعاون سے طباعت واشاعت کا مرحلہ آسان ہوا اور تمام اکابرین کا بھی بندہ شکر گذار ہے، جنہوں نے اس کتاب پر تقریظ تحریر فرمائی نیز کتاب کا نام تجویز فرمایا۔

آخر میں بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور امت کے حق میں نافع بنائے، اور مؤلف کے لئے ذریعہ نجات بنادے۔

وماذلك على الله بعزيز

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد،

بندہ میمن ابواسامہ غفرلہ

۶/ رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

فہرستِ ابواب

باب اول : بیت اللہ شریف کی تاریخی جھلکیاں

باب دوم : فضائل حج

باب سوم : جانے سے پہلے کی تیاری

باب چہارم : مقدس ومتبرک مقامات

باب پنجم : اپنے شہر سے مکہ مکرمہ تک

باب ششم : عمرہ کا بیان

باب ہفتم : عمرہ اور حج کے درمیانی وقت کا بیان

باب ہشتم : حج کا بیان

باب نہم : فضائل وآداب مدینہ منورہ

باب دہم : متفرقات

خاتمہ : چند اہم مسائل

ازافادات: مفتی جنید صاحب پالنپوری دامت برکاتہم

خطیب وامام مسجد نور۔قلابہ، ممبئی

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۶
۲	پیش لفظ	۷
۳	فہرست ابواب	۱۰
۴	فہرست مضامین	۱۱
۵	ابتدائیہ: قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ	۲۴
۶	تقریظ: حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ	۲۵
۷	تقریظ: حضرت مولانا عبدالرشید صاحب دامت برکاتہم العالیہ	۲۷
۸	تقریظ : حضرت مفتی آزاد صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ	۲۹
۹	تقریظ : مفتی شبیر احمد قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ	۳۱
باب اول: مکہ مکرمہ اور کعبۃ اللہ کی اہمیت ،فضیلت اور تاریخی جھلکیاں		
۱۰	تعمیر کعبہ	۳۲
۱۱	تعمیر کعبہ کی تاریخ	۳۳
۱۲	بیت العتیق	۳۴
۱۳	بیت المعمور	۳۵
۱۴	حضرت ابراہیمؑ اوران کی قربانیاں	۳۶
۱۵	ماءزمزم	۳۷

۱۶	آبِ زمزم کی فضیلت	۳۸
۱۷	حضرت ابراہیمؑ کا ایک اور سخت امتحان	۳۹
۱۸	حضرت ابراہیمؑ کی تعمیر	۴۲
۱۹	حضرت ابراہیمؑ کا اعلان حج	۴۳
باب دوم: فضائل حج		
۲۰	فضیلت والا حج	۴۵
۲۱	چار سو گھرانوں کی شفاعت	۴۶
۲۲	حج مبرور کی تشریح	۴۷
۲۳	عورتوں کا افضل ترین جہاد حج مقبول	۴۸
۲۴	پانچ سال میں حاضری نہ دینے والا محروم	۴۸
۲۵	فضائل عمرہ	۴۹
۲۶	اخلاص نیت	۵۰
۲۷	سفر حج میں پہلا کام	۵۳
باب سوم: سفر کے آداب اور جانے سے پہلے کی تیاری		
۲۸	اپنے حج کو مقبول کیسے بنائیں؟	۵۴
۲۹	حج کی اصل تیاری	۵۴
۳۰	حج کے اجمالی آداب	۵۵
۳۱	حج کا مقصد	۵۸

۳۲	جانے سے ایک روز پہلے	۵۹
۳۳	فون کرنے والوں کی زیادتی	۵۹
۳۴	گھر سے نکلتے وقت کھانا ساتھ لیں	۶۰
۳۵	جہاز کی بکنگ کے وقت کھانے کی تفصیل لکھوادیں	۶۰
۳۶	سفر حج کی ہدایات	۶۱
۳۷	سامان کی مختصر فہرست	۶۲
۳۸	گھر سے روانگی	۶۴
	باب چہارم: مقدس ومتبرک مقامات	
۳۹	حرمین شریفین کے متبرک مقامات اور مشہور اعمال کے اصطلاحی نام	۶۵
۴۰	مکہ اور مدینہ میں دعاؤں کی قبولیت کے ۳۰ مقامات	۷۳
	باب پنجم: اپنے شہر سے مکہ مکرمہ تک	
۴۱	گھر سے روانگی	۷۵
۴۲	حج کی تین صورتیں	۷۵
۴۳	حج کی تینوں قسموں میں فرق	۷۶
۴۴	تلبیہ	۷۷
۴۵	سفر کا آغاز	۷۷
۴۶	احرام کا طریقہ اور ترتیب	۷۸
۴۷	احرام کی نیت کیسے کریں؟	۷۹

۴۸	احرام کی پابندیاں	۸۰
۴۹	احرام کی حالت میں جائز امور	۸۲
۵۰	عورت کا احرام	۸۲
۵۱	احرام میں عورتوں کا پردہ	۸۳
۵۲	شہر کے ہوائی اڈے پر کیا کرنا ہے؟	۸۴
۵۳	جہاز میں احتیاط کی باتیں	۸۵
۵۴	جہاز میں ساتھی کے بچھڑنے پر پریشان نہ ہوں	۸۶
۵۵	جدہ/مدینہ ٹرمنل پر	۸۷
۵۶	حج ٹرمنل سے باہر نکلنے کے بعد	۸۸
۵۷	حدودِ حرم میں داخل ہونے کی دعا	۸۹
۵۸	مکہ پہنچ کر سب سے پہلے کیا کریں؟	۹۰
۵۹	مکہ مکرمہ میں ضروری کام	۹۱
۶۰	حرم کی عظمت	۹۱
۶۱	مکہ مکرمہ کی فضیلت	۹۳
۶۲	بیت اللہ میں حاضری	۹۴
	باب ششم: عمرہ کا بیان	
۶۳	عمرہ اور اس کا طریقہ (عمرہ کے چار کام)	۹۶
۶۴	بیت اللہ کی حاضری	۹۶

۶۵	مسجد حرام میں داخل ہونے کی دعا	۹۷
۶۶	بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے	۹۷
۶۷	سب سے پہلا کام طواف (مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد)	۹۸
۶۸	طواف کس طرح کریں؟	۹۸
۶۹	حرم میں ملاقات کی جگہ متعین کریں	۹۹
۷۰	طواف کا طریقہ	۹۹
۷۱	تمام چکروں میں رمل کی کراہت	۱۰۳
۷۲	طواف کے بعد کی دو رکعت نماز	۱۰۳
۷۳	طواف کی کل سات قسمیں	۱۰۵
	طواف کے چند متفرق مسائل	
۷۴	دوران طواف بیت اللہ کی طرف سینہ یا پیٹھ کرنا	۱۰۷
۷۵	اضطباع کا حکم	۱۰۸
۷۶	دورانِ طواف کعبۃ اللہ کو دیکھنے کا حکم	۱۰۸
۷۷	دورانِ طواف حجرِ اسود اور بیت اللہ کی طرف سینہ اور منہ کرنا	۱۰۸
۷۸	دورانِ طواف ملاقات اور بات چیت کرنا	۱۰۹
۷۹	دورانِ طواف با جماعت نماز کا حکم	۱۰۹
۸۰	دوران طواف وضو ٹوٹ جائے	۱۰۹
۸۱	دورانِ طواف تلاوت سے ذکر افضل	۱۰۹

۸۲	نفل طواف نفل نماز سے افضل	۱۱۰
۸۳	ہر طواف کے بعد دو رکعت صلوۃ طواف	۱۱۰
۸۴	صلوۃ الطواف کے لئے مکان وزمان کی قید نہیں	۱۱۰
۸۵	مسلسل ۲ طواف کی نماز ایک ساتھ پڑھنا	۱۱۱
۸۶	عمرہ کا تیسرا کام (سعی بین الصفا والمروۃ)	۱۱۱
	سعی کے چند متفرق مسائل	
۸۷	سواری پر سعی	۱۱۲
۸۸	سعی میں نیابت	۱۱۲
۸۹	طواف کے بعد سعی میں تاخیر	۱۱۳
۹۰	سعی کے چکروں کے درمیان فاصلہ	۱۱۳
۹۱	ہر سعی سے قبل طواف لازم	۱۱۴
۹۲	عمرہ کا چوتھا کام (حلق یا قصر)	۱۱۴
	باب ہفتم: عمرہ اور حج کا درمیانی وقت	
۹۳	عمرہ کے بعد سے ایام حج تک	۱۱۶
۹۴	مکہ مکرمہ میں نمازیں قصر یا پوری؟	۱۱۷
۹۵	حرم میں نماز کس طرح ادا کریں؟	۱۱۸
۹۶	اپنے اوقات کی ترتیب خود بنائیں	۱۱۹
۹۷	ملاقاتیں۔۔۔۔ایک دھوکہ	۱۲۰

۹۸	نفلی طواف کب بند کریں	۱۲۰
	باب ہشتم: حج کا بیان	
۹۹	حج کے پانچ دن ایک نظر میں	۱۲۲
۱۰۰	منیٰ کے لئے روانگی	۱۲۵
۱۰۱	ایثار و ہمدردی	۱۲۵
۱۰۲	حج کی نیت	۱۲۶
۱۰۳	(۸/ذی الحجہ) حج کا پہلا دن	۱۲۷
۱۰۴	حج کا دوسرا دن (۹/ذی الحجہ)	۱۲۸
۱۰۵	عرفات میں داخل ہونے کی دعا	۱۲۹
۱۰۶	عرفات میں سنن ونوافل	۱۳۲
۱۰۷	وقوف عرفہ کا مسنون طریقہ	۱۳۲
۱۰۸	نویں ذی الحجہ کو عرفہ کا روزہ	۱۳۳
۱۰۹	غروبِ شمس سے قبل حدود عرفات سے نکلنا	۱۳۳
۱۱۱	مزدلفہ کی طرف روانگی	۱۳۳
۱۱۲	طلوع فجر کے خطرے سے مزدلفہ کے راستے میں مغرب وعشاء	۱۳۵
۱۱۳	مزدلفہ مغرب وعشاء کی سنت ووتر بعد میں پڑھنا	۱۳۵
۱۱۴	مزدلفہ پہنچنے سے قبل سورج طلوع ہوجائے	۱۳۵
۱۱۵	بلاعذر وقوف مزدلفہ ترک کرنے پر دم	۱۳۶

۱۱۶	حج کا تیسرا دن ۱۰/ذی الحجہ	۱۳۶
۱۱۷	دس تاریخ کے چار کام	۱۳۷
۱۱۸	طواف زیارت کے بعد سعی	۱۴۰
۱۱۹	جمرات کے پاس سے کنکریاں اٹھانا	۱۴۱
۱۲۰	چھوٹے بالوں کا قصر جائز نہیں	۱۴۲
۱۲۱	اپنا سر منڈوانے سے قبل دوسرے کا سر مونڈنا	۱۴۲
	سعی کے چند متفرق مسائل	
۱۲۲	طواف کے بعد سعی میں تاخیر	۱۴۳
۱۲۳	سعی کے چکروں کے درمیان فاصلہ	۱۴۳
۱۲۴	سواری پر سعی	۱۴۳
۱۲۵	حج کا چوتھا دن (۱۱/ذی الحجہ)	۱۴۴
۱۲۶	حج کا پانچواں دن (۱۲/ذی الحجہ)	۱۴۴
۱۲۷	چند راحت رساں مشورے	۱۴۵
۱۲۸	ایک ضروری انتباہ	۱۴۶
۱۲۹	طواف وداع	۱۴۶
۱۳۰	مکہ مکرمہ سے رخصتی کے آداب	۱۴۷
	باب نہم: مدینہ منورہ کے فضائل وآداب	
۱۳۱	روضۂ اطہر کی زیارت کی فضیلت	۱۴۹

۱۳۲	فضائل مدینہ منورہ	۱۴۹
۱۳۴	مدینہ منورہ کا سفر	۱۵۰
۱۳۵	مدینہ منورہ کے قریب پہونچنے کی دعا	۱۵۱
۱۳۶	دخول مدینہ منورہ کے آداب و دعا	۱۵۱
۱۳۷	حاضری سے پہلے توبہ واستغفار	۱۵۲
۱۳۸	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حساس طبیعت	۱۵۳
۱۳۹	مدینہ پاک جانے سے پہلے سیرتِ مبارکہ ضرور پڑھیں	۱۵۳
۱۴۰	مسجد نبوی میں داخول کے آداب	۱۵۴
۱۴۱	روضۂ اقدس پر درود و سلام	۱۵۵
۱۴۲	دوسروں کی طرف سے روضۂ اقدس پر سلام	۱۵۶
۱۴۳	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام	۱۵۷
۱۴۴	حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہ پر سلام	۱۵۷
۱۴۵	درود و سلام کے بعد دو رکعت نماز	۱۵۸
۱۴۶	ریاض الجنۃ کے سات ستون	۱۵۸
۱۴۷	جنت البقیع	۱۶۰
۱۴۸	جنت البقیع کی فضیلت	۱۶۱
۱۴۹	جنت البقیع کی زیارت	۱۶۲
۱۵۰	اہل بقیع پر سلام	۱۶۲

۱۵۱	سیدنا عثمانؓ ذوالنورین پر سلام	۱۶۲
۱۵۲	مسجد نبوی میں نماز کا ثواب	۱۶۳
۱۵۳	مسجد نبوی میں چالیس نمازیں	۱۶۴
۱۵۴	مسجد قباء کی زیارت و نماز	۱۶۴
۱۵۵	شہدائے احد کی زیارت	۱۶۵
۱۵۶	مدینہ منورہ سے واپسی کے آداب	۱۶۵
۱۵۷	مدینہ منورہ سے واپسی کی دعا	۱۶۴
۱۵۸	مدینہ منورہ کی کھجور وطن لانا	۱۶۶
۱۵۹	وطن سے قریب پہونچنے کی دعا	۱۶۶
۱۶۰	واپسی میں حاجی کا استقبال	۱۶۷
۱۶۱	حاجی کے یہاں دعوت	۱۶۷
۱۶۲	حجِ مبرور و مقبول کی علامتیں	۱۶۸
	باب دہم: متفرقات	
۱۶۳	افعال حج و عمرہ کا مفصل نقشہ	۱۶۹
۱۶۴	عمرہ کا نقشہ	۱۷۲
۱۶۵	میقات	۱۷۲
۱۶۶	حدود حرم	۱۷۳

۱۶۷	حج کا نقشہ	۱۷۴
۱۶۸	حج کے فرائض و واجبات	۱۷۵
۱۶۹	عمرہ کے فرائض و واجبات	۱۷۶
۱۷۰	یوم الجمعہ کا حج	۱۷۶
۱۷۱	حج اکبر کسے کہتے ہیں؟	۱۷۷
۱۷۲	عورتوں کے لئے مخصوص ہدایات	۱۷۷
۱۷۳	حالتِ احرام میں سلی ہوئی لنگی پہننا	۱۷۸
۱۷۴	حالتِ احرام میں کھٹمل یا مچھر مارنا	۱۷۸
۱۷۵	سونے کی حالت میں سر یا چہرہ پر چادر ڈالنا	۱۷۹
۱۷۶	صدقہ حدودِ حرم سے باہر بھی جائز ہے	۱۷۹
۱۷۷	دم کا حدودِ حرم کے دائرہ کے اندر دینا لازم	۱۸۰
۱۷۸	خوشبودار مشروبات	۱۸۰
۱۷۹	پرواز کی حالت میں ہوائی جہاز میں نماز	۱۸۰
۱۸۰	رمضان میں عمرہ کرنا	۱۸۱
۱۸۱	حج چھوڑ کر عمرہ کرنا	۱۸۱
۱۸۲	مطاف میں نمازی کے سامنے سے گذرنا	۱۸۲
۱۸۳	حرمین شریفین کی جماعت میں عورتوں کا مردوں کے برابر کھڑا ہونا	۱۸۲
۱۸۴	آبِ زمزم سے کفن دھونا	۱۸۲

۱۸۵	آبِ زمزم اپنے وطن لے جانا	۱۸۳
۱۸۶	حجرِ اسود پر مردوں اور عورتوں کا ہجوم	۱۸۳
۱۸۷	سفر سے کئی روز پہلے کی غلطیاں	۱۸۴
۱۸۸	کچھ ضروری ہدایات	۱۸۵
۱۸۹	حرم اور حرم سے باہر صفوں کا شرعی حکم	۱۸۶
۱۹۰	حرم شریف میں جوتوں کے تبدیل ہونے کا حکم	۱۸۷
۱۹۱	بچوں کو احرام لازم نہیں ہوتا	۱۸۷
۱۹۲	حالتِ احرام میں تلبیہ کی تکرار	۱۸۸
۱۹۳	احرام کی حالت میں پیر کی ہڈی کہاں تک کھلی رہے	۱۸۸
۱۹۴	احرام سے پہلے خوشبو لگانا	۱۸۸
۱۹۵	احرام کی حالت میں وکس اور بام کا استعمال	۱۸۹
۱۹۶	حالت احرام میں ٹوتھ پیسٹ	۱۸۹
۱۹۷	فضائل طواف	۱۸۹
۱۹۸	غیر شادی شدہ بیٹی یا اپنی بیوی کے لئے حج کو مؤخر کرنا	۱۹۰
۱۹۹	احرام کی چادر کا کھولنا	۱۹۰
۲۰۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے طواف	۱۹۰
۲۰۱	طواف وداع کے بعد حرم میں داخلہ	۱۹۱
۲۰۲	احرام کی حالت میں احتلام ہو جائے	۱۹۱

۲۰۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفرِ حج	۱۹۱
۲۰۴	ایامِ تشریق	۲۰۱
۲۰۵	حجاج کرام سے گذارش	۲۰۲
۲۰۶	نمازِ جنازہ کا طریقہ اور اس کی دعا	۲۰۲
۲۰۷	حج وعمرہ کی دعائیں	۲۰۲
۲۰۸	خاتمہ: چند اہم متفرق مسائل ازافادات: مفتی جنید بن محمد پالنپوری دامت برکاتہم خطیب وامام مسجد النور۔ قلابہ، ممبئی	۲۰۴
۲۰۹	ماخذ ومراجع	۲۰۶

قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ الحکیم

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا

ابتدائیہ

از حضرت قاضی مجاھد الاسلام قاسمی صاحبؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِیْكَ لَكَ

یہ ہے توحید کا وہ نغمہ جو دلِ مومن سے نکلتا ہے تو اللہ کی رحمت کو کھینچ لاتا ہے، ایک ذلیل بھاگا ہوا غلام کائنات کے کسی گوشے میں راہِ فرار نہیں پاتا اور اپنی عاجزی کے گہرے احساس کے ساتھ مالک الملک کی عنایتوں اور کرم فرمائیوں کے اعتراف کے ساتھ ہر دروازے سے مایوس ہوکر، ہر مادی قوت سے رشتہ توڑ کر، اپنا ہوش کھوکر بے خودی اور عشق، کیف اور مستی کے والہانہ جذبات کے ساتھ اپنے رب کے حضور اس شان کے ساتھ آتا ہے کہ اسے نہ اپنے کپڑوں کا ہوش ہے اور نہ اپنے بالوں کا، گردوغبار سے اٹا ہوا یہ چہرہ جو اپنی ساری حیثیتوں کو فراموش کر کے، محبوب کے دروازہ پر پہنچ کر اپنی حاضری کا اعلان کرتا ہے، اپنے مالک کے گھر کے گرد چکر لگاتا ہے، روتا ہے، رلاتا ہے، کبھی عرفات میں حمد وثنا کرتا ہوا اپنی کوتاہی کی معافی چاہتا ہے، مزدلفہ میں قرب الٰہی کا خواہاں ہے، جمرات کو نہیں نفس کے شیطان کو کنکریاں مارتا ہے، جانور نہیں، حقیقۃً اپنے نفس کی قربانی دیتا ہے، صفا ومروہ کے درمیان دوڑ کر سنتِ عاشقاں کو تازہ کرتا ہے، اور اس یقین کے ساتھ آتا ہے کہ اس در کے علاوہ کوئی در نہیں اور یہ رحمٰن کا دروازہ ہے، ہم ہزار برے ہوں لیکن ہمارے گناہوں سے زیادہ وسیع اس کی رحمت کی چادر ہے، وہ جانتا ہے کہ اللہ اگر عدل پر اتر آئے تو ہماری نجات ممکن نہیں ہے، اس لئے گھبرا کر کہتا ہے، مالک! ہمیں آپ کا عدل نہیں، آپ کا فضل چاہئے، وہ اچھی طرح

جانتا ہے کہ ہماری کوتاہیوں کا ذخیرہ اتنا بڑا ہے کہ حساب شروع ہوا تو بہر حال پکڑے جائیں گے، اس لیئے پکار کر کہتا ہے مالک حساب نہ لیجئے ہم حساب دینے کی ہمت کہاں سے لائیں، ہم کو اپنے فضل وکرم سے حساب وکتاب کے بغیر معاف کر کے جنت دے دیجئے، بندہ جانتا ہے اللہ نے صحت دی، راستہ کو مامون بنایا، آنے جانے کے لائق دولت دی، مال بھی دیا اور جسم کی طاقت بھی، شکر مال کا بھی ضروری ہے اور شکر جسم وجان کا بھی ضروری ہے، اس لیئے حج کو آیا ہے، اللہ کی عبادت میں اپنی جان بھی کھپاتا ہے، اور اپنا مال بھی خرچ کرتا ہے، افسر ہو، تاجر ہو، حکمراں ہو، عالم وفاضل ہو، فقیر بے نوا ہو، سب اپنی امتیازی حیثیت کو مٹا کر، اپنی انانیت اور خودی کو قربان کر کے، ذلیل غلام کی طرح مالک کے دروازہ پر بھکاری بن کر آئے ہیں اور اس یقین کے ساتھ آئے ہیں کہ یہاں سے کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹا ہے، ہم بھی بخشش کا پروانہ لے کر جائیں گے، فضل الٰہی اور رحمت باری کی بارش ہم پر بھی ضرور ہوگی، اپنی عاجزی کا احساس، اپنی کوتاہیوں کا اعتراف، اللہ کی رحمت پر اعتماد، اور اس سے کچھ نہ کچھ لے کر ہی جائیں گے، اس کا یقین، پھر کیف ومستی، خود فراموشی، اور عشق ومحبت کے جذبات سے سرشار ہونا یہی وہ جذبات ہیں، اور یہ وہ ادائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے خزانے کھول دیتا ہے، بڑے بڑے گنہگاروں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور حاجی دربار سے اس طرح لوٹتا ہے جیسے آج ماں کے پیٹ سے بے گناہ پیدا ہوا ہو، معصوم صاف ستھرا، دھلا دھلایا، بڑی دولت لے کر لوٹتا ہے۔

از قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ
سابق سیکریٹری جنرل اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا
۲۴ / مارچ ۱۹۹۹ء بمطابق ۵ / ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ
(حج وعمرہ موجودہ حالات کے پس منظر میں)

تقریظ

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

جنرل سکریٹری: اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) ۔ سکریٹری: آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ
رکن :۔ مجمع الفقہ الاسلامی مکہ مکرمہ ۔ بانی ومہتمم: المعہد العالی، حیدرآباد انڈیا

حج اسلام کی اہم ترین عبادت اور اس کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک ارشاد میں اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ حج سے ایمان کی تجدید ہوتی ہے ''الا سلام یھدم ما کان قبلہ والحج یھدم ما کان قبلہ''نیز آپ نے فرمایا کہ جب آدمی حج کر کے واپس آتا ہے تو وہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو، اللہ کا شکر ہے کہ حج کی اس اہمیت کی وجہ سے موجودہ دور میں حجاج کی تعداد میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے: لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اب بھی مسلمان اہل ثروت میں ایک بڑی تعداد حج جیسے اہم فریضہ سے غافل ہے، لوگوں نے تصور کر رکھا ہے کہ مکان بنانے ،لڑکیوں کی شادی کرنے اور ریٹائر ہونے کے بعد ہی حج کرنا ہے۔

اس غفلت وتاخیر کی وجہ سے بہت سے لوگ اس اہم عبادت سے محروم رہ جاتے ہیں: حالانکہ بعض فقہاء کے نزدیک حج کی فرضیت علی الفور ہے ،یعنی جوں ہی حج کی استطاعت پیدا ہو جائے ،فوری حج کرنا ضروری ہے، اگر تاخیر کرے گا تو گنہ گار ہوگا، اس کے لئے ضرورت ہے اندرونی جذبہ، شوق اور طلب کی ،اور شوق کی چنگاری ترغیبی مضامین کو پڑھ کر سلگتی ہے، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے محبی فی اللہ محترم جناب ابو اسامہ خلیل احمد صاحب کو: کہ انہوں نے اس طرف توجہ دی، اور بزرگوں کے

بڑے اچھے ملفوظات اور مفید اقتباسات جمع کردئے، جن کو پڑھنے کے بعد ایک صاحب ایمان اللہ کے دربار میں پہنچنے کے لئے بے چین ہوجائے، دعا ہے کہ ان کی یہ کوشش اپنے مقصد میں کامیاب ہو، لوگوں کے لئے نفع کا باعث بنے اور کاروانِ عشق ومحبت کو سوئے حرم رواں کردے، نیز مؤلف کے لئے ذخیرۂ آخرت ثابت ہو۔

خالد سیف اللہ رحمانی

(خادم: المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد)

۲۲رشوال ۱۴۳۹ھ

۷ جولائی ۲۰۱۸ء

جناب حضرت مولانا عبدالرشید صاحب مدظلہ العالی

مہتمم مدرسہ فیضان رحیمی مرزاپور ضلع سہارنپور

خلیفہ ومجاز حضرت مولانا سید مکرم حسین صاحب سنسارپوری دامت برکاتہم العالیہ

حج عشق الٰہی کا مظہر اور اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک اہم رکن اور عظیم دینی فریضہ ہے اور یہ پوری زندگی میں صرف ایک مرتبہ صاحب استطاعت پر فرض ہوتا ہے۔ جس کو ادا کرنے کے لئے اللہ کے نیک بندے مکہ مکرمہ کا سفر کرتے ہیں اور عشق الٰہی میں ڈوب کر افعال حج ادا کرتے ہیں اور حجاج کرام محبت الٰہی اور عشق حقیقی میں ایسے ہی سرگرداں اور اپنے محبوب حقیقی کی جستجو میں حیران و پریشان نظر آتے ہیں جیسا کہ عشق مجازی میں عاشقوں کے احوال ہوتے ہیں کہ اپنے محبوب کی یاد میں کھانے پینے کو بھی بھول جاتے ہیں حتی کہ اپنی حیثیت اور ذات کو بے حقیقت سمجھ کر اپنے محبوب کی ملاقات کے واسطے اس کے گھر واطراف کا چکر لگاتے ہیں الغرض حج کی خصوصیت اور اس کا طرۂ امتیاز ہی عشق الٰہی ہے اس میں حجاج کرام عشاق کی طرح بیت اللہ کے اردگرد

چکر لگاتے ہیں کبھی عرفات کے میدان میں روتے نظر آتے ہیں تو کبھی ملتزم سے چمٹ کر رب حقیقی سے اپنی مغفرت کی دعا مانگتے ہیں کبھی حجر اسود کو چومتے ہیں تو کبھی اپنے اور خدا کے درمیان حائل ہونے والے اور آڑ بننے والے کو کنکری اور پتھر کا نشانہ بناتے ہیں ۔بہرحال حج ایک ایسی عبادت ہے جس میں بندہ اپنے رب کے سامنے انتہائی عاجزی و انکساری سے پیش آتا ہے جو درحقیقت عبودیت اور بندگی کی صحیح تعبیر ہے کہ اس میں بندہ نہ تو اپنے بدن کی فکر کرتا ہے اور نہ اپنے روپے پیسے کی طرف محبت کی نظر ڈالتا ہے نہ اپنے حسن و جمال کی طرف توجہ دیتا ہے اور نہ زیب و زینت اور لباس کی طرف متوجہ ہوتا ہے بلکہ اپنے بدن پر کفن کفایہ کے مانند بغیر سلے دو کپڑے رکھ کر ننگے سر پراگندہ اور مضطرب الحال بن کر اپنے محبوب کی پکار پر لبیک لبیک کی صدائیں لگاتا رہتا ہے دنیا کی ساری محبوب اشیاء اور خواہشات نفسانی سے بیوی اور دوست واجباب کی محبت سے علیحدہ ہو کر صرف ایک رب حقیقی کی تلاش و جستجو میں تگ و دو کرتا ہے مجنونانہ طور پر اس کے گھر کے اردگرد چکر لگاتا رہتا ہے مگر یہ محض سیر و تفریح اور طواف ہی نہیں بلکہ اس شعر کا مصداق ہے

اَمُرُّ عَلَی الدِّیَارِ لیلی اُقَبّلُ ذَالْجِدَارَ وَ ذَالْجِدَارَا

وَمَاحُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَ

اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی وہ خوشخبری دی جس کے سننے کے بعد یہ ساری پریشانیاں اور جگہ جگہ چکر لگانے کی تکلیفیں آسان اور سہل بن جاتی ہیں۔فرمایا مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ جب حج اتنی اہم عبادت ہے اور اس کے اتنے عظیم انعامات ہیں تو اس کی ادائیگی کے بھی کچھ قوائد ہوں گے اور وہ قواعد ہمہ وقت ذہن و دماغ میں مستحضر بھی نہیں رہتے جسکی وجہ سے

افعال حج کو ادا کرنا دشوار ہو جاتا ہے اس لئے علماء کرام نے ہر زبان میں چھوٹی بڑی کتابیں لکھی ہیں اور اسی سلسلہ کی ایک اہم تالیف ''زاد حج'' ہے جو جناب محترم ابو اسامہ خلیل احمد میمن صاحب نے کی ہے اس کتاب کو موصوف نے دس ابواب پر مرتب کیا ہے اور اس میں تمام تر مضامیں کو گھیرنے کی کوشش کی ہے۔ موصوف اپنے وقت کے اکابر علماء سے عموماً اور بمبئی کے علماء سے خصوصی تعلق رکھتے ہیں نیز موصوف نے اپنے علم وعمل کی روشنی میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کیا ہے۔ سادگی اور تواضع آپ کی امتیازی شان رہی ہے الحمدللہ کئی کتابیں اصلاح امت کی فکر کرتے ہوئے تحریر فرمائی ہیں جس سے اہل ذوق کو بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا ہے۔ یہ کتاب ''زاد حج'' بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ امید ہے کہ کتاب حجاج کرام کیلئے زاد اور توشہ کی حیثیت رکھے گی اور حجاج کو افعال حج ادا کرنے میں مدد دے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبولیت عامہ وتامہ عطا کرے اور مؤلف کے لئے زاد آخرت بنائے۔ آمین

دعا گو .... مخلص

عبد الرشید مظاہری

خادم مدرسہ فیضان رحیمی مرزا پور پول سہارنپور

حضرت مفتی آزاد بیگ (قاسمی) صاحب دامت برکاتہم العالیہ

صدر مفتی مدرسہ معراج العلوم چیتا کیمپ ممبئی

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین

وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

ارکان اربعہ میں حج بیت اللہ ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ رب العزت سے قربت کا

قریب ترین راستہ ہے اور عبادات کی انجام دہی سے بندہ اللہ تعالیٰ سے بتدریج قریب ہوتا ہے، لیکن حج ایسی عظیم عبادت ہے کہ آج کچھ ہے اور کل کچھ اور جیسا کہ حدیث شریف ہے الحجُّ یھدم ما کان قبلہ اگر کسی خوش نصیب کو حج مبرور نصیب ہو جائے تو وہ گناہوں کی آلائش سے ایسا پاک وصاف ہو کر واپس ہوتا ہے جیسے کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو، حج مبرور کیسے نصیب ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے جملہ آداب کے ساتھ اس کے ارکان وواجبات کو انجام دیا جائے سنن ومستحبات کی رعایت کی جائے، اور اس کے لئے پہلے اس کو سیکھنا ہوگا یوں تو حج پر مفصل ومختصر کتابیں ماشا اللہ بہت سی دستیاب ہیں اور ہر ایک کا ایک عظیم فائدہ بھی ہے، مگر ہر عاشق کے عشق کا انداز نرالا ہے حج عشقیہ عبادت ہے اللہ تعالیٰ سے بندہ والہانہ انداز میں اہم جذبات کے ساتھ خانۂ خدا میں حاضری دیتا ہے اور اپنے اپنے طور پر عشاق نے اس کا اظہار کیا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک سنہری کڑی برادر محترم جناب عالی ابواسامہ خلیل احمد میمن صاحب مدظلہ کی کتاب زادحج ہے۔ آپ کی اس سے قبل چند تالیفات منظر عام پر آچکی ہیں جس سے خوب خوب استفادہ کیا گیا ہے اور بیشمار بندگان خدا کو نفع ہوا ہے اور اب یہ زائرین حرمین کیلئے بہترین سوغات ہے اور قابل قدر توشہ ہے احقر نے اس مسودہ کو از اول تا آخر حرف بہ حرف پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

حقیقت واقعہ یہ ہے کہ کتاب زیر مطالعہ رکھنے کے بعد ان شاء اللہ زائرین کو حج مبرور کی سعادت نصیب ہوگی اور میری زائرین کرام سے درخواست ہوگی کہ حج کے موضوع پر دیگر تالیف شدہ کتابوں کے ساتھ اس کتاب کو ضرور پڑھیں، کیونکہ مسائل کو سہل انداز میں بیان کرنے کے ساتھ مؤلف محترم نے جن کو اللہ تعالیٰ نے متعدد بار حرمین کی حاضری کی سعادت نصیب کی ہے اس لئے اپنے تجربات کو بھی پیش کیا ہے

حاجی صاحبان سے کہاں کس انداز غلطی ہوجاتی ہے اسکی بھی نشاندہی فرمائی ہے ،بس آخیر میں احقر دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو اپنی شایان شان اجر عظیم سے نوازے اور اس کتاب کو زائرین کے واسطے حج مبرور کی سعادت کا ذریعہ بنائے اور مؤلف واہل خانہ کے لئے ذریعہ نجات ودارین کی سعادت کا وسیلہ بنائے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

حضرت مفتی شبیر احمد قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

صدر مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد۔الھند

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب میمن ابواسامہ مدظلہٗ العالی کی کتاب بنام ’’زادِحج‘‘ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ماشاءاللہ اکابر اور معتبر علمائے کرام کی مستند کتابوں سے اقتباس کر کے یہ کتاب معرض وجود میں آئی۔موصوف نے جو ترتیب قائم فرمائی ہے اور مسائل کا انتخاب جس انداز سے فرمایا ہے ان شاءاللہ حج وعمرہ کرنے والوں کو اس آسانی ہوگی۔اور ہر مسئلہ میں مستند کتابوں کے حوالے کا اہتمام کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یہ کتاب اللہ کے بندوں میں شرف قبولیت حاصل کرے گی۔اور موصوف کے لئے ذریعۂ نجات بنے گی۔اس بارے میں ہم موصوف کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

والسلام : شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

خادم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد۔الھند

۸/ذی القعدہ ۱۴۳۹ھ

بابِ اول: مکہ مکرمہ اور کعبۃ اللہ کی اہمیت، فضیلت اور تاریخی جھلکیاں

از فضائل حج صفحہ ۸۰

۱) تعمیرِ کعبہ سے متعلق قرآنی آیتیں:۔

حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ﴿٩٦﴾

(سورۃ آل عمران آیت ۹۶)

یقیناً وہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں کی (عبادت) کے واسطے مقرر کیا گیا، وہ مکان ہے جو مکہ میں ہے (یعنی کعبہ شریف) برکت والا مکان ہے اور تمام لوگوں کے لئے ہدایت کی (چیز) ہے۔

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ (سورۃ آل عمران آیت ۹۷)

''اس میں بہت سی کھلی ہوئی نشانیاں (اس کی فضیلت کی) موجود ہیں، منجملہ ان کے اس میں مقام ابراہیم ہے''

وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ط (سورۃ آل عمران آیت ۹۷)

''جو شخص اس کے (یعنی حرم کی حدود کے) اندر داخل ہوجائے وہ امن والا ہوجاتا ہے۔''

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا (سورۃ بقرۃ آیت ۱۲۵)

''اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جس وقت کہ ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے مرجع بنایا اور امن (کی جگہ)۔

مرجع بنانے کے دو مطلب ہوسکتے ہیں، ایک یہ کہ قبلہ بنایا کہ لوگ نماز میں اس کی

طرف رجوع کریں، دوسرے یہ کہ حج وعمرہ کے لئے اس کی طرف چل کر آویں، اور ہو سکتا ہے کہ ''مثابۃ'' ثواب سے ہو کہ ثواب کی جگہ بنایا کہ وہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مرجع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے لوگوں کا دل نہیں بھرتا، ایک مرتبہ حج کر کے جاتے ہیں پھر بار بار اس کی طرف لوٹتے ہیں (درمنثور، فضائل حج)۔

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرٰهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾ (سورہ البقرۃ آیت ۱۲۷)

''اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب کہ بلند کررہے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام دیواریں کعبہ شریف کی اور (ان کے ساتھ مدد کررہے تھے) حضرت اسماعیل علیہ السلام اور یہ کہتے جارہے تھے اے ہمارے رب! یہ خدمت ہماری قبول کر لیجئے، بلاشبہ آپ خوب سننے والے ہیں (دعاؤں کو) اور خوب جاننے والے ہیں (لوگوں کے حالات اور نیتوں کو)۔'' (فضائل حج صفحہ ۸۱/۸۰)

۲) تعمیرِ کعبہ کی تاریخ:۔

کعبہ شریف کی تعمیر مؤرخین کے نزدیک متعدد بار ہوئی ہے، جس میں ایک تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے، یہ تو قطعی چیز ہے، قرآن پاک میں صاف موجود ہے، باقی تعمیرات میں سے بعض متفق علیہ ہیں اور بعض مختلف فیہ، یہاں صرف اسی تعمیر کا ذکر کیا جارہا ہے، جو قرآن سے ظاہر ہے، جس کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ اس مکان سے افضل کون سا مکان ہوسکتا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے اس کے بنانے کا حکم فرمایا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کی انجینئری کی، نقشہ بنایا، حضرت ابراہیم خلیل اللہ جیسے بڑے نبی اس کے معمار اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ جیسے جاں نثار تعمیر میں مددگار

تھے، اللہ اکبر کتنی بڑی عظمت ہے اس مکان کی۔

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرٰهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾

(سورۃ الحج آیات ۲۶ تا ۲۹)

''اور جب ہم نے ابراہیم کو کعبۃ اللہ کی جگہ بتلادی اور حکم دیا کہ عبادت میں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور نماز میں قیام اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھا کرو اور لوگوں میں حج بیت اللہ کا اعلان کردو، لوگ تمہارے پاس دور دراز راستوں سے پیروں پر چل کر اور سوار ہوکر دبلی پتلی اونٹنیوں پر چلے آئیں گے۔''

۳) بیت العتیق:۔

کعبۃ اللہ کا ایک نام بیت العتیق بھی ہے، جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے، اور عتیق کے معنی ''آزاد شدہ'' کے ہیں، اللہ تعالی نے کعبۃ اللہ کا نام بیتِ عتیق اس لئے رکھا ہے کہ اللہ رب العالمین نے ہر ظالم وجابر اور طاغوتی طاقت سے بیت اللہ شریف کو آزاد و پاک رکھا ہے، انشاء اللہ تعالی کبھی کوئی طاغوتی طاقت بیت اللہ شریف پر غلبہ حاصل نہیں کرسکے گی، حضرت امام حاکم شہید نیشاپوریؒ نے مستدرک حاکم میں ایک صحیح حدیث شریف اس مضمون سے متعلق نقل فرمائی ہے۔

ملاحظہ فرمایئے:

''عن عبد الله بن الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما سمى الله البيت العتيق لانه اعتقه من الجبابرة فلم يظهر عليه جبار قط، (هذا حديث صحيح على شرط البخارى'')

(المستدرك للحاكم نسخه جديد ۱۳-۲/۴ حديث: ۳۴۶۵)۔

''حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیت اللہ کا نام عتیق اس لئے رکھا ہے کہ اس کو ہر ظالم وجابر اور طاغوتی طاقتوں سے آزاد کر رکھا ہے، لہٰذا کبھی کوئی ظالم وجابر اس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا۔'' (بحوالہ انوار مناسک صفحہ ۱۰۰)

۴) بیت المعمور:۔

بیت اللہ کے بالکل اوپر ساتویں آسمان میں بیت المعمور واقع ہے اس طرح پر کہ اگر بیت المعمور سے کوئی چیز نیچے گرائی جائے تو وہ کعبۃ اللہ کی چھت پر آگرے گی، بیت المعمور فرشتوں کی عبادت گاہ ہے، جیسے بیت اللہ ایمان والوں کی عبادت کے لئے قبلہ ہے، اسی طرح بیت المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے، اور روزانہ اس میں ستر ہزار فرشتے عبادت کرتے ہیں، جو فرشتہ ایک بار بیت المعمور کی عبادت سے شرف یاب ہوا اس کا نمبر قیامت تک فرشتوں کی کثرت تعداد کے سبب دوبارہ نہیں آئے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمانوں میں بیت المعمور اور زمین میں بیت اللہ شریف کو وہ اعزاز اور عظمت عطا فرمائی ہے جو آسمانوں وزمین کی کسی عمارت کو حاصل نہیں۔ (انوار مناسک ۱۰۱)

مشہور قول کے موافق سب سے اول بیت اللہ کی تعمیر فرشتوں نے کی ہے، حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل، اور بعض حضرات کا قول ہے کہ یہ

دوسری تعمیر ہے، پہلے حق تعالیٰ شانہ کے امر ''کن'' سے اس کی تعمیر ہوئی جس میں فرشتوں کا بھی دخل نہ تھا۔ (فضائل حج ص ۸۲)

اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر ہے جو مؤرخین اور محدثین کے نزدیک مشہور ہے مگر قطعی روایت نہیں، تیسری تعمیر حضرت شیث علیہ السلام جو حضرت آدم علیہ السلام کے صاحبزادے نبی ہوئے، ان کی بتائی جاتی ہے۔ (فضائل حج ص ۸۲)

چوتھی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (جس کا پہلے ذکر آچکا) ہے اور یہ قطعی ہے، مؤرخین نے لکھا ہے یہ بناء (تعمیر) نو گز اونچی تھی جو سقف (چھت والی) نہ تھی اور اس کے اندر ایک کنواں تھا جس میں نذر و نیاز ڈالی جاتی تھی، جو کعبہ پر نثار کی جاتی تھی۔

چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس تعمیر کے پہلے قربانیوں اور آزمائشوں کا ایک لمبا باب ہے جو عشق الٰہی میں دی گئی ہیں، جس کے بعد اللہ جل جلالہ نے اپنے خلیل کو اپنے گھر کا شرفِ تعمیر بخشا اور قبولیت کے وہ در کھولے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے پھر اپنے رب سے جو مانگا اسے شرفِ قبولیت عطا کیا گیا، یہاں مختصراً ان کی قربانی کا ذکر لایا جارہا ہے، بخاری شریف میں تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر مشتمل مفصل حدیث وارد ہے جس کا مختصراً خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔

۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قربانیاں:۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حکم سے حضرت ہاجرہ اور نومولود صاحبزادہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لیکر جس وقت مکۃ المکرمہ پہنچے تو اس وقت مکۃ المکرمہ کا حال عجیب و غریب تھا، ہر طرف پہاڑ ہی پہاڑ تھے، سو ۱۰۰ سو ۱۰۰ کلومیٹر تک کسی انسان کی بود و باش کا نام و نشان نہیں تھا اور طوفانِ نوحؑ کے سیلاب کی وجہ سے کعبۃ اللہ سے بناءِ ملائکہ اور بناءِ آدم کے آثار بھی ختم ہو چکے تھے۔ اور جس جگہ بیت اللہ شریف

قائم ہے وہ ایک اونچے ٹیلہ کی شکل میں تھی۔ اوراس کے پاس ایک درخت تھا، اس درخت کے نیچے حضرت ہاجرہ اور نومولود صاحبزادہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چھوڑ دیا۔ اور ایک تھیلی جس میں کچھ کھجوریں تھیں اور ایک مشکیزہ جس میں پینے کا پانی تھا حضرت ہاجرہؓ کے حوالہ کرکے ملک شام روانہ ہو لیئے، اور آس پاس میں دور دور تک نہ پانی تھا اور نہ ہی کھانے کے لئے کوئی چیز دکھائی دے رہی تھی اور نہ ہی سرسبز وشادابی دکھائی دے رہی تھی، ہر طرف خشک چٹیل پہاڑ ہی پہاڑ نظر آرہے تھے، اس لئے اللہ نے مکۃ المکرمہ کو وادیٔ غیر ذی زرع کہا ہے، یعنی پہاڑوں کے درمیان کی ایسی وادی جہاں کوئی چیز نہیں اگتی ہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ایسے بے آب وگیاہ پہاڑوں کے بیچ کی خشک وادی میں چہیتی زوجہ حضرت ہاجرہؓ اور دودھ پیتے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اکیلے چھوڑ کر جانے لگے تو حضرت ہاجرہؓ پیچھے پیچھے درد بھری آوازوں سے پکارتی ہوئی جانے لگیں، آپ ہم کو ایسی جگہ اکیلے کیسے چھوڑ کر جارہے ہیں؟ کیا یہی اللہ کا حکم ہے؟ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: جی ہاں! یہی اللہ کا حکم ہے وہ تم کو ضائع نہیں کرے گا، تو حضرت ہاجرہؓ یہ کہہ کر رک گئیں کہ اگر اللہ کا یہی حکم ہے تو اللہ پاک ہمیں ضائع نہیں کرے گا (بخاری شریف ۱/ ۴۷۵ تا ۱/ ۴۷۷) کتنی بڑی عبرت کی بات ہے، کیا آج اللہ کے نام اور حکم پر اس قدر خوف وخطر کی قربانی دینے والا کوئی ہوسکتا ہے؟

(انوار مناسک ص ۸۱)

۶) ماءِ زمزم:۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی واپسی کے بعد حضرت ہاجرہؓ بھوک لگنے پر تھیلی میں سے کھجوریں کھالیتیں اور مشکیزے سے پانی پی لیا کرتیں چنانچہ بچے کے لئے دودھ کی

مقدار میں بھی کمی نہ ہوئی، مگر چند روز بعد یہ چیزیں ختم ہوگئیں اور دودھ اترنا بھی بند ہوگیا۔اور دودھ پیتا بچہ بھوک کے مارے بلبلانے لگا، بنجر وادی میں کہیں کوئی چیز کھانے پینے کی دکھائی نہ دیتی تھی، ماں بے چین ادھرادھر دیکھنے لگیں، اس وقت دودھ پیتے بچے کو تنہا چھوڑ کر کوہِ صفا پر چڑھ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی پانی کے آثار نظر آجائیں، چونکہ یہ یقین پختہ تھا کہ اللہ ضائع نہیں کرے گا، ساتھ ساتھ بچے کی طرف دیکھتی تھیں کہ کہیں کوئی درندہ آکر بچہ کو نہ اٹھا کر لے جائے، پھر اللہ تعالیٰ سے مانگتی ہوئی صفا پہاڑی سے مروہ پہاڑی کی طرف چلنے لگیں، دونوں پہاڑیوں کے درمیان نشیب (ڈھلان) کا حصہ دوڑ کر طے کرلیتیں، کیونکہ نشیب کے حصے سے بچہ نظر نہیں آتا تھا، مروہ پہاڑی پر پہنچ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگیں اس طرح صفا و مروہ پہاڑی کے سات چکر لگائے، ساتویں چکر پر جب مروہ پر جا کر کھڑی ہوئیں تو ایک آواز سنی، اچانک دیکھا کہ ایک فرشتہ زمزم والی جگہ کے پاس کھڑا ہے، یہ جبرئیل تھے، فرشتے نے اپنی ایڑی زمین پر ماری، فوراً اس جگہ سے پانی ابل پڑا، حضرت ہاجرہ ؓ بھاگی بھاگی آئیں اور اپنے ہاتھوں سے اس جگہ کے گرد جہاں سے پانی ابل رہا تھا، حوض سا بنانے لگیں، اور چلو بھر بھر کر مشکیزہ بھرنے لگیں، اس پانی کے گرد منڈیر سی بناتے وقت حضرت ہاجرہ ؓ فرمانے لگیں ''زمزم'' یعنی رک جاؤ رک جاؤ، حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: **''لو ترکت زمزم او قال: لو لم تغرف من الماء لکانت زمزم عینا معینا''** اگر وہ زمزم کے پانی کو اسی طرح رہنے دیتیں اور چلو بھر کر مشکیزے میں نہ ڈالتیں یا اس طریقے سے پانی کو نہ روکا ہوتا تو زمزم (ایک کنویں کے بجائے) ایک جاری چشمہ بن جاتا، اللہ نے آبِ زمزم میں غذائیت بھی رکھی، لہٰذا آبِ زمزم دونوں ماں بیٹے کے لئے بھوک و پیاس مٹانے کا ذریعہ بن گیا، حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فرماتے ہیں کہ پانی کی تلاش میں حضرت ہاجرہؓ کا صفااورمروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ امت مسلمہ کے لئے صفامروہ کے درمیان دوڑنا حج وعمرہ جیسی عاشقانہ عبادت کا اہم جزء قرار دیا۔ (انوارمناسک ص ۸۲/ ۸۳)

۷) آب زمزم کی فضیلت :۔

بہت سی احادیث وآثار میں اس کی فضیلت مذکور ہے۔ یہ بات بھی اس کی فضیلت ثابت کرتی ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شق صدر کے موقع پر آپ کے دل مبارک کو زمزم کے پانی سے دھویا تھا۔ اگر کوئی اور پانی اس سے افضل ہوتا تو قلب مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے دھویا جاتا۔

حضرت مجاھدؒ نے فرمایا ''میں نے کبھی ابن عباسؓ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا کہ لوگوں کو کھانا تو کھلائیں مگر زمزم نہ پلائیں۔ نیز جب بھی ان کے پاس کوئی مہمان آتا اسے زمزم کا تحفہ ضرور دیتے۔ (اخبار مکہ)

زمزم کے پانی کی فضیلت کے بارے میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روئے زمین پر سب سے افضل پانی زمزم ہے۔ یہ خوراک بھی ہے اور بیماری سے شفا بھی۔ (معجم کبیر طبرانی)

۸) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک اور سخت امتحان :۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام جب سن بلوغ کو پہونچے اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن گئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت اور سنگین ترین امتحان اور آزمائش کا حکم ہوا، حضرت ابراہیم علیہ السلام ملک شام سے مکۃ المکرمہ تشریف لائے اور اپنے ہونہار لخت جگر سے ملاقات ہوئی، کچھ دن ساتھ رہے، اس درمیان میں مسلسل تین مرتبہ خواب

میں دیکھا کہ اللہ کے حکم سے اکلوتے لختِ جگر کو ذبح فرمارہے ہیں، چونکہ انبیاء علیہم السلام کا خواب وحی ہوتا ہے، پیارے بیٹے سے کہنے لگے کہ اللہ کی طرف سے تم کو ذبح کرنے کا حکم ہوا ہے، یہ سنتے ہی فرمانبردار بیٹے نے جواب دیا

"قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ①"

(الصافات: ۱۰۲)

اے ابا جان جب اللہ کا حکم ہے تو آپ اسے پورا کیجئے، انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے،

بعض تاریخی اور تفسیری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان مردود نے تین مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہکانے کی کوشش کی ہر بار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے سات کنکریاں مار کر بھگا دیا، آج تک منیٰ کے تینوں جمرات پر اسی محبوب عمل کی یادگار کو کنکریاں مار کر منایا جاتا ہے (معارف القرآن سورہ صافات تحت آیت: ۱۰۲) جب دونوں باپ بیٹے یہ انوکھی عبادت انجام دینے کے لئے قربان گاہ پہنچے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ ابّا جان مجھے خوب اچھی طرح باندھ دیجئے تاکہ میں زیادہ تڑپ نہ سکوں، کیوں کہ تڑپتے پسر کو دیکھ کر آپ کے دل پر جو گزرے گی اسے شاید آپ برداشت نہ کرسکیں اور اس کا بھی احساس ہے کہ اس کی وجہ سے حکم باری تعالیٰ کی تکمیل میں کوئی کوتاہی نہ ہو، اور کہا کہ اپنے کپڑوں کو بھی مجھ سے بچایئے تاکہ اس پر میرے خون کے چھینٹے نہ پڑیں اور میرے ثواب میں کمی نہ ہو، پھر وہ خون کے چھینٹے والدہ دیکھیں گی تو ان کے صدمہ میں اضافہ ہوگا، اور چھری کو بھی خوب تیز کرلیجئے اور میرے حلق پر جلدی جلدی پھیر دیجئے تاکہ آسانی سے میری جان نکل سکے، اور اوندھا کر کے پیشانی کے بل لٹایئے تاکہ شفقتِ پدری غالب نہ آئے، اور

جب آپ میری والدہ کے پاس جائیں تو میرا اسلام کہہ دیجئے گا، اکلوتے بیٹے کی زبان سے یہ الفاظ سن کر ایک باپ کے دل پر کیا گذر سکتی ہے اس کا اندازہ ہر باپ لگا سکتا ہے، لیکن قربان جائیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر کہ استقامت کے پہاڑ بن کر جواب دیتے ہیں کہ بیٹے تم اللہ کا حکم پورا کرنے کے لئے میرے کتنے اچھے مددگار ہو! یہ کہہ کر بیٹے کو بوسہ دیا اور پُرنم آنکھوں، بہتے آنسوؤں کی حالت میں لخت جگر کو باندھ دیا اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر کے گلے پر چھری چلانا شروع کر دیا، یہ وہ روح کو لرزانے والا منظر تھا کہ جس کی وجہ سے فرشتوں میں بے چینی پھیلی اور آسمانوں کے فرشتے بھی آہ و بکا کرنے لگے، چھری چلی، فرشتوں میں کہرام مچا اور ادھر رب ذوالجلال والاکرام کی خصوصی قدرت لافانی حرکت میں آئی اور ندا آئی کہ ”قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ج “ اے ابراہیم آپ نے اپنا خواب سچا کر دکھا دیا، اور آسمان سے مینڈھا نازل ہوا اسی کو اللہ کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عوض میں ذبح فرما دیا، باپ، بیٹے دونوں حکم خداوندی کی تعمیل میں کس قدر صبر و ضبط کے پہاڑ بنے ہوئے تھے انسانی عقل حیران ہے۔ (معارف القرآن ۷/ ۴۶۰)(انوار مناسک ص ۸۳/ ۸۴)

ذبح کے دلگیر عبرتناک واقعہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر ملک شام واپس تشریف لے گئے، اس دوران قبیلہ جُرھم وہاں آبسا، اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام جوان ہوئے تو اسی قبیلہ جُرھم کی ایک لڑکی کے ساتھ نکاح ہوا اور اسی کے بعد حضرت ہاجرہ ؓ کی وفات ہوگئی، اس کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دوسرا نکاح بھی اسی قبیلہ میں ہوا اور اس زوجہ کے صبر و شکر پر حضرت اسماعیل کو اسے اپنی زوجیت میں باقی رکھنے کا حکم ملا، اس لئے کہ حضرت خاتم الانبیاء سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انہیں کی نسل سے پیدا ہونا اللہ کو منظور تھا۔ (خلاصہ انوار مناسک ص ۸۶/ ۸۷)

۸) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر :۔

ایک مرتبہ ملک شام کے قیام کے دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام باذن خداوندی جب مکۃ المکرمہ تشریف لائے تو اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو زمزم کے پاس ایک ٹیلے پر تیر سیدھے کرتے ہوئے پایا، حضرت اسماعیل علیہ السلام باپ کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور باادب ملے، جب باپ بیٹے مل لئے تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے فرمایا اے اسماعیل ! مجھے خدا کا ایک حکم ہوا ہے، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا ابا جو حکم ہوا ہو اس کی تعمیل کیجئے، کہا بیٹا! تمہیں بھی میرا ساتھ دینا ہوگا، عرض کیا میں حاضر ہوں، کہا بیٹا! اس جگہ خدا کا گھر بنانا ہے کہنے لگے، بہت بہتر، اب باپ بیٹے بیت اللہ کی تعمیر کے لئے تیار ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے سر پر ایک بادل ملاحظہ فرمایا اور آواز آئی کہ اے ابراہیم ! جہاں جہاں تک اس بادل کا سایہ ہے وہاں وہاں تک کی زمین بیت اللہ میں لے لو، کمی زیادتی نہ ہو، ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی بنیاد رکھی اور دیواریں اونچی کرنی شروع کیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر لا لا کر دیتے جاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں نصب کرتے جاتے ، جب دیواریں قدرے اونچی ہو گئیں تو حضرت ذبیح اللہ مقام ابراہیم کا پتھر لائے اس اونچے پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ کے پتھر رکھتے جاتے تھے ، اور دونوں باپ بیٹے یہ دعا مانگتے جاتے تھے کہ باری تعالیٰ تو ہماری اس ناچیز خدمت کو قبول فرما، تو سننے اور جاننے والا ہے، دورانِ تعمیر جب حجر اسود کی جگہ پہنچے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا بیٹا کوئی اچھا سا پتھر ڈھونڈھ لاؤ، آپ پتھر ڈھونڈھ لائے تو دیکھا کہ ابا پتھر وہاں لگا چکے ہیں، پوچھا یہ کون لایا، آپؑ نے فرمایا خدا کے حکم سے یہ پتھر حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے لے آئے۔

۹) حضرت ابراہیمؑ کا اعلانِ حج :۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے گذارش کی اے باری تعالیٰ کعبۃ اللہ کی تعمیر کا تیرا حکم تھا اب میں تعمیر کے کام سے فارغ ہو چکا ہوں، تو اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ تم لوگوں کے درمیان حجِ بیت اللہ کا اعلان کرو، تو اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے گذارش فرمائی کہ اے اللہ! یہاں آس پاس میں دور دور تک بھی انسان کی آبادی نہیں ہے، یہاں سے سینکڑوں میل دور انسان رہتے ہیں، میری آواز وہاں تک کیسے پہنچے گی تو اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا کہ اے ابراہیم تمہیں اس بات کی فکر نہیں ہونی چاہئے کہ تمہاری آواز تمام انسانوں تک کیسے پہنچے گی ؟ بس تمہارا کام اعلان کرنا ہے اور تمام انسانوں تک آواز پہنچانا ہمارا کام ہے، جب اللہ کی طرف سے یہ ندا آئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اطمینان ہوا اور صفا پہاڑ سے متصل ایک طویل وعریض اونچا پہاڑ ہے جیسے جبل ابوقبیس کہتے ہیں اس کی چوٹی پر پہنچ کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال کر خدائے وحدہ لاشریک لہ کے حکم کی تعمیل میں زور زور سے اس قسم کے الفاظ سے اعلان فرمایا: ''**یاایھا الناس ان اللہ تعالیٰ کتب علیکم الحج، فاجیبوا ربکم**'' اے انسانوں! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر حج بیت اللہ کو فرض کر دیا ہے، لہٰذا تم اپنے رب کی دعوت قبول کرو، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا تو حضرت ابراہیمؑ کی آواز تمام نسل انسانی کو پہنچ گئی، مردوں کی پشت در پشت سے جو انسان پیدا ہونے والے ہیں اور عورتوں کے رحموں میں جو انسان پرورش پانے والے ہیں ان سب کے کانوں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پہنچ گئی، سنن کبریٰ کی روایت میں اس بات کا ذکر ہے کہ آسمانوں میں جتنی مخلوق ہے، اسی

طرح زمینوں میں جتنی مخلوق ہے چاہے انسان ہوں یا جنات ہوں یا فرشتے غرض یہ کہ جو بھی مخلوق ہوان تک حضرت ابراہیمؑ کی آواز پہنچ گئی، اس وقت جس جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا ہے اس کو حج بیت اللہ نصیب ہوگا۔

(تفسیر روح المعانی سورہ حج آیت؛۲۷، السنن الکبری ۷/ ۳۸۵ حدیث: ۹۹۳۳)

بعض روایات میں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ حج صرف اسی شخص کو نصیب ہوتا ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر جس نے جتنی بار لبیک کہا ہے اس کو اتنی ہی مرتبہ حج نصیب ہوگا، ایک حدیث مستدرک حاکم اور سنن کبریٰ میں مروی ہے جس میں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوق نے سنی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کے ذریعہ جواب دینے کا حکم ہوا تھا اس لئے حج وعمرہ کا احرام باندھتے وقت تلبیہ پڑھنے کو شرط کے درجہ میں قرار دیا گیا، چنانچہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا کہ جو جہاں سے احرام باندھے گا اس پر وہیں سے تلبیہ پڑھنا واجب ہوجاتا ہے، پھر عمرہ کا احرام باندھنے والوں پر طواف شروع کرنے تک اور حج کا احرام باندھنے والے پر جمرہ عقبہ کی رمی میں پہلی کنکری کی رمی تک "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" پکارنے کا حکم ہے۔ (انوار مناسک ص ۹۳/ ۹۴)

باب دوم: فضائل حج

۱) فضیلت والا حج:۔

حج اسلام کا اہم ترین فریضہ اور عاشقانہ عبادت ہے اس میں لاپرواہی کرنے والوں پر بہت سی وعیدیں وارد ہیں اور اس کا اہتمام کرنے والوں کے لئے بیشمار اجروثواب ہے:

عن ابی بکر الصدیق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سئل اي الحج افضل قال الحج والتمتع۔ (ترمذی: ۱/۱۷۰)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ حج کی مختلف قسموں میں سے کونسا حج زیادہ افضل اور فضیلت والا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ حج زیادہ فضیلت والا ہے جس میں بلند آواز کے ساتھ کثرت سے تلبیہ ہو اور جس میں قربانی کا خون خوب بہتا ہو۔

عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "الحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة" حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نیکی والے حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: بعض علماء نے کہا ہے "نیکی والے" حج کا مطلب یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کی معصیت نہ ہو، اسی واسطے اکثر حضرات اس کا ترجمہ "حج مقبول" سے کرتے ہیں کہ جب آداب وشرائط کی رعایت ہوگی، کوئی لغزش اس میں نہ ہوگی تو وہ حج انشاءاللہ مقبول ہی ہوگا۔ (فضائل حج ص ۱۱)

عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من

حج لله فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته امه (متفق علیه)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اس طرح کہ اس میں نہ رفث ہو (یعنی فحش بات نہ ہو) اور نہ فسق ہو (یعنی حکم عدولی نہ ہو) وہ حج سے ایسے واپس ہوتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔

اس حدیث پاک میں تین مضمون ارشاد فرمائے ہیں:

اول یہ کہ اللہ کے واسطے حج کیا جائے یعنی اس میں کوئی دنیوی غرض، شہرت، ریا وغیرہ شامل نہ ہو، بہت سے لوگ شہرت اور عزت کی وجہ سے حج کرتے ہیں، ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے قریب میری امت کے امیر لوگ تو حج سیر وتفریح کے ارادہ سے کریں گے اور میری امت کا متوسط طبقہ تجارت کی غرض سے حج کرے گا، اور علماء ریا وشہرت کی وجہ سے حج کریں گے اور غربا بھیک مانگنے کی غرض سے جائیں گے۔ (فضائل حج ص ۱۲)

دوسرا مضمون یہ کہ اس میں رفث یعنی فحش بات نہ ہو، قرآن پاک کی آیت " اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ " (البقرۃ آیت ۱۹۷) میں لفظ "رفث" موجود ہے، علماء نے لکھا ہے کہ یہ ایک ایسا جامع کلمہ ہے جس میں ہر قسم کی لغو اور بیہودہ بات داخل ہے حتی کہ بیوی کے سامنے صحبت کا ذکر کرنا بھی داخل ہے، تیسری چیز جو اس حدیث پاک میں ذکر کی گئی وہ فسوق یعنی حکم عدولی نہ ہونا ہے، علماء نے لکھا ہے کہ یہ بھی ایک جامع کلمہ ہے جو اللہ جل شانہ کی ہر قسم کی نافرمانی کو شامل ہے اس میں جھگڑا کرنا بھی داخل ہے کہ یہ بھی حکم عدولی ہے۔ (فضائل حج ص ۱۲)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ

کے دن سے زائد بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں یعنی جتنی کثیر مقدار میں عرفہ کے دن خلاصی ہوتی ہے اتنی کثیر تعداد میں کسی اور دن نہیں ہوتی، حق تعالیٰ شانہ دنیا کے قریب ہوتے ہیں پھر فخر کے طور پر فرشتوں سے فرماتے ہیں "یہ بندے کیا چاہتے ہیں؟ (فضائل حج ص ۱۵)

۲) چارسو گھرانوں کی شفاعت:۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے ایک روایت مروی ہے کہ ایک حاجی کو اپنے خاندان کے چارسو (۴۰۰) افراد کے لئے شفاعت کا اختیار دیا جائے گا اور حدیث کے بعض الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ چارسو گھرانے کے لئے شفاعت کا اختیار دیا جائے گا، اور حاجی گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو کر نکل جاتا ہے جیسے کہ نومولود بچہ پیدائش کے دن ہر گناہ سے پاک وصاف ہو کر ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے، (مجمع الزوائد ۲/۲۱۱، الترغیب والترہیب ۲/۱۰۶)۔ (انوار مناسک ص ۴۱)

حضرت ابوذر غفاریؓ کی حدیث میں ہے کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلے اور اس پر تین دن گذر جائیں تو وہ نومولود بچہ کی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے، اس کے بعد سفرِ حج میں جو باقی ایام گذریں گے ان میں درجات بلند ہو جائیں گے، (شعب الایمان ۳/۴۷۸: ۴۱۱۴، المسالک فی المناسک للکرمانی ۱/۲۳۹)۔ (انوار مناسک ص ۴۱)

۳) حج مبرور کی تشریح:۔

حج مبرور کی تشریح میں بہت سارے اقوال ہیں، ان میں ایک قول حضرت حسن بصریؒ کا ہے کہ حج مبرور سے مراد ایسا حج ہے کہ اس حج کے بعد حاجی کی زندگی میں تبدیلی

آئے، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طلب اور شوق پیدا ہو جائے،

۴)عورتوں کا افضل ترین جہاد حج مقبول ہے:۔

عن عائشة ام المؤمنين انها قالت یا رسول الله نری الجهاد افضل العمل افلا نجاهد قال لا لكن افضل الجهاد حج مبرور (الحديث بخاری شریف ۱/۲۰۶ حدیث:۱۴۹۸)

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے خود رسول اکرم ﷺ سے سوال فرمایا کہ یا رسول اللہ ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے افضل ترین عمل اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے جانا ہے، تو کیا ہم بھی جہاد کے لئے جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو جہاد کے لئے نہیں جانا، مگر تمہارا افضل ترین جہاد حج مقبول ہے، جس میں کسی برائی کا ارتکاب نہ ہو۔

حضرت عائشہؓ کا معمول: حضرت عائشہؓ ہر سال حج کو جاتی تھیں اس لئے کہ حج مقبول جہاد فی سبیل اللہ کے برابر حیثیت رکھتا ہے اور جس کو ہر سال حج نصیب ہو جائے اس کی بہت بڑی سعادت اور خوش نصیبی ہے، اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان پر بار بار ''لبیک'' کہا ہے۔

۵)پانچ سال میں حاضر نہ ہونے والا محروم:۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللهُ: إِنَّ عَبْدًا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ، وَوَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي الْمَعِيشَةِ يَمْضِي عَلَيْهِ خَمْسَةُ أَعْوَامٍ لا يفد إلي لمحروم۔ (صحيح ابن حبان ۴/۲۰۴ حدیث:۳۷۰۵ مسند ابی یعلی الموصلی ۱/۴۴۴ حدیث:۱۰۲۷)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اپنے جس بندے کے بدن میں صحت دی اور تندرستی عطا کی اور معیشت اور سرمایہ میں اس کے لئے وسعت اور فراخی عطا کی ہو پھر اس پر پانچ سال ایسے گذر جائیں جن میں اس نے ایک بار بھی میرے گھر کی حاضری نہ دی ہو تو یقیناً وہ میری رحمت سے محروم ہے۔ (فضائل حج ص ۳۹)

فائدہ: ہر اس سرمایہ دار کے لئے بڑی خوش نصیبی ہے جو ہر سال حج وعمرہ کے لئے بیت اللہ شریف کی حاضری دیتا ہے۔

٦) فضائل عمرہ:۔

صاحب استطاعت کے لئے زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ ادا کرنا سنت ہے اور ایک سے زیادہ کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ بعض علماء کے نزدیک صاحب استطاعت کے لئے زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ کی ادائیگی واجب ہے۔

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ (سورۃ بقرۃ آیت ۱۹۶) ''اور پورا پورا ادا کیا کرو حج اور عمرہ کو خالص اللہ جل شانہ کے لئے۔''

بیت اللہ شریف کی زیارت میں ایک تو حج فرض ہے، جو مخصوص وقت میں ہوتا ہے، دوسرا عمرہ ہے جو سال بھر میں جتنے ہو سکیں، کئے جا سکتے ہیں، بجز پانچ /۵ دنوں کے (۹/ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک مکروہ ہے)، یہ اللہ کا فضل وانعام ہے کہ عشاق کی حاضری کے واسطے ہر وقت اجازت مرحمت فرمادی۔ (فضائل حج ص ۱۱۳)

احادیث میں عمرہ کے فضائل بہت سی روایات میں وارد ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد حج تو ایک ہی مرتبہ کیا ہے لیکن عمرے چار کئے ہیں۔ (فضائل حج ص ۱۱۴)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ عمرہ چھوٹا حج ہے (درمنثور) یعنی جو برکات وثمرات اور

فضائل حج کے ہیں وہی سب کچھ، کچھ کمی کے ساتھ عمرہ کے ہیں۔ (فضائل حج ص ۱۱۴)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما۔

حضور اقدس اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی مدت کے لئے کفارہ ہے۔ (متفق علیہ کذا فی المشکوۃ) (بحوالہ فضائل حج ۱۱۵)

فائدہ: یعنی ایک عمرہ کرنے کے بعد دوسرے عمرہ تک کے درمیان میں جس قدر لغزشیں ہوئی ہوں گی، وہ معاف ہوجائیں گی۔ (فضائل حج ص ۱۱۵)

۷) اخلاص نیت:۔

ایک صحابیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ایک شخص جہاد کرتا ہے وہ ثواب کی بھی امید رکھتا ہے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا نام ہوجائے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو کوئی ثواب نہیں، انہوں نے مکرر (دوبارہ) سہ بارہ (تیسری مرتبہ) یہی سوال کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی جواب ارشاد فرماتے رہے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص اسی کے لئے ہو (ترغیب)

حضرت شفیؒ ایک تابعی ہیں، مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک صاحب ہیں جن کے پاس بڑا مجمع لگا ہوا ہے، انہوں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، یہ قریب پہنچے اور عرض کیا کہ میں آپ سے کوئی حدیث سننا چاہتا ہوں جو آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچھی طرح سمجھی ہو، انہوں نے فرمایا کہ ہاں ہاں! میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جس کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوب سمجھا اور اچھی طرح معلوم کیا، اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ چیخ مار کر رونے لگے جس سے بے ہوشی کے قریب ہوگئے، تھوڑی دیر بعد جب سکون ہوا تو فرمایا کہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گھر میں مجھے

سنائی تھی اس وقت میں تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے، کوئی تیسرا ہمارے ساتھ نہ تھا، اتنا کہہ کر پھر چیخ مار کر اسی طرح رونے لگے گویا بے ہوش ہو جائیں گے جب سکون ہوا تو منہ پونچھ کر فرمایا ہاں میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس گھر میں سنائی تھی، اس وقت میں تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کوئی تیسرا نہ تھا، اتنا کہہ کر پھر اسی طرح چیخ مار کر رونے کی صورت پیش آ گئی، اور پہلے سے بھی زیادہ سخت، اس کے بعد منہ کے بل زمین پر گر گئے، میں بہت دیر تک ان کو پکڑے بیٹھا رہا، اس کے بعد جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن جب اللہ تبارک وتعالیٰ وجل وعلا بندوں کے حساب کی طرف توجہ فرمائیں گے اور ہر آدمی خوف کی وجہ سے گھٹنوں کے بل گرا ہوا ہوگا تو سب سے پہلے تین ر ۳ شخص بلائے جائیں گے؛ ایک حافظ قرآن، دوسرا مجاہد، اور تیسرا مالدار اور سب سے اول حافظ قرآن سے مطالبہ ہوگا کہ میں نے تجھ کو وہ چیز عطا کی جو میں نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتاری، وہ عرض کرے گا کہ بیشک آپ نے یہ دولت عطا فرمائی تھی، تو سوال ہوگا کہ تو نے اپنے اس علم میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں دن رات اس کی تلاوت وغیرہ میں مشغول رہتا تھا، ارشاد ہوگا کہ جھوٹ بولتا ہے، فرشتے بھی سب ایک زبان ہو کر کہیں گے کہ جھوٹ ہے، جھوٹ ہے، پھر اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا کہ یہ محض اس لئے ہوتا تھا کہ لوگ کہیں گے کہ بڑا اجید قاری ہے، سو کہا جا چکا، پھر مالدار سے مطالبہ ہوگا کہ میں نے تجھ کو اتنی وسعت مال کی عطا کی کہ کسی چیز میں کسی دوسرے کا محتاج نہیں رہا، وہ عرض کرے گا کہ بیشک ایسا ہی تھا، ارشاد ہوگا کہ میرے اس عطا کئے ہوئے مال میں تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں صلہ رحمی کرتا تھا، اور صدقات کرتا رہتا تھا، ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے، اور فرشتے بھی سب کہیں گے کہ جھوٹ ہے جھوٹ ہے، پھر اللہ پاک کا ارشاد ہوگا

کہ یہ اس لئے کیا جاتا تھا کہ لوگ کہیں گے فلاں بڑا سخی ہے، سو کہا جا چکا، پھر مجاہد سے سوال ہوگا کہ تمہارا کیا عمل ہے؟ وہ عرض کرے گا کہ یا اللہ! تو نے جہاد کا حکم کیا، میں نے تیرے راستے میں جہاد کیا، یہاں تک کہ جان دے دی، ارشاد عالی ہوگا کہ جھوٹ بولتا ہے، فرشتے بھی کہیں گے کہ جھوٹ ہے، جھوٹ ہے، ارشاد ہوگا کہ یہ تو اس لئے کیا تھا کہ لوگ کہیں گے بڑا بہادر ہے سو کہا جا چکا۔

اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ کے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ تین شخص ہیں جن سے جہنم کی آگ سب سے پہلے بھڑکائی جائے گی۔

اس کے بعد شفیؒ امیر معاویہؓ کے پاس گئے تو ان سے حضرت ابو ہریرہؓ کی اس حدیث کا تذکرہ کیا، امیر معاویہؓ نے فرمایا کہ جب ان تین کا یہ حشر ہوا تو باقی لوگوں کا کیا کچھ ہوگا؟ یہ کہہ کر امیر معاویہؓ اس قدر روئے کہ دیکھنے والوں کو خیال ہوا کہ یہ روتے روتے ہلاک ہو جائیں گے، اس کے بعد جب افاقہ ہوا تو فرمانے لگے: اللہ جل شانہ نے بھی حق فرمایا اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی، پھر امیر معاویہؓ نے قرآن پاک کی آیت

"مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ (سورہ ہود آیت ۱۵، ۱۶)

تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: جو شخص (اپنے نیک اعمال سے) محض دنیا کا طالب ہو اور اس کی رونق حاصل کرنا چاہتا ہو (جیسے شہرت و نیک نامی وغیرہ) تو ہم ان لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں پورے طور سے دے دیتے ہیں اور دنیا میں ان کے لئے کچھ کمی

نہیں ہوتی اور آخرت میں ایسے لوگوں کے لئے بجز جہنم کے اور کچھ نہیں، انہوں نے جو کچھ (دنیا میں) کیا تھا وہ آخرت میں سب کا سب بے کار ثابت ہوگا، (اور جب نیت خیر نہیں تو) وہ سب کا سب باطل اور لغو ہے۔ (فضائل حج ص ۷۷/۷۸)

۸) سفرِ حج میں پہلا کام:-

لہٰذا سفر حج میں پہلا کام تو یہ کرلیں کہ اپنی نیت درست کرلیں نیت صرف یہ ہو کہ اللہ کے حکم کو پورا کرنے اور اسے راضی کرنے کے لئے میں حج کررہا ہوں، دنیا کی عزت شہرت نام ونمود، دکھاوا، تجارتی فائدہ، یا دنیا کی کوئی غرض بالکل نہ ہو ورنہ اتنا بڑا عمل اور اتنی بڑی قربانی ضائع ہوجائے گی، کیونکہ جس عمل میں نیت فاسد ہوتی ہے وہ عمل اللہ کے یہاں مردود ہوجاتا ہے، لہٰذا سفر حج سے قبل نیت کو خوب ٹٹول لیں اور درست کرلیں۔

نیز روانگی سے قبل اپنے تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے سچی پکی توبہ کرلیں خوب گڑگڑا کر ندامت کے ساتھ اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے آئندہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں۔ تاکہ آپ گناہوں کی گندگی سے صاف ستھرے ہوکر اپنے مولیٰ کے دربار میں پہونچیں۔ نیز اللہ کے جن بندوں کے حقوق آپ کے ذمہ ہیں جن کی کبھی کوئی حق تلفی ہوئی ہو، ستایا ہو، دل دکھایا ہو، جن کا اپنے اوپر کوئی مالی حق باقی رہ گیا ہو، کسی کا قرض اپنے ذمہ ہو ان تمام سے مل کر معاملات صاف کرلیں جن امور کے متعلق وصیت کرنی ہو ان کے متعلق وصیت نامہ لکھ دیں۔ ان امور کی ادائیگی میں کوئی شرم وعار نہ محسوس کریں۔ تاکہ حج آپ کے لئے دنیا اور آخرت میں کامیابی اور صالح زندگی کا ذریعہ بن سکے۔

بابِ سوم: سفر کے آداب اور جانے سے پہلے کی تیاری

۱) اپنے حج کو مقبول کیسے بنائیں؟

غصے کی عادت چھوڑ دیں، صبر کا دامن نہ چھوڑیں، تقوے کا توشہ نہ کھوئیں، حالات جو بھی پیش آئیں، آپ اس پر کسی قسم کا کوئی تبصرہ نہ کریں، بلکہ یہ سوچیں کہ میرے مولیٰ کی مرضی یہی ہے، ہم بھی اس پر راضی ہیں، اپنے لئے خاموشی کو لازم کرلیں، مزاج کے خلاف کچھ بھی ہوجائے لیکن آپ خاموش رہیں، خاموش رہیں، خاموش رہیں، آپ سب کچھ پا جائیں گے، اگر آپ نے اپنے غصے پر قابو پالیا تو یقین جانئے کہ ساری برائیاں بھلائیوں سے بدل جائیں گی، دین کا درد آئے گا، امت کا غم آئے گا، اللہ کے پیارے بن جائیں گے، نبی کے دلارے بن جائیں گے، بتایئے اور کیا چاہتے ہیں؟ سب کچھ تو مل گیا۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۱۳)

۲) حج کی اصل تیاری:۔

۱) سب سے پہلے حج سیکھ کر کریں، کم از کم چھ مہینے پہلے سے حج کے مسائل سیکھیں۔

۲) حج میں جانے سے پہلے اپنے دل کی کیفیات بنانے کی کوشش کریں۔

۳) دین میں رغبت اور شوق پیدا کریں۔

۴) لمبی لمبی دعاؤں کی عادت بنائیں۔

۵) سفرِ حج سے پہلے اپنے ماحول سے یکسو ہو کر کچھ وقت دین کی محنت اور فکروں میں نورانی ماحول میں گذاریں۔

۶) حج کا طریقہ، اعمال، ارکان اور متبرک جگہوں کے آداب سیکھیں، خصوصاً حج

کے فرائض، حج کے واجبات اور ممنوعاتِ احرام تو ضرور جان لیں کہ اس کے بغیر حج کی ادائیگی نہیں ہوسکتی، اگر مسائل یاد نہیں رہتے تو انہیں ایک کاغذ پر الگ نوٹ کرلیں یا مسائل والی کتاب اپنے چھوٹے بیگ میں رکھ لیں جو حج میں آپ کے ساتھ رہے گا، اور حسبِ موقع اس میں سے مسائل دیکھتے رہیں، البتہ یہ ذہن نشین رہے کہ آپ جس مسلک کے پابند ہیں، اسی مسلک کے کسی عالم کی کتاب سے مسائل دیکھا کریں۔

۷) جب آپ حج پر جانے کا ارادہ کریں تو جانے سے قبل اپنے تمام معاملات صاف کرلیں کسی کا کچھ لینا دینا ہو، خواہ چھوٹی چیز ہو یا بڑی، مال ہو یا زمین جائداد، غرض کچھ بھی ہو پہلے ان تمام معاملات کو صاف کرلیں، اس لئے بہت غور وفکر سے اپنی زندگی کا جائزہ لیں کہ زندگی کہاں کہاں گذری، کن کن لوگوں کے ساتھ گذری، کسی کا کچھ ہمارے ذمہ حق باقی تو نہیں؟ ہم نے کسی کی غیبت تو نہیں کی؟ کسی پر بہتان تو نہیں لگایا، اگر غور کرنے پر معلوم ہو کہ ان میں سے کوئی کام ہم سے ہوا ہے تو پھر علماء، مشائخ کے پاس جا کر معلوم کریں کہ حضرت ہم نے یہ کیا ہے، ہم سے یہ ہوا ہے، اب ہم اس کا تدارک چاہتے ہیں، تو ہمیں شریعت کی روشنی میں کیا کرنا ہوگا؟ پھر جس طرح وہ بتلائیں اس کے مطابق عمل کریں۔

۳) حج کے اجمالی آداب:۔

حضرت اقدس شاہ عبدالعزیز صاحب نور اللہ مرقدہ تفسیر عزیزی میں تحریر فرماتے ہیں کہ: " **من تھاون بالاداب عوقب بحرمانه السنة، ومن تھاون بالسنة عوقب بحرمان الفرائض، ومن تھاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفة** "

یعنی جو شخص آداب میں سستی کرتا ہے وہ سنت سے محرومی کی بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے اور جو سنت میں سستی کرتا ہے وہ فرائض کے چھوٹنے کی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور جو

فرائض میں سستی کرتا ہے وہ معرفت کی محرومی میں مبتلا ہوتا ہے۔ (فضائل حج ص ٦٧)

----- آداب -----

١) جب اللہ جل شانہ کسی خوش نصیب کو حج کے اسباب مہیا فرمائیں تو اسے چاہئے کہ وہ اس ارادہ کی تکمیل میں عجلت کرے، بالخصوص حج فرض کو معمولی اعذار کی وجہ سے موخر نہ کرے۔

٢) مناسب ہے کہ سفر کا ارادہ ہو تو مسنون استخارہ کرے، نفس حج کے لئے استخارہ کی ضرورت نہیں بلکہ ان امور کے متعلق استخارہ کرے کہ کب جائے؟ کس کے ساتھ جائے؟ وغیرہ۔

٣) رفیق سفر، ایسا ساتھی تلاش کرے جو دیندار ہو اور صالح ہو، دین کے کاموں میں دلچسپی اور شوق رکھنے والا ہو، اگر کوئی کام ہمارے ذہن سے نکل جائے تو وہ یاد دلانے والا ہو، اور نیک کاموں کی ترغیب دینے والا ہو، مسائل کو جاننے والا ہو، تا کہ مسائل میں بھی مدد دیتا رہے۔

٤) حج کے لئے حلال مال کی تلاش کرے جس میں حرام کا شائبہ بھی نہ ہو۔

٥) اپنے سارے پچھلے گناہوں سے توبہ کرے۔

٦) حلال اور طیب مال سے اتنا خرچ ساتھ لے جو پورے سفر میں بغیر تنگی کے آمد و رفت کے لئے کافی ہو جائے، بلکہ کچھ زائد لے تا کہ کسی اور کی بھی اعانت کر سکے۔

٧) سفر کی ابتداء دو رکعت نفل نماز سے کرے۔

٨) چلنے سے پہلے اور بعد میں کچھ صدقہ کرے اور اپنی وسعت کے موافق گاہے گاہے کرتا رہے۔

٩) گھر سے نکلتے وقت کی مسنون دعائیں جو احادیث مبارکہ میں آئی ہیں

انھیں پڑھ کر نکلے۔

۱۰) چلتے وقت مقامی رفقا، اعزہ، احباب سے ملاقات کرے ان سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرے۔

۱۱) سفر شروع ہونے لگے تو قافلہ میں کسی دیندار، تجربہ کار سمجھدار شخص کو امیر بنائے۔

۱۲) سفر میں جو خرچ کرے وہ نہایت بشاشت اور فراخ دلی سے کرے، اس سفر کے اخراجات میں تنگ دلی ہرگز نہ کرے۔

۱۳) اس سفر میں جو مشقتیں، تکلیفیں پہنچیں ان کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کرے، ہرگز ہرگز اس پر ناشکری اور بے صبری کا اظہار نہ کرے، علماء نے لکھا ہے کہ اس سفر میں بدن کو کسی قسم کی تکلیف پہنچنا بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے قائم مقام ہے۔

۱۴) معاصی (گناہوں) سے بچنے کا خاص اہتمام کریں۔

۱۵) سفر میں اور حرمین کے قیام میں باجماعت نمازوں کا نہایت اہتمام رکھیں۔

۱۶) سارے سفر کو ذوق وشوق اور عاشقانہ والہانہ جذبہ سے کرے کہ یہ عبادت (حج) ساری ہی مظہرِ عشق ہے۔ (خلاصہ فضائل حج ص ۶۷/۷۶)

۱۷) سواری کو برا بھلا نہ کہے

۱۸) ہوائی جہاز میں ٹی وی پر جو پروگرام دکھلاتے ہیں اس سے مکمل پرہیز کریں

۱۹) صالح، دیندار، علماء ومشائخ کے ساتھ سفر ہو سکے تو بہتر ہے

۲۰) رفقا سفر میں بجائے اقارب اور رشتہ داروں کے اجنبی ہوں تو زیادہ بہتر ہے

۲۱) ہوائی جہاز پر قانون کے خلاف زیادہ سامان لانے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ شریعت میں یہ اجارہ کا معاملہ ہے، اس لئے اس میں احتیاط ضروری ہے

۲۲) پورے سفر میں حتی الامکان باوضو رہنے کی کوشش کریں
۲۳) اگر اللہ اتنی استطاعت دے کہ بیوی کے ساتھ حج کرے تو ایسا کرنا بہتر ہے
۲۴) اگر ممکن ہو تو روزانہ صلوۃ التسبیح کا اہتمام کریں

۴) حج کا مقصد:۔

اگر حج پر جانا ہے اور اپنی زندگی بدلنے کی نیت نہیں ہوگی تو اس حج سے اللہ کی قربت حاصل نہیں ہوسکتی اور ان کا تعلق حاصل نہیں ہوسکتا، تعلق اسے ملے گا جو جانے سے پہلے یہ طے کرلے کہ میری زندگی کے جتنے شعبے ہیں ان میں جو جو کوتاہیاں ہیں اور خلافِ شرع کام ہو رہے ہیں ان کی ایک فہرست تیار کروں گا اور پھر انہیں سنت وشریعت کے مطابق کرنے کی کوشش کروں گا۔

یاد رکھیں! اگر ہم یہ فہرست تیار نہیں کرتے تو ہمیں حج پر جانے کا محض شوق ہے، اللہ کا تعلق حاصل کرنا ہمارا مقصود نہیں ہے، ہمیں نہیں معلوم کہ ہم حج پر کیوں جارہے ہیں؟ اگر ہمیں یہ پتہ نہ ہو کہ ہم وہاں کیوں جارہے ہیں تو پھر ہم وہاں سے خالی ہاتھ ہی واپس آئیں گے، اس لئے کہ جب آدمی بازار جائے اور اسے پتہ ہی نہ ہو کہ اسے وہاں سے کیا لانا ہے تو پھر وہ بازار سے خالی ہاتھ ہی واپس آتا ہے۔
(حج تجربات کی روشنی میں ص۱۶)

دعوت کھانے میں وقت ضائع نہ کریں:

اگر آپ نے حج کی تیاری کرلی ہے اور اللہ پاک کی طرف سے آپ کا بلاوا آ گیا ہے، تو اب آپ اپنے ایک ایک منٹ کو قیمتی جانیں، جہاں تک ہوسکے اسی فکر میں لگ جائیں، کہ میرا حج صحیح کیسے ہو؟ اس دوران آپ کی دعوتیں بھی خوب ہوں گی، اب دعوت کھانا ہے یا نہیں یہ آپ کا عمل ہے البتہ دعوتیں کھانے جاتے ہیں تو جو کھانا بیس

منٹ میں کھایا جا سکتا ہے اس میں دو دو گھنٹے نکل جاتے ہیں، اب آپ خود فیصلہ کریں کہ روز دعوت کھانا چاہیئے! یا بیٹھ کر روزانہ کچھ نہ کچھ سیکھتے سکھاتے رہنا چاہیئے، البتہ جن سے ہمارا کوئی معاملہ ہوا ہے ان سے مل کر تو معافی مانگ لینی چاہیئے کہ جو کچھ میری جانب سے آپ کے حقوق میں کوتاہی ہوئی ہے اور یقیناً ہوئی ہے لہٰذا آپ مجھے معاف کر دیجئے۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۲۶)

۵) جانے سے ایک روز پہلے:

جانے سے ایک دن قبل ہی تمام ملاقاتیوں کی ملاقات سے فارغ ہو جانا چاہیئے مثلاً کل صبح کی فلائیٹ ہے تو آج کسی سے ملاقات نہ کریں، جانے سے قبل کا دن یکسوئی کے ساتھ گھر میں رہیں، ملنے والوں کو نکلنے کا وقت بتلا دیں کہ فلاں وقت نکلوں گا، سارے لوگ اسی وقت آجائیں اور کھڑے کھڑے مصافحہ کرلیں یا ائیر پورٹ پہنچ جائیں اور وہاں مصافحہ کرلیں، سارا سامان بھی ایک دو روز پہلے ہی پیک کر دیں اور آخری دن خوب آرام کر کے اطمینان کے ساتھ گھر سے نکلیں تا کہ وہاں پہنچ کر آپ پوری طرح تازہ دم رہیں اور پوری بشاشت کے ساتھ مناسک ادا کرسکیں۔

(حج تجربات کی روشنی میں ص ۲۶)

۶) فون کرنے والوں کی زیادتی:۔

بہت سے لوگ موبائیل پر فون کرنے کے عادی ہیں، وہ بڑے خوش ہوتے ہیں کہ ہم حاجی صاحب کو بالکل نکلنے کے وقت فون کریں گے، تا کہ سب سے آخر میں بات کرنے کی وجہ سے حاجی صاحب کو وہاں ہم یاد رہیں گے، اس فون کے چکر میں حاجی صاحب کو گھر سے نکلتے وقت کی دعا بھی یاد نہیں رہتی، وہ بے چارہ لوگوں کے فون اٹینڈ کرنے ہی میں مصروف رہتا ہے، لہٰذا حجاج کرام اس بات کا خیال رکھیں کہ گھر سے

نکلتے وقت کوئی فون اٹینڈ نہ کریں ،اگر کسی کو اس بات کا بہت ہی شوق ہے کہ حاجی صاحب کو ہم یاد رہیں تو وہ ائیر پورٹ چلا جائے کہ جب وہاں حاجی صاحب سے ملاقات ہوگی تو ممکن ہے آپ کا چہرہ حاجی صاحب کے ذہن میں محفوظ ہوجائے۔

(حج تجربات کی روشنی میں ص ۲۸)

۷) گھر سے نکلتے وقت کھانا ساتھ لے لیں:۔

جب گھر سے نکلیں تو کھانا اپنے ساتھ ضرور لیں، ممکن ہے کہ کچھ لوگ یہ سوچیں کہ جب جہاز میں کھانا ملتا ہے تو پھر گھر سے کھانا لیجانے کی کیا ضرورت ہے؟ بے شک جہاز میں کھانا ملتا ہے، لیکن جدہ ائیر پورٹ پر پہنچنے کے بعد وہاں کی ضروری کاروائی میں اس قدر وقت لگ جاتا ہے کہ حاجی کو بھوک لگنے لگتی ہے، جب بھوک لگتی ہے تو وہاں حاجی کو سوائے پانی کے کچھ نظر نہیں آتا، جس پر حاجی کو غصہ آتا ہے، لہٰذا بھوک سے، غصہ سے اور لایعنی سے بچنے کے لئے بہتر یہی ہے کہ آپ اپنا کھانا ساتھ لے کر جائیں، اگر دو آدمی جا رہے ہوں تو اپنے ساتھ کم از کم چار آدمیوں کا کھانا ساتھ لیں اور نیت یہ کرلیں کہ ہم اللہ کے دو مہمانوں کو اپنی طرف سے کھانا کھلائیں گے۔

(حج تجربات کی روشنی میں ص ۳۱)

۸) جہاز کی بکنگ کے وقت کھانے کی تفصیل لکھوادیں:۔

فلائیٹ کی ٹکٹ کے وقت یہ بات ضرور لکھوادیں کہ ہمیں فلائیٹ میں ویج (سبزی) کھانا چاہئے، نان ویج (گوشت) نہیں کھانا چاہیے، ہم یہ نہیں کہتے کہ جہاز میں ملنے والا نان ویج حرام ہوتا ہے لیکن حاجی کے لئے ویج کھانے ہی میں احتیاط ہے۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۳۲)

۹) سفرِ حج کی ہدایات:-

۱) جن لوگوں سے ناراضگی ہو ان سے اپنے دل کو صاف کرنا۔

۲) لوگوں سے معاملات صاف کرنا۔

۳) کسی پر ظلم کیا ہو اس سے معافی تلافی کر لینا۔

۴) کسی کا مال کھایا ہو تو اس کو یا اس کے ورثاء کو ادا کر دینا۔

۵) تمام قصوروں سے توبہ کرنا۔

۶) ماں باپ کو راضی اور خوش کر کے سفر کرنا۔

۷) بیوی بچوں کو اطمینان دلا کر سفر کرنا۔

۸) اپنے اوپر کسی کا قرض ہو تو قرض ادا کر کے سفر کرنا۔

۹) نیک صالح ساتھی کے ساتھ سفر کرنا۔

۱۰) حج کے ضروری مسائل کا سمجھنا اور سیکھ لینا لازم ہے۔

۱۱) مسائل حج کی کوئی کتاب ساتھ رکھنا

۱۲) سفرِ حج کو خالص عبادت کی حیثیت سے کرنا، جس میں کوئی تجارت مقصود نہ ہو۔

۱۳) اپنے آپ کو ریاکاری اور شہرت سے دور رکھنا۔

۱۴) پورے سفر میں تواضع اور عاجزی سے رہنا۔

۱۵) ضروری اشیاء کی خریداری میں زیادہ بھاؤ تاؤ نہ کرنا۔

۱۶) سفرِ حج کے دوران خرچ کرنے میں تنگی نہ کرنا۔

۱۷) ساتھیوں کے ساتھ بھی خرچ کرنے میں فراخ دلی اختیار کرنا۔

۱۸) گھر سے روانہ ہوتے وقت صدقہ کرنا۔

۱۹) دورانِ سفر ضرورتمندوں پر خرچ کی نیت سے پیسہ زیادہ رکھنا۔

۲۰) دو رکعت نفل نماز پڑھ کر روانہ ہونا۔

۲۱) رخصت ہونے کے وقت لوگوں سے مصافحہ کرنا اور ان سے دعا کے لئے کہنا۔

۲۲) لوگ حاجی سے دعا کی گذارش کریں۔

۲۳) ہر ایک رخصتی کی دعا پڑھے۔

۲۴) پھر سفر کی دعا پڑھے۔

۲۵) اثنائے سفر جہاں بھی اترنا ہو وہاں پر دو رکعت نفل نماز پڑھنا مستحب ہے۔
لہٰذا اپنے ائیر پورٹ اور جدہ/ مدینہ ائیر پورٹ پر دو رکعت نماز پڑھی جائے۔

۲۶) پورے سفر میں اللہ کا ذکر اور اپنے لئے اور والدین، اپنی اولاد اہل وعیال اور عامۃ المسلمین کے لئے کثرت کے ساتھ دعا کرتے رہیں۔

۲۷) پورے سفر میں لڑائی، جھگڑے، دھکا دھکی، بدزبانی وغیرہ سے شدت سے احتراز کریں۔

۲۸) ہر کسی کے ساتھ محبت اور نرمی سے پیش آنا۔

۲۹) نماز باجماعت کا اہتمام کرنا۔

۳۰) ممکن ہو تو سنن ونوافل کی پابندی کرنا۔

۳۱) ہوائی جہاز میں بھی نماز پڑھنے کی جگہ ہوتی ہے لوگوں کو تکلیف دینے سے بچتے ہوئے وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

۱۰) سامان کی مختصر فہرست :۔

۱) احرام: دو سفید جوڑے یعنی چار ۴ /عدد سفید چادریں بغیر سلی ہوئی جس میں سے ہر ایک کی لمبائی سوا دو میٹر اور چوڑائی چوالیس ۴۴ /انچ ہو۔

۲) چپل (سلیپر) ۲ /دو عدد

۳) چار ۴/ جوڑے کپڑے

۴) لنگی

۵) چپل کی تھیلی

۶) احرام پر باندھنے کے لئے بیلٹ

۷) سفری مصلیٰ

۸) مسواک، تسبیح، طواف کی تسبیح، قبلہ نما، مارکر پین

۹) چھوٹا قرآن شریف

۱۰) مناجات مقبول یا حزب الاعظم

۱۱) مسائل حج کی کوئی ایک معتبر کتاب

۱۲) ضروری دوائیں مع ڈاکٹر کے پریسکرپشن (Prescription) کے

۱۳) چشمہ پہننے والے ایک سے زائد چشمہ اور چشمہ کے نمبر کا کاغذ ساتھ رکھیں۔

۱۴) ہلکی چادر، ہوائی تکیہ اور تولیہ

۱۵) حجامت کا سامان، قینچی، ریزر، کنگھی، چھوٹا آئینہ، برش، منجن، ناخن تراش، خلال، نہانے کا صابن، سر پر لگانے کا تیل، سرمہ، عطر، واشنگ پاؤڈر، چند میٹر نائیلون کی رسی، ایک درجن کلپ اور دیوار پر چپکنے والے ہُکس

۱۶) کچھ برتن، مثلاً کپ، پلیٹ، چمچ، دسترخوان، چاقو، پیسا ہوا درک اور کالی مرچ

۱۷) وہ کریم جو زیادہ چلنے کی وجہ سے جانگھوں کے چھل جانے کی وجہ سے لگائی جاتی ہے

۱۸) نزلہ، کھانسی، اور گلے کی خراش کے لئے کوئی دوا ڈاکٹر کے مشورے سے ضرور لیں

۱۹) اپنے قلم کے علاوہ چند زائد قلم، کاغذ، کچھ زائد فوٹو، پاسپورٹ اور ٹکٹ کی زیروکس

۲۰) سامان محفوظ کرنے کے لئے تالے، الآرم گھڑی، ٹشو پیپر اور سوئی دھاگہ

۱۱) گھر سے روانگی:۔

گھر سے نکلنے سے پہلے اپنا سامان پورا منظم کرلیں ضروریات کا سامان ساتھ لے لیں، زیادہ بوجھ بھی نہ بنائیں، جو چیزیں ممنوع ہیں وہ نہ لیں مثلاً چاقو، خنجر وغیرہ تاکہ کسٹم وغیرہ میں پریشانی نہ ہو اور اپنے سامان کو اچھے بیگ میں باندھ کر اس پر بڑے ''حروف'' میں اپنا پورا نام، ائیر لائنس، فلائیٹ نمبر، موبائیل نمبر لکھیں اور بیگ پر ایسی کوئی علامت لگائیں کہ دیکھتے ہی آپ اپنا سامان پہچان سکیں۔

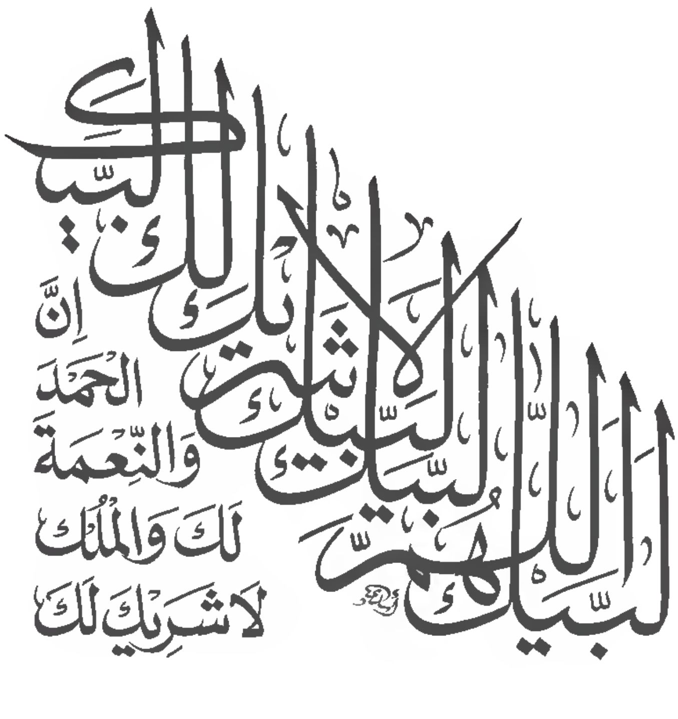

باب چہارم: متبرک ومقدس مقامات

(از: انوار مناسک ص ۱۱۴ تا ۱۳۴)

۱) حرمین شریفین کے متبرک مقامات اور مشہور اعمال کے اصطلاحی نام:-

(۱) احرام: احرام کے معنی کسی چیز کو حرام کرنے کے ہیں اور حاجی جس وقت حج یا عمرہ کی نیت سے تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے اوپر بہت سے ایسے امور حرام ہو جاتے ہیں جو احرام سے پہلے حلال تھے، اس لئے اس کو احرام کہا جاتا ہے، اور حرام کی دو چادریں جو حاجی استعمال کرتا ہے اس کو احرام کہہ دیا جاتا ہے یہ مجازاً کہا جاتا ہے، ورنہ حقیقت میں یہ احرام نہیں ہے۔

(۲) افراد: افراد کا مطلب یہ ہے کہ حاجی میقات سے صرف حج کا احرام باندھ کر روانہ ہو جائے، اور مکہ مکرمہ پہنچ کر احرام نہ کھولے، بلکہ یوم النحر (۱۰/ذی الحجہ کے دن) میں جمرۂ عقبہ کی رمی کر کے احرام کھولدے ایسے حاجی کو ''مفرد بالحج'' کہا جاتا ہے۔

(۳) آفاقی: یہ اس حاجی کے لئے بولتے ہیں جو میقات کے باہر سے حج یا عمرہ کے لئے حرم شریف پہنچتا ہے، جیسا کہ ہندوستانی، پاکستانی، افغانستانی، یمنی، مصری، نجدی، شامی، افریقی، یوروپی وغیرہ ہیں۔ (ہدایہ: ۱/ ۲۱۴)

(۴) اشہر حج: یہ ماہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے عشرہ اول کے لئے بولتے ہیں یہ حج کے مہینے ہیں (ترمذی شریف مع العرف الشذی: ج:۱/ ۱۸۶)

(۵) اشہر حرام: ان مہینوں کو کہا جاتا ہے جن میں قتل وقتال جائز نہیں ہوتا اور یہ رجب، ذی القعدہ ذی الحجہ اور محرم کے مہینے ہیں (ترمذی: ج ۱/ ۱۸۶)

(۶) ایام تشریق: یہ گیارہویں ذی الحجہ سے تیرہویں ذی الحجہ تک تین دنوں کے لئے بولتے ہیں، لیکن چونکہ نویں ذی الحجہ سے تیرہویں ذی الحجہ تک پانچ دنوں میں تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے، اس لئے مجازاً ان پانچ دنوں کو بھی ایام تشریق کہا جاتا ہے۔

(۷) ایام نحر: دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک تین دنوں کے لئے بولتے ہیں۔

(۸) ایامِ حج: یہ آٹھویں ذی الحجہ سے لے کر بارہویں ذی الحجہ تک پانچ دنوں کے لئے بولتے ہیں اور انہیں پانچ دنوں میں حج کے سارے مناسک ادا کئے جاتے ہیں، اس لئے ان پانچ دنوں کو ایام حج کہا جاتا ہے۔

(۹) اضطباع: اس کا مطلب یہ ہے کہ احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دینا اور دائیں کندھے کھلے رہنے دینا۔

(۱۰) استلام: اس کا مطلب یہ ہے کہ حجر اسود کو منہ سے بوسہ دیا جائے یا ہاتھ سے چھو دیا جائے یا ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لیا جائے، یا ہاتھ کے ذریعے دور سے اشارہ کر کے ہاتھ کو چوم لیا جائے (غنیۃ جدید:/ ۱۰۳) نیز رکن یمانی پر ہاتھ لگانے کو بھی استلام کہتے ہیں۔

(۱۱) بدنہ: طواف زیارت سے قبل بیوی سے ہمبستری ہو جائے، یا حالت جنابت یا حالت حیض ونفاس میں طوافِ زیارت کیا جائے تو جرمانہ میں ایک اونٹ یا گائے کی قربانی واجب ہوتی ہے اس کو ''بدنہ'' کہتے ہیں۔

(۱۲) تلبیہ: اس کے معنیٰ ''لبیک'' کہنے کے ہیں جو بوقتِ احرام پڑھا جاتا ہے۔

(۱۳) تمتع: یہ ایسے حج کو کہا جاتا ہے جس میں حج کے مہینوں میں میقات سے

صرف عمرہ کا احرام باندھ لیا جائے اور ارکانِ عمرہ ادا کر کے احرام کھول لیا جائے، پھر آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر حج کیا جائے۔

(۱۴) تنعیم: یہ مکۃ المکرمہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے جو حدود حرم سے باہر پڑتی ہے، حجۃ الوداع کے موقع پر امّی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پہاڑ کے دامن میں احرام باندھا تھا، اس وقت یہاں مسجد عائشہؓ بنی ہوئی ہے، اہل مکّہ عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے یہیں آتے ہیں۔

(۱۵) جعرانہ: یہ مدینہ روڈ پر واقع ہے، یہ وہ مقام ہے جہاں پر حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین و ہوازن کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں سے رات ہی میں عمرہ فرمایا تھا، یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ کی جگہ پر ایک مسجد بنی ہوئی ہے، اور لوگ یہیں سے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

(۱۶) جمرات یا جمار: یہ منیٰ کی وہ تین مشہور ''دیواریں'' ہیں جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان میں سے حرم شریف کی طرف بالکل اخیر میں جو دیوار ہے اس کو ''جمرۂ عقبہ'' ''جمرۃ الکبریٰ'' ''وجمرۃ الاخریٰ'' بھی کہا جاتا ہے، اس کے بعد جو دوسرے نمبر کی دیوار ہے اس کو ''جمرۂ وسطیٰ'' کہا جاتا ہے اس کے بعد مسجد خیف سے قریب کی جو دیوار ہے اس کو ''جمرۂ اولیٰ'' کہا جاتا ہے۔

(۱۷) جبل ثور: یہ مکۃ المکرمہ سے جانبِ جنوب اور مشرق میں ایک بہت بڑا پہاڑ ہے اور مکہ کے تمام پہاڑوں میں یہ سب سے اونچا پہاڑ ہے، سخت گرمی کے زمانہ میں اس کے اوپر کی چوٹی میں ٹھنڈی ہوا چلتی ہے اور اسی پہاڑ کی چوٹی پر ''غارِ ثور'' ہے اور ایک چھوٹی سی پہاڑی جبل ثور کے نام سے مدینہ منورہ میں بھی ہے جو جبل احد کے دامن میں ہے۔

(۱۸) جبلِ حراء: یہ مسجد حرام سے جانب مشرق میں تقریباً چھ کیلومیٹر کے فاصلے پر بہت اونچا پہاڑ ہے، اس پہاڑ کی چوٹی پر غارِ حراء ہے، اسی میں حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا ظہور ہوا تھا اور غارِ حراء سے خانہ کعبہ سامنے نظر آتا ہے، لیکن اس زمانہ میں کعبۃ اللہ کے چاروں جانب دو ۲ / دو ۲ منزلہ مسجد حرام بن جانے کی وجہ سے کعبۃ اللہ نظر نہیں آتا، مسجد حرام کی چھتیں نظر آتی ہیں۔

(۱۹) حطیم: یہ بیت اللہ شریف کی جانب شمال میں بیت اللہ سے متصل (لگا ہوا) قدِ آدم دیوار سے گھرا ہوا حصہ ہے، یہ درحقیقت بیت اللہ شریف کا حصہ ہے، جب قریش مکہ نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تھی تو حلال پیسہ کی کمی کی وجہ سے یہ حصہ چھوڑ دیا تھا، حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے منشاء نبوت کے مطابق اس کو خانۂ کعبہ میں شامل فرمایا تھا، مگر حجاج بن یوسف نے اس کو ختم کر کے پرانی تعمیر کی ہم شکل بنا دیا، پھر خلیفہ ہارون رشید نے منشاءِ نبوت کے مطابق دوبارہ تعمیر کا ارادہ فرمایا تھا، مگر اس زمانہ میں سلطنت اسلامی کے مفتی حضرت امام مالکؒ تھے، انہوں نے فتویٰ دیا کہ اب قیامت تک کے لئے ترمیم جائز نہ ہوگی، ورنہ ہر زمانہ کے آنے والے بادشاہ خانۂ کعبہ میں ترمیم کرتے جائیں گے تو خانۂ کعبہ بادشاہوں کا کھلواڑ بن کر رہ جائے گا، اس لئے اسی حالت میں قیامت تک کے لئے باقی رہے گا۔ (اوجز المسالک: ۳/ ۴۸۶)

(۲۰) حرم: یہ مکہ مکرمہ کے چاروں طرف، کچھ دور دور تک زمین ہے۔ اور اس کے چہار جانب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حدود حرم کے نشانات نصب کر دئے ہیں، جو نشانات کسی بھی طرف سے حدود حرم میں داخل ہوتے وقت نظر آتے ہیں:

----- حدودِ حرم -----

۱۔مقامِ تنعیم: (مسجد عائشہؓ) حدودِ حرم سے صرف چھ ۶ / یا سات ۷ /کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

۲۔وادیِ نخلہ: جو مسجد حرام سے تقریباً چودہ ۱۴/کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

۳۔ اضاۃ لبن: اس کو ''عقیشیہ'' بھی کہا جاتا ہے، مسجدِ حرام سے تیئیس ۲۳/کلو میٹر کے فاصلے پر طریقِ یمن میں (یمن روڈ) پر واقع ہے۔

۴۔ جعرانہ: یہ مسجد حرام سے تقریباً ۲۴/کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، تاریخ مکہ میں بائیس ۲۲/کلومیٹر لکھا ہے، مگر تجربہ سے پتہ چلا ہے کہ ۲۴/اور ۲۵/کلومیٹر کے درمیان واقع ہے۔

۵ حدیبیہ: یہ مسجد حرام سے بائیس ۲۲/کلومیٹر پر واقع ہے جو جدّہ اور مکہّ مکرمہ کے درمیان قدیم شاہراہ (ہائی وے) پر واقع ہے اور اس سے کچھ دور جانب یسار کو ہٹ کر جدید شاہراہ (ہائی وے) ہے جس پر رحل نما نشان قائم ہے۔

۶۔ عرفات ومزدلفہ کے راستہ میں (نشان) واقع ہے جو مسجد حرام سے تقریباً ۱۷/کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

۷۔طائف کا راستہ جو عرفات اور جامع ام القریٰ جدید سے ہو کر جارہا ہے اس میں مسجد حرام سے ۱۶/کلومیٹر کے فاصلے پر حدودِ حرم کا برُج نصب ہے۔

(۲۱) حل: یہ حدود حرم سے باہر اور حدود میقات کے اندر کے درمیانی حصہ کو کہا جاتا ہے اس کو حل اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں حدود حرم کے برخلاف شکار وغیرہ کرنا حلال اور جائز ہے۔

(۲۲) حلق: اس کے معنی سر کے بال مونڈنے یا مونڈانے کے ہیں، اس

کے ذریعہ سے احرام سے نکلتے ہیں۔

(۲۳) حلال: حلال ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے جس نے احرام نہیں باندھا ہے۔

(۲۴) دم: احرام کی حالت میں ممنوع افعال کے ارتکاب کرنے سے جرمانہ میں ایک بکری یا اس جیسے جانور کی قربانی کرنا واجب ہوجاتا ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

(۲۵) رکنِ اسود: خانۂ کعبہ کا وہ گوشہ (کونہ) جس میں حجرِ اسود ہے۔

(۲۶) رکنِ عراقی: یہ بیت اللہ شریف کا شمالی مشرقی گوشہ (کونہ) ہے۔

(۲۷) رکنِ شامی: یہ بیت اللہ شریف کا مغربی شمالی کونہ ہے۔

(۲۸) رکنِ یمانی: یہ بیت اللہ شریف کا جنوبی مغربی کونہ ہے، طواف کے دوران اس کونہ پر ہاتھ لگاتے ہوئے گذرنے کو استلام کہا جاتا ہے۔

(۲۹) رمل: یہ طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر تیز چلنے کو کہا جاتا ہے۔

(۳۰) رمی: یہ جمرات پر کنکری مارنے کے لئے بولا جاتا ہے۔

(۳۱) روضۂ اطہر: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر مبارک کو روضہ اطہر کہا جاتا ہے، اور اس کے چاروں طرف بنی ہوئی عمارت کو مواجہہ شریف کہتے ہیں۔

(۳۲) ریاض الجنۃ: حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درمیانی حصہ کو ریاض الجنۃ کہا جاتا ہے، حدیث شریف میں اس مقام کی بڑی فضیلت آئی ہے، اور اس جگہ نماز پڑھنا اور دعا کرنا باعث قبولیت ہے۔

(۳۳) سعی: صفا و مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ سے چلنا۔

(۳۴) شوط: بیت اللہ شریف کے طواف کے ہر چکر کو ''شوط'' کہا جاتا ہے، اسی طرح صفا و مروہ کے درمیان کے ہر چکر کو بھی شوط کہا جاتا ہے۔

(۳۵) صفا: یہ بیت اللہ شریف کی مشرقی جنوبی جانب ایک چھوٹی سی

پہاڑی ہے اوراسی سے سعی کی ابتداء کی جاتی ہے۔

(۳۶) طواف: یہ بیت اللہ شریف کے چاروں طرف چکرلگانے کوکہاجاتاہے۔

(۳۷) عمرہ: حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف اورصفامروہ کی سعی کرکے حلق کرنے کوعمرہ کہاجاتاہے۔

(۳۸) قران: یہ حج کی اس قسم کوکہاجاتاہے جس میں حجاج میقات سے حج اورعمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ کرآتے ہیں، پھریوم النحر تک احرام کی حالت میں باقی رہتے ہیں۔

(۳۹) قصر: احرام کھولتے وقت سرکے بال کٹوانے کوکہاجاتاہے۔

(۴۰) محرم: احرام باندھنے والے کوکہاجاتاہے۔

(۴۱) مطاف: کعبۃ اللہ کے چاروں طرف کا وہ میدان جس کومسجدحرام نے اپنے اندرگھیررکھاہے،اسی حصہ میں کعبۃ اللہ کاطواف کیاجاتاہے۔

----- میقات -----

(۴۲) میقات: اس مقام کوکہاجاتاہے جہاں سے گذرتے وقت آفاقی پر احرام باندھنالازم ہوتاہے۔

۱۔ قرن المنازل: مسجدحرام سے ۸۰رکلومیٹرفاصلہ یہ نجداورمشرق سے آنے والوں کامیقات ہے۔

۲۔ذات عرق: مسجدحرام سے ۹۰رکلومیٹرفاصلہ، یہ عراق اورخراسان سے آنے والوں کی میقات ہے۔

۳۔ یلملم: مسجدحرام سے ۱۳۰رکلومیٹرفاصلہ، یہ یمن اورجنوبی ساحلی علاقوں سے آنے والوں، کامیقات ہے

۴۔ جحفہ: مسجد حرام سے ۱۸۲ر کلومیٹر فاصلہ، یہ شام، مصر فلسطین اور یورپ کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔

۵۔ ذوالحلیفہ: مسجد حرام سے ۴۱۰ر کلومیٹر فاصلہ یہ مدینہ منورہ سے آنے والوں کا میقات ہے۔

(۴۳) مقامِ ابراہیم: یہ جنت کا وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی ہے، یہ پتھر آج بھی اپنی حالت میں باقی ہے اور اس میں دو قدموں کے نشان بنے ہوئے ہیں، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں، کعبۃ اللہ کے دروازے کے سامنے اس پتھر کو شیشے میں رکھا گیا ہے پھر اس شیشے کو تانبا اور پیتل کی جالی سے گھیر دیا گیا ہے، یہ جالیوں سے پوری طرح نظر آتا ہے۔

(ترمذی شریف: ج۱/۱۷۷) میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث شریف مروی ہے کہ یہ جنت کا یاقوتی پتھر ہے اس کی چمک کو اللہ تعالی نے ختم فرما کر دنیا میں اتارا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر فرماتے تھے تو یہ پتھر خود بخود حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو لے کر حسبِ ضرورت اونچا ہو جاتا تھا، اس پتھر کے پاس دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں، قرآن کریم میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ (تفسیر روح المعانی: ج۱/۳۷۷)

(۴۴) ملتزم: یہ کعبۃ اللہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیانی حصہ کا نام ہے، اس سے لپٹ کر دعا مانگنا مسنون اور مقبول ہے۔

(۴۵) میزاب رحمت: یہ بیت اللہ شریف کے پرنالے کا نام ہے جو حطیم کی طرف ہے، اس پرنالے کے نیچے کھڑے ہو کر دعا مانگنا مسنون اور مستحب ہے۔

(۴۶) مروہ: یہ صفا پہاڑی کی مقابل کی پہاڑی ہے جہاں سعی ختم ہوتی ہے۔

(۴۷) مزدلفہ: یہ منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک بڑا میدان ہے جس کے تین جانب پہاڑ ہیں، عرفات سے واپسی میں اسی میدان میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھنے کا حکم ہے پھر فجر کی نماز کے بعد طلوع شمس سے کچھ پہلے تک اس میدان میں وقوف کرنا واجب ہے۔

(۴۸) محسر: یہ منی اور مزدلفہ کے درمیان ایک نشیبی میدان ہے، اسی جگہ پر اصحاب فیل اور ان کے باشاہ ابرہہ پر عذاب نازل ہوا تھا، اس جگہ مزدلفہ کا وقوف صحیح نہیں ہے اور مزدلفہ سے منی آتے وقت یہاں سے تیز رفتاری سے چلنا چاہئے۔

(۴۹) منی: یہ وادی محسر سے جمرۂ عقبہ تک دوطرفہ پہاڑی کے درمیان ایک وسیع میدان ہے اور یہ میدان مسجد حرام سے تین میل کے فاصلے پر ہے اور اب ادھر سے حرم شریف کا راستہ مزید قریب ہو گیا ہے، کہ پہاڑ کی سرنگ سے سیدھا راستہ بن گیا ہے، اور یہیں پر شیطان کو کنکری ماری جاتی ہے۔ (انوار مناسک ص ۱۱۴ تا ۱۲۴)

۲) مکہ اور مدینہ میں قبولیت دعا کے تیس ۳۰/مقامات :-

مکہ معظّمہ میں اکیس ۲۱/مقامات ایسے ہیں جن میں دعائیں قبول ہونا کتب فقہ اور سلف سے ثابت ہے اور مدینہ منورہ میں بھی بہت سے مقامات ایسے ہیں جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، ان میں سے نو ۹/مقامات مدینہ منورہ کے احقر نے یہاں پر ذکر کر دیئے ہیں ان مقامات میں دعاؤں کا بہت زیادہ اہتمام کیا جائے وہ مقامات حسب ذیل ہیں:

۱) دوران طواف
۲) ملتزم پر
۳) میزاب رحمت کے نیچے
۴) بیت اللہ کے اندر

۵)زم زم کا پانی پیتے وقت
۶)مقامِ ابراہیم کے پاس
۷)صفا پہاڑی پر
۸)مروہ پہاڑی پر
۹)سعی کے دوران
۱۰)میدان عرفات میں
۱۱)میدان مزدلفہ میں
۱۲)میدان منیٰ میں
۱۳)رمی کے بعد جمرات کے پاس
۱۴)بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت
۱۵)حطیم کے اندر
۱۶)رکنِ یمانی کے پاس
۱۷)غارِ ثور میں
۱۸)غارِ حرا میں
۱۹)جس جگہ پر دارارقم تھا
۲۰)جس جگہ حضرت خدیجہؓ کا مکان تھا
۲۱)مقام مدعیٰ میں، جنت المعلیٰ کے طرف جاتے ہوئے
۲۲)مدینہ منورہ، ریاض الجنۃ میں
۲۳)اسطوانۂ عائشہ کے پاس
۲۴)اسطوانۂ ابولبابہ کے پاس
۲۵)محراب نبوی میں
۲۶)صفہ میں
۲۷)مسجد فتح میں
۲۸)مسجد قبا میں
۲۹)مسجد القبلتین میں
۳۰)مسجد اجابہ میں

باب پنجم: اپنے شہر سے مکہ مکرمہ تک

۱) گھر سے روانگی

اب آپ اپنے گھر سے روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ مبارک گھڑی آ گئی ہے۔ جس کا بہت دنوں سے آپ کو انتظار تھا۔ روانگی سے قبل اگر ہو سکے تو ۲ر رکعت نفل نماز پڑھ لیں۔ نماز کے بعد سفر میں عافیت و سہولت، گناہوں سے بچنے کی اور حج کی قبولیت کی دعا کریں۔ نکلنے سے پہلے اپنا پورا سامان منظم کریں۔ سامان پر بڑے حرفوں میں اپنا نام، پورا پتہ، شہر اور ملک کا نام ضرور لکھیں۔ نیز اپنے بیگ پر ایسی کوئی علامت ضرور لگائیں کہ دیکھتے ہی آپ اپنے بیگ کو پہچان لیں۔ اب گھر سے یہ دعا پڑھ کر نکل جائیں۔ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (ترمذی) سواری کا پہلے سے نظم رکھیں۔ جو وقت ائیر پورٹ پر پہونچنے کا بتایا گیا ہو اُس وقت کا خیال رکھتے ہوئے قبل از وقت ائیر پورٹ پر پہونچنے کی کوشش کریں۔

۲) حج کی تین صورتیں:۔

۱۔ حج افراد حج کی نیت سے احرام باندھنا

۲۔ حج قران حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھنا

ان دونوں صورتوں میں احرام کی پابندیاں احرام باندھنے سے لے کر حج سے فارغ ہونے تک رہتی ہیں۔

۳۔ حج تمتع احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کر لیں، مکہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام ختم، پھر ۸ر ذی الحجہ سے حج کی نیت کر کے احرام باندھیں اور حج پورا کر کے احرام ختم، یہ آسان ہے۔

۳) حج کی تینوں قسموں میں فرق:۔

ایک فرق تو ان میں نیت کا ہے کہ افراد میں صرف حج کی نیت ہوتی ہے۔قران میں حج وعمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت ہوتی ہے اور تمتع میں احرام باندھ کر پہلے عمرہ کی نیت ہوتی ہے۔

دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ افراد اور قران میں احرام شروع سے حج کے ختم تک رہے گا اور تمتع میں عمرہ کر کے احرام کھل جائے گا، اور ۸/ ذی الحجہ تک حاجی بغیر احرام کے رہے گا، پھر ۸/ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے گا۔

ایک تیسرا فرق یہ ہے کہ قران اور تمتع میں قربانی واجب ہے اور افراد میں قربانی واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

احناف کے نزدیک تینوں میں افضل قران ہے، مگر احرام کی پابندیوں سے بچنا مشکل ہوتا ہے اس لئے عوام کو تمتع کی رائے دی جاتی ہے، تینوں قسموں میں حج وعمرہ کے اعمال واحکام اور احرام کے مسائل یکساں ہیں۔ اب آپ حضرات فضیلت کے ساتھ سہولت کو سامنے رکھتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کی نیت کریں۔بہتر یہ ہے کہ اگر آپ ۸/ ذی الحجہ سے قریب مکہ مکرمہ پہونچتے ہیں تو آپ قران کا احرام باندھیں اس لئے کہ اب آپ کو زیادہ دن احرام کی پابندیوں میں رہنا نہیں پڑے گا اور اگر آپ ۸/ ذی الحجہ سے بہت پہلے مکہ مکرمہ پہونچتے ہیں تو پھر بہتر یہ ہے کہ آپ تمتع کا احرام باندھیں۔تاکہ آپ پر زیادہ دنوں تک احرام کی پابندیاں نہ رہیں۔اور حج آسانی سے ادا ہو سکے۔

۴) تلبیہ:۔

" لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لاَ شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِیْكَ لَكَ " اس دعا کوتلبیہ کہتے ہیں یہ حج وعمرہ کی خاص دعا ہے،اس کو ہر موقع پر بار بار پڑھنا ہے گویا حج وعمرہ میں افضل ذکر یہی ہے۔

تلبیہ حضرت ابراہیمؑ کی پکار کا جواب ہے، ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم سے اللہ کے بندوں کو پکارا تھا کہ آؤ اللہ کے در پر حاضری دو، بس جو بندے حج وعمرہ میں تلبیہ پڑھتے ہیں تو گویا یوں کہتے ہیں، اے اللہ تو نے اپنے بندے حضرت ابراہیمؑ سے آواز لگوا کر ہم کو بلایا تھا، تو ہم حاضر ہیں، تیرے سامنے حاضر ہیں۔تلبیہ پڑھنے کے ساتھ ہی آپ کا احرام بندھ گیا۔اب سے لے کر مسجد حرام پہونچنے تک یہی تلبیہ سب سے بہتر ذکر ہے۔ لہٰذا تھوڑی بلند آواز کے ساتھ بار بار تلبیہ پڑھتے رہیں۔

۵) سفر کا آغاز:۔

گھر سے روانگی کے وقت دو رکعت نفل ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے سفر کی آسانی کے لئے اور عمرہ کے قبول ہونے کی دعائیں کریں۔اپنی ضروریات کے سامان کے ساتھ اپنا پاسپورٹ، ٹکٹ اور اخراجات کے لئے رقم بھی ساتھ لے لیں، مرد حضرات حسبِ ضرورت احرام کی چادریں ساتھ لے لیں۔

نماز قصر: اگر آپ کا سفر ۴۸ میل تقریباً ۷۷ کلومیٹر سے زیادہ کا ہے تو اب آپ اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی شرعی مسافر ہو جائیں گے، لہٰذا ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعت کے بجائے دو رکعت فرض ادا کریں گے۔اور فجر کی دو اور مغرب کی تین ہی رکعت ادا کریں گے۔البتہ کسی مقیم امام کے پیچھے نماز ادا کریں گے تو امام کے ساتھ پوری نماز ادا کریں گے۔ہاں اگر امام بھی مسافر ہو تو چار کے بجائے دو ہی رکعت

پڑھیں۔سنتوں اورنفل کاحکم یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پڑھیں۔اور اگر جلدی ہے یا تھکن ہے یا کوئی اور دشواری ہے تو نہ پڑھیں۔کوئی گناہ نہیں، البتہ وتر اور فجر کی دو رکعت سنتوں کو نہ چھوڑیں۔

٦) احرام کا طریقہ اور ترتیب:۔

حج وعمرہ میں سب سے پہلا عمل احرام ہے، حج یا عمرہ کی نیت سے تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں، (مجازاً ان دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے) بہت سے لوگ دو چادروں کو احرام سمجھتے ہیں، اس لئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حج یا عمرہ کی نیت کر لینے کے بعد جب تک حج وعمرہ پورا نہ کرلیں اس وقت تک ان دو چادروں کو اتار نہیں سکتے ۔حالانکہ ان کا یہ خیال درست نہیں ہے۔احرام حقیقت میں حج یا عمرہ کی نیت کر کے ''لبیک'' پڑھنے کا نام ہے۔ان دو چادروں کا نام احرام نہیں ہے۔لیکن چونکہ احرام میں مردوں کے لئے سلے ہوئے کپڑوں کا پہننا منع ہے۔اسلئے حاجی ان دو چادروں ہی میں رہتا ہے اس ئے لوگ ان دو چادروں کو بھی احرام کہہ دیتے ہیں۔مگر حقیقت میں اس کا نام احرام نہیں ہے لہٰذا اگر یہ چادریں گندی ہوجائیں، ناپاک ہوجائیں یا میلی ہوجائیں یا کسی اور وجہ سے حاجی اگر احرام کی چادریں بدلنا چاہئے تو بدل سکتا ہے۔بار بار بھی بدل سکتا ہے۔البتہ پابندیوں والی حالت برقرار رہے گی۔

احرام باندھنے سے پہلے طہارت اور پاکیزگی کا خاص خیال رکھیں اس لئے احرام سے پہلے غسل مسنون ہے، نہ ہو سکے تو وضو ہی کرلیں نیز حجامت بنوالیں، زیرناف، لبیں، اور ناخن ترشوا کر فارغ ہوجائیں

احرام میں دو چادریں بغیر سلی ہوتی ہیں، ایک چادر کو تہبند کی طرح باندھ لیں اور دوسری چادر کو اوڑھ لیں تہبند ناف کے اوپر اس طرح باندھیں کہ ٹخنے کھلے رہیں، یہ

احرام بندھ گیا، مگر یادرکھیں ابھی احرام شروع نہیں ہوا، احرام شروع ہوگا نیت کرنے سے اور تلبیہ (لبیک) کہنے سے احرام باندھنے کے بعد اوپر کی چادر سے سر ڈھانک کر دو رکعت نفل نماز پڑھ لیں، اگر مکروہ وقت نہ ہو، اور ٹوپی پہن کر بھی پڑھ سکتے ہیں کیونکہ ابھی احرام شروع نہیں ہوا، اس کے بعد آپ کو نیت کرنی ہے۔ چونکہ آپکا حج حج تمتع ہے۔ لہٰذا آپ کو مکہ جا کر عمرہ ادا کرنا ہے۔ لہٰذا آپ کا یہ احرام عمرہ کا ہے تو آپ نیت یوں کریں۔ عربی میں کہیں یا اردو میں یا اپنی زبان میں بھی کہہ سکتے ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔ اے اللہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں تو آسان فرما اور قبول فرما۔ اب نیت کے ساتھ ہی تھوڑی بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھنا ہے، تلبیہ یعنی "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ، بہتر ہے کہ کھانے سے فارغ ہو کر میقات کا انتظار کئے بغیر نیت کرلیں۔ نیت اور تلبیہ سے فارغ ہو کر مختصر دعا مانگ لیں۔ اور اس دعا میں سفر کی آسانی اور قبولیت اللہ تعالیٰ سے خاص طور سے مانگیں۔

جہاز میں میقات آنے سے پہلے کپتان کی طرف سے حاجیوں کو اطلاع دی جاتی ہے، کہ اب آپ میقات سے قریب پہنچ رہے ہیں، مگر آپ اس کا انتظار نہ کریں بلکہ فلائیٹ میں سوار ہوتے ہی نیت کرلیں اور تین مرتبہ ذرا بلند آواز سے لبیک پڑھ لیں، جب آپ نے نیت کرلی اور تلبیہ کہہ لیا تو اب احرام شروع ہوگیا، اب آپ پر احرام کی پابندیاں شروع ہوگئیں، اب دو باتیں آپ کو سمجھنی ہیں۔

(۱) نیت کیسے کرنا؟ (۲) احرام کی پابندیاں کیا ہیں؟

۷) احرام کی نیت کب کریں:۔

فلائٹ میں بیٹھ جانے کے بعد آپ کے سامنے کھانا آجائے گا، آپ اس میں سے

وہیں کھانے کا مطالبہ کر کے کھالیں اور جب کھانے سے فارغ ہو جائیں تو اب احرام کی نیت کرلیں، اس دھوکہ میں نہ رہیں کہ اب کھانے کے بعد نیند آ رہی ہے لہٰذا تھوڑی دیر سولوں پھر تازہ دم ہو کر نیت کرلوں گا، اگر آپ سو گئے تو ہوسکتا ہے آپ سوتے ہی رہ جائیں اور بلا نیت ہی میقات سے گذر جائیں، حالانکہ کئی مرتبہ میقات آنے سے پہلے اعلان ہوتا ہے، اگر خدانخواستہ آپ نہ جاگے اور میقات سے بلا نیت ہی گذر ے تو آپ کے ذمہ دم واجب ہو جائے گا۔

حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ ہوائی جہاز کا راستہ عموماً خشکی کے اوپر سے برائے قرن المنازل ہوتا ہے، ہوائی جہاز قرن المنازل اور ذاتِ عرق دونوں میقاتوں کے اوپر سے گذرتا ہے، اول حل میں داخل ہوتا ہے، پھر جدہ پہنچتا ہے اس لئے ہوائی سفر میں تو قرن المنازل کے اوپر آنے سے پہلے پہلے احرام باندھنا واجب ہے، چونکہ ہوائی جہاز میں اس کا پتہ چلنا تقریباً ناممکن ہے کہ جہاز کب اور کس وقت قرن المنازل کے اوپر سے گذرے گا اس لئے اہلِ پاکستان اور ہندوستان کے لئے تو احتیاط اسی میں ہے کہ ہوائی جہاز میں سوار ہونے سے قبل ہی احرام باندھ لیں۔

(جواہر الفقہ ج ا۔ص ۴۷۴/۴۷۵)

لہٰذا آپ کے لئے بہتر یہی ہے کہ آپ احرام کی دو رکعت نفل نماز ائیر پورٹ پر پڑھ لیں اور پھر فلائیٹ میں کھانے سے فارغ ہوتے ہی نیت کرلیں۔

۸) احرام کی پابندیاں:۔

جب آپ نے احرام باندھ کر نیت کرلی اور تلبیہ پڑھ لیا تو آپ پر احرام کی

پابندیاں شروع ہوگئیں۔

۱۔ اب آپ سر اور چہرہ نہیں ڈھانک سکتے، عورت صرف چہرہ نہ ڈھانکے یعنی اس پر کپڑا نہ لگائے، عورت کے لئے سر کو چھپانا ضروری ہے۔

۲۔ اب آپ خوشبو نہیں لگا سکتے، نہ ہی سونگھ سکتے ہیں، یہ حکم مرد وعورت دونوں کے لئے ہے۔

۳۔ اب آپ اپنے چہرہ بدن یا سر کے کسی حصہ کا بال نہیں توڑ سکتے، اسی طرح ناخن نہیں کاٹ سکتے، یہ حکم بھی مرد وعورت دونوں کے لئے ہے۔

۴۔ اب آپ سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے۔ جیسے کرتا، پائجامہ، کوٹ، پتلون، بنیان وغیرہ، یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے۔

۵۔ اب آپ نہ بیوی سے صحبت کر سکتے ہیں نہ میاں بیوی کے تعلقات والی باتیں کر سکتے ہیں، یہ حکم مرد وعورت دونوں کے لئے ہے۔

۶۔ اسی طرح اب آپ ایسا جوتا نہیں پہن سکتے جو پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی کو ڈھانپ دے، جوتا، بوٹ نہ پہنیں، سلیپر یا اُس جیسی چپل پہنیں، یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے۔

۷۔ اب آپ حرم کی گھاس، پودا یا درخت کی ٹہنی نہیں توڑ سکتے یہ حکم مرد وعورت دونوں کے لئے ہے۔ چاہے آپ احرام میں ہوں یا نہ ہوں۔

۸۔ اب آپ حرم میں کسی بھی جانور کو شکار یا شکار کی طرف اشارہ نہیں کر سکتے یہاں تک کہ اپنے بدن یا سر کی جوں بھی نہیں مار سکتے، یہ بھی مرد وعورت دونوں کے لئے ہے، تو گویا آٹھ پابندیاں مردوں پر ہیں، اور چھ پابندیاں عورتوں پر ہیں۔

۹) احرام کی حالت میں جائز امور:۔

۱) غسل کرنا۔لیکن خوشبودار صابن کا استعمال نہ کریں اور بدن سے میل دور نہ کریں۔

۲) احرام کو دھونا اور اس کو بدلنا۔

۳) انگوٹھی، گھڑی چشمہ، بیلٹ، چھتری وغیرہ کا استعمال کرنا۔

۴) احرام کے اوپر مزید چادر ڈال کر سونا، مگر مرد اپنے سر اور چہرے کو اور عورتیں اپنے چہرہ کو کھلا رکھیں

۱۰) عورت کا احرام۔

یاد رکھو! عورت کا احرام صرف اس کے چہرے کا کھلا رکھنا ہے، عورت اپنے سلے ہوئے کپڑوں میں رہے گی، موزے، دستانے اور زیورات بھی پہن سکتی ہے، ہاں چہرہ کھلا رکھنا ضروری ہے، لیکن ایسا بھی نہ ہو کہ بے پردگی ہو، پردہ بھی ضروری ہے لہٰذا سر پر کیپ نما نقاب ڈالے کہ جس سے پردہ بھی ہو جائے اور کپڑا بھی منہ پر نہ لگے، ایسا نقاب بازار میں مل جاتا ہے عورت کو صرف چہرہ کھلا رکھنا ہے اور سر کو ڈھانکنا ضروری ہے ،اس لئے بہتر یہ ہے کہ سر پر چھوٹا رومال باندھے تا کہ سر نہ کھلے، لیکن یاد رکھو یہ احرام نہیں ہے اس لئے وضو میں اس کو مسح کرتے وقت کھولنا ضروری ہے۔

اب نیت کر کے آہستہ سے تلبیہ پڑھیں۔عورتیں تلبیہ ہمیشہ آہستہ آواز سے پڑھیں گی۔نیز یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ عورتیں جو بالوں کی حفاظت کے لئے سر پر رومال باندھیں گی وہ پیشانی کے اوپر سر پر باندھیں اور اُسے احرام کا جزء نہ سمجھیں۔

اگر عورت ناپاکی کی حالت میں ہو تو اسی حالت میں احرام باندھے اور دو رکعت احرام کی نہ پڑھے، پھر مکہ پہنچنے کے بعد جب تک پاک نہ ہو مسجد حرام میں نہ جائے،

جب پاک ہوجائے ،تو غسل کر کے مسجد میں جائے ،طواف وسعی کرے، بہت سارے لوگ چھوٹے بچوں کو بھی حج میں لے جاتے ہیں تو نابالغ بچہ اگر ہوشیار اور سمجھدار ہے تو وہ خود احرام باندھے اور تمام ارکان وافعال بالغ کی طرح ادا کرے اگر ناسمجھ اور چھوٹا ہے تو اس کا سرپرست اس کی طرف سے احرام باندھے اور تمام ارکان میں اس کی بھی نیت کرلے۔ (آسان حج ص ۳۰)

۱۱) احرام میں عورتوں کا پردہ:۔

آج کل حج کے لئے جانے والی عورتوں کو یہ مسئلہ اچھی طرح معلوم ہے کہ احرام کی حالت میں کپڑا چہرے پر نہیں لگنا چاہئے ،اب یہ اپنی سمجھ وگمان کے مطابق یہ سمجھ بیٹھتی ہیں کہ چہرہ ڈھانکنا منع ہے، یعنی بے پردہ رہنا ہے اسی بنا پر بے پردہ بن کر گھومتی ہیں۔ حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے، چہرے پر کپڑا نہ لگنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ عورت چہرہ کھول کر گھومے، بلکہ اسے چہرے کا پردہ بھی ضرور کرنا چاہئے، بازار میں ایسی ٹوپی دستیاب ہے جسے اگر سر پر رکھ لیں تو ایک چھجہ نما بن جاتا ہے جس کے اوپر سے نقاب ڈالا جاسکتا ہے اس سے پردہ بھی ہوجاتا ہے، اور چہرے پر کپڑا بھی نہیں لگتا۔

خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ جو عورت حج میں پردے کا اہتمام نہیں کرے گی وہ زندگی میں کبھی پردہ کا اہتمام نہیں کرسکے گی، اسی طرح جو مرد حج میں نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے نہیں بچے گا وہ زندگی میں کبھی بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت نہیں کرسکے گا۔

(حج تجربات کی روشنی میں ص ۳۹)

نامحرم عورتیں کون سی ہیں؟ یہ بھی معلوم ہونا ضروری ہے اور نامحرم مرد کون سے ہیں؟ یہ بھی معلوم ہونا ضروری ہے، اسے وقت پر مفتیان کرام سے معلوم کرلیں۔

ایک اہم بات:۔

آپ بہت عظمت والی جگہ جارہے ہیں جہاں لاکھوں حجاج کرام ہونگے۔سفر بھی لمبا ہے۔اسلئے آپ پہلے سے تیار ہوجائیں کہ اس سفر میں جو بھی مشقت یا تکلیف پہونچے گی اس پر صبر و تحمل سے کام لینگے۔غصہ اور لڑائی جھگڑا ہرگز نہیں کرینگے۔اپنے دل کو یہ بات اچھی طرح سمجھائیں گے کہ یہ اللہ کے گھر کا سفر ہے اور یہ سارے حجاج کرام اللہ کے مہمان ہیں۔نیز علما نے لکھا ہے کہ حاجی احرام کی حالت میں جس طرح رہتا ہے اس کی وہ کیفیت موت تک باقی رہتی ہے لہٰذا لڑائی جھگڑے اور ہر گناہ سے اپنے آپ کو خوب بچائیں اور احرام کی حالت میں اپنے آپ کو سنّتوں کا پابند بنائیں تاکہ موت تک ہماری یہ کیفیت باقی رہ سکے۔

۱۲) شہر کے ہوائی اڈے پر کیا کرنا ہے؟۔

ائیر پورٹ کی تمام ضروری کاروائی مثلاً ایمی گریشن ،سکیورٹی چیک وغیرہ میں تقریباً تین چار گھنٹے لگ جاتے ہیں ،اس دوران آپ تمام کاروائیوں سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نفل نماز احرام کے لئے پڑھ سکتے ہیں اور پڑھنا چاہیۓ ،البتہ حج یا عمرہ کی نیت ابھی نہ کریں ،کیونکہ بعض اوقات فلائیٹ میں تاخیر ہوجاتی ہے اور جب حاجی حج یا عمرہ کی نیت کرلے گا تو اسے احرام والی تمام پابندیوں کا خیال رکھنا لازم ہوگا ،لہٰذا بہتر یہ ہے کہ دو رکعت نماز تو ایئر پورٹ پر پڑھ لیں ،لیکن نیت بعد میں کریں۔

فلائیٹ میں جانے سے قبل اگر استنجا وغیرہ کا معمولی تقاضہ بھی ہو تو آپ ایئر پورٹ ہی پر فارغ ہولیں ،اس لئے کہ اول تو فلائیٹ کا استنجا خانہ بہت تنگ ہوتا ہے ،نیز فلائیٹ میں مستقل اعلان ہوتا رہتا ہے کہ حجاج کرام زائد پانی نہ گرائیں ،اس لئے بہتر

یہی ہے کہ آپ اپنی تمام ضرورتوں سے ائیر پورٹ ہی پر فارغ ہوجائیں۔

جب آپ کی سیٹ کنفرم (Confirm) ہوجائے تو اب آپ اس بات کو لے کر قطعاً پریشان نہ ہوں کہ جہاز آپ کو لئے بغیر روانہ ہوجائے گا بلکہ، سیٹ (Seat) کنفرم (Confirm) ہونے کے بعد اگر آپ استنجا اور وضو وغیرہ میں بھی مشغول ہوں گے تب بھی آپ کے نام کا اعلان ہوگا کہ فلاں حاجی رہ گیا ہے، جلدی آجائے، لہٰذا آپ استنجا وغیرہ سے فارغ ہوکر احرام کی دو رکعت نفل نماز پڑھ لیں، ان دو رکعتوں کی پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۳۲)

۱۳) جہاز میں احتیاط کی باتیں:۔

فلائیٹ میں بیٹھ جانے کے بعد جب ائیر ہوسٹس آپ کے سامنے کھانا لاکر رکھے گی تو آپ کو کھانے کی ٹرے میں کچھ چھوٹے چھوٹے پیکٹ ملیں گے، کسی میں دودھ، کسی میں نمک، کسی میں مرچ ہوگی وغیرہ وغیرہ، ان پیکٹوں میں ایک پیکٹ ٹشو پیپر (Tissue Paper) کی بھی ہوگی، جسے فریشنر کہتے ہیں، خیال رہے کہ اس ٹشو پیپر میں خوشبو ہوتی ہے، اگر آپ نے ائیر پورٹ پر احرام کی نیت کرلی ہوگی تو اب خوشبودار ٹشو پیپر کا استعمال آپ کے لئے درست نہ ہوگا، اس لئے کہ حالت احرام میں خوشبودار چیزوں کا استعمال منع ہے، لہٰذا اس ٹشو پیپر سے گریز کریں۔

جب آپ کھانے بیٹھیں گے تو ائیر ہوسٹس آپ کے سامنے نان ویج (Non-Veg) لاکر رکھے گی، حالانکہ آپ نے بکنگ کے وقت ویج لکھوایا تھا، جب آپ اس سے ویج مانگیں گے تو اولاً وہ کہے گی ویج نہیں ہے، نان ویج ہی ہے، اور یہ بالکل حلال ہے، لیکن آپ اس کی باتوں میں نہ آئیں، اس سے ویج ہی کا مطالبہ کریں کہ ہم نے

بکنگ کے وقت ویج ہی لکھوایا تھا، لہٰذا ہمیں ویج ہی چاہئے، جب آپ اصرار کریں گے تو آپ کے اصرار پر وہ دوبارہ آپ کو ویج کھانا لا کر دے گی، گفتگو کے دوران آپ ائیر ہوسٹس کی طرف دیکھنے سے پرہیز کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ مشتبہ مال سے بچنے کی فکر میں بدنگاہی کے یقینی حرام میں مبتلا ہو جائیں۔

اسی طرح کھانے کی ٹرے میں ایک میٹھی ڈش بھی ہوگی، جس کے اوپر زعفران یا الائچی کا سفوف ڈالا گیا ہوگا، چونکہ حاجی کافی دیر کا بھوکا ہوتا ہے، لہٰذا اسے خیال نہیں رہتا کہ مجھے اس طرح کی چیزیں نہیں کھانی ہیں، وہ بے خیالی میں اسے کھا لیتا ہے، حالانکہ حالت احرام میں ایسی خوشبودار چیزوں کا کھانا جو پکی ہوئی نہ ہوں، منع ہے۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۳۴)

۱۴) جہاز میں ساتھی کے بچھڑنے پر پریشان نہ ہوں:۔

حاجی جب حج کرتا ہے تو اس کے ساتھ عموماً اس کے گھر والے یا قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں، یا پھر کوئی دوست ہوتا ہے اور دلی تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ میرا عزیز میری پڑوس والی سیٹ پر بیٹھے، بعض مرتبہ تو نمبر وار سیٹ دی جاتی ہے، لیکن اکثر ایسا نہیں ہوتا، اگر نمبر وار سیٹ دے بھی دیں تب بھی اسقدر گڑبڑ ہوتی ہے کہ حجاج جہاں چاہتے ہیں بیٹھ جاتے ہیں۔

اگر ساتھ میں ماں، بیٹی، بہن، یا بیوی ہے تب تو بہتر یہ ہے کہ انہیں اپنے ساتھ ہی بٹھائیں، اگر پڑوس میں کسی اور کی سیٹ ہے تو اس سے درخواست کر کے سیٹ تبدیل کر کے انہیں اپنے پاس بٹھالیں، لیکن اگر ساتھ میں کوئی دوست ہو تو اس سے پہلے ہی طے کر لیں کہ جہاز میں الگ الگ ہو جانے کی صورت میں ہم ایک دوسرے کو تلاش نہیں کریں گے اس لئے کہ اللہ ہی کی طرف سے یہ انتظام ہو گیا کہ جب دور رہیں گے تو

آپس میں باتیں نہیں ہوں گی، (اسی طرح یہ بھی طے کریں کہ سارے سفر میں بقدر ضرورت ہی باتیں کریں گے۔)

پھر یہ کہ تلاش کرنے میں ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ دوران تلاش جہاز میں بے پردہ بیٹھی ہوئی عورتوں پر نگاہ پڑنے کا قوی امکان ہوتا ہے، لہٰذا بہتر یہی ہے کہ دوست کو نہ تلاش کریں، کیونکہ جہاز سے اترنے کے بعد سارے افراد ایک ہی جگہ جمع ہوتے ہیں، اگر آپ کا دوست جہاز میں آپ کو نہ ملا تو بھی جہاز سے اترنے کے بعد بہر حال وہ آپ کو مل جائے گا۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۳۸)

۱۵) جدہ/ مدینہ حج ٹرمنل پر:۔

ائیر پورٹ پر اترنے کے بعد سارے حجاج کو مختلف بسوں کے ذریعہ ایک جگہ لے جایا جاتا ہے، ممکن ہے وہاں سے لے جاتے وقت آپ اپنے دوست یا رشتے دار سے علیحدہ ہو جائیں، اگر ایسا ہو جائے تو آپ ذرہ برابر پریشان نہ ہوں، اس لئے کہ وہاں سے لیجانے کے بعد سارے حاجیوں کو ایک ہی جگہ جمع کیا جاتا ہے۔

جس جگہ جمع کیا جائے گا وہاں ایک بڑا سا ہال ہوگا، یہاں پہنچنے کے بعد پتہ نہیں کتنی دیر آپ کو ٹھہرنا پڑے، لہٰذا آپ یہاں استنجاء وغیرہ سے فارغ ہو لیں، اور اگر نماز کا وقت ہو تو نماز بھی پڑھ لیں، یہاں ٹھہرے ہوئے آپ کو کافی دیر ہوئی ہوگی، بہت ممکن ہے آپ کو بھوک لگ جائے، لہٰذا اب وہ کھانا جو آپ گھر سے ساتھ لے کر چلے تھے، اسے کہیں اطمینان سے بیٹھ کر کھالیں، یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو دوسرے ہال میں لیجا کر آپ کے سفری دستاویز کی جانچ پڑتال کی جائے گی، اس کاروائی میں کافی دیر لگ جاتی ہے۔

جب کبھی اس طرح کی انتظارگاہوں میں بیٹھنے کا اتفاق ہوتا ہے تو اس وقت عامۃً

لوگ اکتا جاتے ہیں، اور انتظامی امور سے متعلق تذکرے اور تبصرے میں مشغول ہو جاتے ہیں، کہ یہ ایسا کرتے ہیں، ویسا کرتے ہیں، انہیں ایسا کرنا چاہئے، ویسا کرنا چاہئے، آپ ان تذکروں میں لگنے کے بجائے یہ سوچیں کہ جب ہر کام میں صرف اللہ ہی کی مرضی اور ارادہ چلتا ہے تو اس تاخیر میں بھی اللہ ہی کی مرضی ہے، لہٰذا ہمیں اپنے مولیٰ کی مرضی سے راضی ہوں، اور ذکر یا تلاوت میں مشغول ہو جائیں۔

یہاں کی کاغذی کاروائی سے نمٹنے کے بعد مردوں اور عورتوں کو الگ الگ راستوں سے لے جایا جائے گا، اگر آپ کے ساتھ مستورات ہوں تو آپ قطعاً پریشان نہ ہوں، اس لئے کہ آگے چل کر تمام لوگوں کو پھر ایک جگہ جمع کیا جائے گا۔

(حج تجربات کی روشنی میں ص ۵۸)

۱۶) حج ٹرمنل سے باہر نکلنے کے بعد:۔

کسٹم سے فراغت کے بعد آپ اپنا سامان باہر لے کر نکلیں گے تو باہر آپ کو قلی نظر آئیں گے جو آپ کے ہاتھ سے سامان لے کر گاڑیوں میں رکھیں گے، آپ اپنا سامان ان کے حوالہ کر دیں، لیکن آپ کا چھوٹا بیگ جسے آپ نے فلائیٹ میں اپنے ساتھ رکھا تھا، جس میں آپ کا پاسپورٹ، ٹکٹ اور ضروری کاغذات رکھے ہوئے ہیں، آپ وہ بیگ ان کے حوالہ نہ کریں بلکہ اسے اپنے ساتھ رکھیں، اسی طرح اس کے علاوہ بقیہ سامان ان کے حوالے کر دیں، قلی لوگ یہ سارا سامان لے جا کر وہاں رکھیں گے جہاں آپ کو آپ کے ملک کا جھنڈا لگا ہوا نظر آئے گا۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۶۱)

اب آپ جدہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہونگے۔ بس میں لبیک کی خوب کثرت کریں اب آپ کے دل میں عجیب کیفیت ہوگی اور ہونی بھی چاہیے کہ اب آپ اللہ کے گھر پہونچ رہے ہیں۔ بڑی اونچی جگہ جا رہے ہیں۔ یہ سفر تقریباً ۲۴ چوبیس

کلومیٹر پہلے وہ حدیبیہ والی جگہ ہے۔جس سے لگ کر اب نئی سڑک بنادی گئی ہے اس پر حرم کی حد بتانے کے لئے رحل نما گیٹ بنا ہوا ہے ۔یہاں سے جب آپ داخل ہوں گے تو اب آپ حرم کی حد میں داخل ہو گئے نہایت ادب اور عظمت کے ساتھ یہاں سے گذریں اور اب اللہ سے دعا مانگیں۔

(حدودحرم میں داخل ہونے کی دعا مندرجہ ذیل ہے)

۱۷) حدودحرم میں داخل ہونے کی دعا:۔

"اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُولِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ وَبَشَرِیْ عَلَى النَّارِ، اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ"

ترجمہ:اے اللہ بے شک یہ تیرا اور تیرے رسول پاک کا حرم ہے،پس تو میرے گوشت ،خون،ہڈی اور چمڑے کو جہنم پر حرام فرما،اے اللہ اس دن کے عذاب سے میری حفاظت فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائیگا۔

اب تھوڑی دیر کے بعد اس مقدس شہر میں داخل ہو جائیں گے جہاں کا چپہ چپہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی قربانیوں سے منور ہے۔یہاں عاجزی کے ساتھ لبیک پڑھتے ہوئے داخل ہوں۔

آپ کی بس آپ کو پہلے معلم کے مکتب لے جائیگی۔وہاں معلم کی طرف سے آپ کو آئی کارڈ، بیلٹ اور ناشتے کا ایک پیکیٹ ملے گا۔پھر بس آپ کو آپکی قیامگاہ پر لے جا کر چھوڑ دیگی ۔اب آپ اپنی رہائش گاہ دیکھ لیں اپنا سامان ترتیب سے رکھ لیں ضروریات سے فارغ ہو جائیں۔اور تھکن ہو تو آرام کر لیں یہاں جلد بازی بالکل نہ کریں آرام کر کے ہشاش بشاش ہو کر حرم شریف میں جائیں تا کہ اطمینان سے تمام ارکان ادا کر سکیں۔

۱۸) مکہ پہنچ کر سب سے پہلے کیا کریں؟۔

عام طور پر کتابوں میں یہ بات لکھی ہے کہ جن حاجیوں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد اپنا سامان اپنے کمرے میں رکھ کر سب سے پہلے عمرہ سے فارغ ہولیں، اس ترتیب کو پڑھ کر جب حاجی مکہ مکرمہ میں داخل ہوتا ہے تو اس پر یہی دھن سوار رہتی ہے کہ سامان رکھواور فوراً عمرہ کرنے چلو، جب کہ اس وقت حال یہ ہوتا ہے کہ حاجی مسلسل سفر کی وجہ سے تھکن سے چور ہو چکا ہوتا ہے، اس لئے کہ گھر سے روانگی کے دن کی مصروفیت، آنے والوں سے مسلسل ملاقاتیں اوران کی مہمان نوازی، پھرائیر پورٹ کے مراحل، پھر پانچ گھنٹے کا ہوائی سفر پھر جدہ/ مدینہ ائیر پورٹ کے مراحل، اگران تمام اوقات کا حساب لگائیں تو تقریباً بہتر (۷۲) گھنٹے ہو جاتے ہیں، اس دوران حاجی کو نیند کم سے کم ملتی ہے جس کی وجہ سے طبیعت میں بشاشت نہیں رہتی اور تھکن غالب رہتی ہے، کیونکہ حاجی کوئی مشین تو ہے نہیں کہ ان ساری کاروائیوں کے بعد جب اپنے کمرے پر پہنچے تو چاق و چوبند رہے، لیکن چونکہ اس نے کتاب میں یہ بات پڑھ رکھی ہے کہ مکہ مکرمہ پہنچتے ہی سب سے پہلے عمرہ کرنا ہے تو وہ تھکن کے باوجود عمرہ کرنے چلا جاتا ہے، جس کی بنا پر دوخرابیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۱-پہلی خرابی یہ کہ نیند کی کمی اور سفر کی تھکن کی وجہ سے قلبی بشاشت جاتی رہتی ہے جبکہ یہ مطلوب ہے کہ حاجی پورے اطمینان اور بشاشت کے ساتھ عمرہ کرے، کیونکہ عمرہ کرنا ایک عبادت ہے اور عبادت بوجھ سمجھ کر ادا نہیں کی جاتی، یہ ایک اہم عبادت ہے جسے اس کی تمام تر عظمتوں کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔

۲-دوسری خرابی یہ کہ تھکن اور نیند کی کمی کے باعث طبیعت میں چڑ چڑاپن آجاتا ہے، چونکہ وہاں کا ماحول ایسا بنتا ہے کہ جھگڑے کے مواقع بہ کثرت پیش آتے ہیں،

جبکہ قرآن پاک کی آیت ''اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕؔ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ۚ وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾'' میں جھگڑنے سے سختی سے منع کیا ہے۔

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ جب آپ اپنی قیام گاہ پر پہنچیں تو پہلے اپنی ضروریات سے فارغ ہوجائیں، اگر نیند کا خمار ہے تو پہلے اطمینان سے سولیں اور تازہ دم ہوکر عمرہ ادا کرنے چلے جائیں، ہاں اگر طبیعت میں بشاشت ہے تو فوراً عمرہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔
(حج تجربات کی روشنی میں ص ۶۴)

۱۹) مکہ مکرمہ میں ضروری کام:۔

جب آپ مکہ مکرمہ معلم کی بس سے پہنچیں گے تو اترنے سے قبل معلم کی طرف سے آپ کو ایک پیلے رنگ کا پٹہ دیا جائے گا، اس کو ہاتھ میں ڈال لیجئے، اس میں معلم کا پتہ وغیرہ ہوگا اور مکہ معظّمہ پہنچنے کے بعد ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر معلم کی طرف سے آپ کا پلاسٹک چڑھا ہوا ایک تعارفی کارڈ ملے گا، اس کو ہمہ وقت اپنے پاس رکھنا ضروری ہے، ورنہ پولیس آپ کو گرفتار بھی کرسکتی ہے، اس لئے کہ وہ آپ کے پاسپورٹ کے قائم مقام ہے، نیز وہاں کے قیام کے زمانہ میں تمام سرکاری اور پرائیوٹ کام اسی کارڈ کے ذریعہ ہی ہوا کریں گے۔ (انوارمناسک ص ۱۵۲)

۲۰) حرم کی عظمت:۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ومن دخله كان امنا'' (القرآن) جو شخص اس حرم میں داخل ہوجائے وہ امن والا ہوجاتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں پورا حرم مراد ہے، جب کوئی خوفزدہ شخص حدود حرم میں داخل ہوجائے تو وہ ہر قسم کے خطرے سے محفوظ ہوجاتا ہے، دور جاہلیت میں بھی صورتِ حال یہی تھی، اگر کوئی شخص کسی کو قتل کر کے حرم میں چلا جاتا تو مقتول کا بیٹا اسے دیکھ کر بھی کچھ نہیں کہتا تھا، بلکہ حرم سے اس کے نکلنے کا انتظار کرتا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر)

البتہ اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص حرم کے اندر جرم کر لے تو اسے امن حاصل نہ ہوگا، کیونکہ اس نے حرم کی بے حرمتی کی ہے، ہاں اگر جرم حرم سے باہر کرے پھر حرم میں چلا جائے تو اس کو تنگ کیا جائے گا، پھر جب وہ حرم سے باہر نکلے گا تو اس پر حد لگائی جائے گی۔

حضرت ابن عباسؓ سے (فتویٰ) منقول ہے کہ جو شخص کوئی جرم کر کے بیت اللہ کی پناہ حاصل کرے تو اسے امن حاصل ہوجائے گا، اور کسی کو اجازت نہیں کہ اس کو کوئی سزا دے، جب وہ حرم سے نکلے گا تو پھر اس پر حد لگائی جائے گی۔

(مثیر الغرام الساکن، ابن جوزی) (بحوالہ تاریخ مکہ ص ۲۱)

بلد حرام مکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب شہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ مسلمانوں کا قبلہ اور ان کی دلی محبت کا مرکز ہے۔ حج کا مرکز اور باہمی ملاقات و تعلقات کی آماجگاہ ہے روز اوّل ہی سے اللہ تعالیٰ نے اس کی تعظیم کے پیش نظر اسے حرم قرار دے دیا تھا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر بیت اللہ کی تعمیر کے لئے ساری زمین سے اس شہر مکہ کا انتخاب فرمایا ۔تاکہ یہاں پر اُسکا گھر تعمیر ہوسکے۔ لوگ یہاں عبادت کے لئے آئیں۔ اس حرمت والے شہر کی اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت اہمیت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت اور مقدس شہر کے کئی نام ذکر کئے ہیں۔ جن میں مکہ، بکہ، ام القریٰ، البلد الامین، البلد، البلدۃ، المسجد الحرام اور معاد شامل ہے اس مقدس شہر کے متعدد اسماء اس امر کی

دلیل ہیں کہ یہ شہر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی شرف وفضل اور عظمت والا ہے۔ بیت اللہ کی وجہ سے اس علاقہ کو' حرم' کا درجہ ملا ہے۔ اور اس کی ہر چیز کو امن وامان حاصل ہے۔ حتیٰ کے یہاں کے درختوں اور دوسری خودرو نباتات کو بھی کاٹا نہیں جاسکتا۔ یہاں کے پرندوں اور جانوروں کو ڈرا کر بھگایا نہیں جاسکتا اس جگہ کا ثواب دوسرے مقامات سے کئی گنا افضل ہے ۔ یہاں کی ایک نماز ایک لاکھ نماز کا درجہ رکھتی ہے مکہ مکرمہ کو عظمت' حرمت اور امان سب کچھ کعبہ کی برکت سے ملا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے'' لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝١ '' سورۃ البلد ترجمہ:۔ مجھے اس شہر کی قسم ہے۔

۲۱) مکہ مکرمہ کی فضیلت :

مکہ مکرمہ کی فضیلت اور مقام ومرتبہ بیان کرنے والی احادیث بہت زیادہ ہیں، ان میں سے ایک حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراؓ کی حدیث ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں اونٹنی پر سوار'' حزورہ'' مقام پر یہ فرماتے سنا۔

'' وَ اللهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ، وَ أَحَبُّ أَرْضِ اللهِ إِلَى اللهِ، وَ لَوْ لَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ'' اللہ کی قسم تو اللہ تعالیٰ کی زمین میں بہترین جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں محبوب ترین ہے اگر مجھے تجھ سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔ (مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

اس مضمون کی یہ سب سے صحیح حدیث ہے اور اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ مکہ مکرمہ ہر جگہ سے افضل ہے، مکہ مکرمہ کی افضلیت کے لئے یہی کافی ہے کہ مسجد حرام کی نماز کا اجر ہر جگہ سے بڑھ کر ہے، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

'' عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَ صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ" (سنن ابن ماجہ:۱۴۰۶) میری اس مسجد میں ایک نماز دیگر مساجد میں ہزار نماز سے بہتر ہے البتہ مسجد حرام کی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں سے بھی بڑھ کر ہے اور ہم مسجد حرام کی ایک نماز کی فضیلت کا ایک لاکھ نمازوں کے مطابق حساب لگائیں تو مسجد حرام کی ایک نماز پچپن ۵۵ر سال چھ ماہ بیس دن کی نمازوں کے برابر ہوتی ہے اور ایک دن رات کی پانچ نمازیں دوسو بہتر سال نو مہینے دس دن کی نمازوں کے برابر ہوگی، حرم کی نماز کے ثواب کی اس قدر کثرت تقاضہ کرتی ہے کہ حرم کی ہر نیکی کا ثواب لاکھ نیکی کے برابر ہو، علامہ محب الدین احمد بن عبد اللہ نے فرمایا: ''نماز روزہ کے ثواب کی کثرت والی روایات دلیل ہیں کہ ثواب کی یہ کثرت تمام نیکیوں میں ہوگی۔

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا مکہ مکرمہ میں ایک روزہ ایک لاکھ روزوں کے برابر اور ایک درہم کا صدقہ ایک لاکھ درہم کے برابر، بلکہ ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوگی، البتہ ثواب زیادہ ہونے کی دو شرطیں ہیں، (۱) عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کیا جائے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی جائے۔ (تاریخ مکہ مکرمہ ص ۲۴ تا ۲۶)

۲۲) بیت اللہ میں حاضری:۔

اپنے کمرے سے باوضو ہو کر مسجد حرام کی طرف چلیں، کسی بھی دروازے سے خشوع وخضوع سے داخل ہوں، داخل ہوتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" کہہ کر دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" داخلے کے وقت خانہ کعبہ پر جب پہلی نگاہ پڑے تو اس وقت کی دعا اللہ پاک قبول فرماتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ سب

سے پہلی دعا یہ کرلیں کہ اے اللہ موت تک میری جائز دعاؤں کو جو میرے حق میں بہتر ہوں اور جو تجھے پسند ہوں قبول فرما، یا یوں کہیں اے اللہ مجھے مستجاب الدعوات بنادے، پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" کہہ کر ہاتھ اٹھا کر خوب دعا کریں، جتنی دیر دعا کر سکتے ہوں اور جو دعائیں مانگ سکتے ہوں مانگ لیں انشاء اللہ اس وقت کی ساری دعائیں آپ کی قبول ہیں اگر یاد ہو تو یہ دعا بھی شامل کرلیں:

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَمَھَابَةً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَکَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّبِرًّا ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ ۔ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَیْتِ مِنَ الدَّیْنِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضَیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔

ترجمہ: اے اللہ اپنے مقدس گھر کی عزت وعظمت، شرافت وہیبت، میں ترقی عطا فرما اور حج وعمرہ کرنے والوں میں جو اس کی تعظیم وتکریم کریں ان کو بھی شرافت وعظمت اور نیکی عطا فرما، اے اللہ تیرا ہی نام سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو ہم پر سلامتی بھیج، میں اس مقدس گھر کے رب کی پناہ لیتا ہوں قرض، محتاجگی، اور سینہ کی تنگی اور قبر کے عذاب سے۔ (آسان حج ص ۳۶/۳۷)

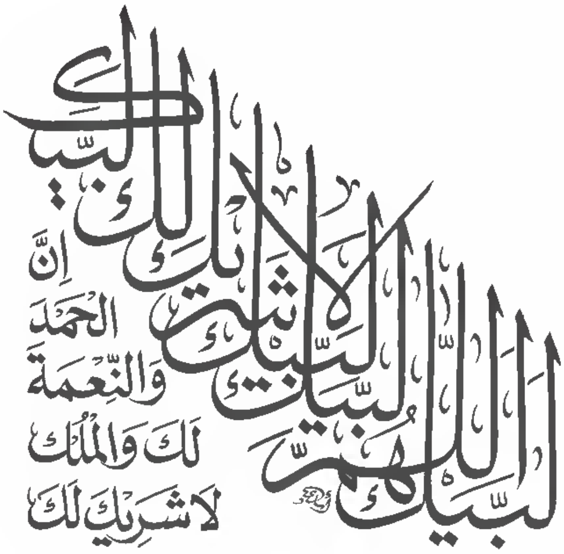

باب ششم: عمرہ کا بیان

۱) عمرہ اور اس کا طریقہ (عمرہ کے چار کام):۔

اب آپ کو عمرہ کرنا ہے عمرہ بہت آسان ہے عمرہ میں آپ کو صرف چار کام کرنے ہیں، انہیں ذہن میں بٹھالیں؛

پہلا کام: نیت اور لبیک کے ساتھ احرام باندھنا، احرام تو آپ کا باندھا ہوا ہے۔

دوسرا کام: بیت اللہ کا طواف کرنا ہے، رمل اور اضطباع کے ساتھ،

طواف: طواف کہتے ہیں بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانے کو،

رمل: رمل کہتے ہیں کاندھے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا اکڑ کر تیز چلنا، رمل طواف کے پہلے تین چکروں میں ہوتا ہے۔

اضطباع: اضطباع کہتے ہیں احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا، اضطباع طواف کے ساتوں چکروں میں ہوتا ہے۔

تیسرا کام: صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔

چوتھا کام: حجامت بنوانا، یعنی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا (حلق یا قصر)۔

بس یہ چار کام کر لئے تو آپ کا عمرہ ہو گیا۔ (آسان حج ص ۳۸/۳۹)

۲) بیت اللہ کی حاضری:۔

اپنے کمرے سے باوضو ہو کر اور لبیک کثرت سے پڑھتے ہوئے عاجزی کے ساتھ مسجد حرام کی طرف چلیں، اگر آپ عزیزیہ میں ٹھہرے ہیں تو آپ کے لئے بس کا انتظام ہوگا۔ اب آپ مسجد حرام میں کسی بھی دروازے سے سنت کے مطابق داخل ہو جائیں۔

۳) مسجد حرام میں داخل ہونے کی دعا:۔

اگر بسہولت باب السلام سے داخل ہونا میسر ہو (باب السلام سے داخل ہونا زیادہ افضل ہے) تو فبہا ورنہ کسی بھی دروازے سے سنت کے مطابق داہنے پاؤں سے درود شریف اور دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں: "بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" (ترمذی ۱/۱۷) میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں، درود و سلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہو، اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔ (انوار مناسک ص ۱۵۲)

نیز اعتکاف کی نیت بھی کرلیں۔ تاکہ جب تک آپ مسجد حرام میں رہیں اعتکاف کا ثواب ملتا رہے۔

۴) بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے:۔

جب آپ اندر داخل ہوجائیں تو بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی ایک مستقل سنت یہ ہے کہ جب آپ مسجد حرام میں داخل ہوں اور بیت اللہ پر نظر پڑے تو فوراً تین بار اَللهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا عید والی تکبیر تشریق ایک بار پڑھ لیں اور خوب دعا کریں۔ بیت اللہ پر پہلی نگاہ پڑتے وقت تمام دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ پہلی دعا یہ مانگیں۔ اے اللہ موت تک میری تمام جائز تمنائیں اور دعائیں جو تجھ کو پسند ہوں قبول فرما۔ اس کے علاوہ جو دعائیں مانگنا چاہتے ہوں مانگ سکتے ہیں اور جتنی دیر مانگنا چاہتے ہوں مانگ سکتے ہیں۔ اپنے لئے اپنے گھر والوں کے لئے اپنے خاندان کے لئے پوری امت کے لئے خوب گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں مانگیں، اس وقت

کی تمام دعائیں ان شاء اللہ قبول ہوں گی۔ مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد جب بیت اللہ پر پہلی نگاہ پڑے تو یہ دعا بھی مانگے۔

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَعَظَّمَهُ وَكَرَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ أَوِ اعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا۔

ترجمہ: اے اللہ آپ سلام ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے، اے ہمارے پروردگار ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ، اے اللہ اپنے گھر کی تعظیم وتکریم اور شرف وہیبت زیادہ کر دیجئے اور جو شخص اس کا حج یا عمرہ کرے اس کی بھی تعظیم وتکریم اور شرف وثواب زیادہ کر دیجئے۔ (انوار مناسک ص ۱۵۲)

دعاؤں سے فارغ ہوکر اب آپ کو عمرہ کرنا ہے

۵) سب سے پہلا کام طواف (مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد):۔

باہر سے آنے والے کے لئے مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام طواف کرنا ہے اور طواف کی ابتداء حجر اسود کے استلام کے ساتھ کریں، اور حجر اسود ہی پر طواف ختم کریں اور ہر چکر میں بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر حجرِ اسود کو ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھ کو چوم کر گذر جائیں اور اگر عورت ناپاکی کی حالت میں ہو تو طواف نہ کرے بلکہ پاک ہونے تک انتظار کرتی رہے۔ (انوار مناسک ص ۱۵۳)

۶) طواف کس طرح کریں؟

جب آپ پوری طرح آرام سے فارغ ہوکر حرم میں داخل ہوں گے تو آپ بہت اطمینان اور سکون سے ہوں گے، سارے اعمال میں آپ کا دل لگے گا، کسی عمل میں

آپ کو جلدی نہیں ہوگی، طواف پورے اطمینان کے ساتھ کریں گے، دوڑ کر جلدی جلدی سات چکر پورا کرنے کی فکر سوار نہ ہوگی، اور پھر طواف تو ایسا ہونا چاہئے کہ پورے طواف میں بلکہ طواف کے ہر چکر میں اللہ کی یاد ہو، ان کا ذکر ہو ان سے مانگنا ہو اور ہر چکر کے بعد ان کی محبت میں اضافہ ہو رہا ہو، خواہ اس میں زیادہ وقت کیوں نہ لگ جائے، لیکن طواف پورے اطمینان کے ساتھ کریں گے کیونکہ ہم وہاں گئے ہی صرف ان اعمال کے لئے، ہمارے پاس وہاں دوسرا کوئی کام ہے ہی نہیں۔

(حج تجربات کی روشنی میں ص ۶۸)

۷) حرم میں ملاقات کی جگہ متعین کرلیں:۔

البتہ ایک بات کا خیال رکھیں کہ جن حجاج کے ساتھ مستورات ہوں یا کئی ساتھی ہوں وہ آپس میں ملاقات کی جگہ کا تعین کرلیں، کہ اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھیوں سے الگ ہو جائے تو وہ طواف وسعی سے فارغ ہو کر فلاں جگہ آجائے، سارے ساتھی وہیں جمع ہوں گے اور وہیں ہماری ملاقات ہوگی، اگر ملاقات کے لئے کوئی دروازہ منتخب ہوا ہے تو اس دروازے کا نام اور نمبر سارے ساتھیوں کو بتادیں۔

(حج تجربات کی روشنی میں ص ۶۹)

۸) طواف کا طریقہ:۔

مسجد حرام میں داخل ہو کر کعبہ شریف کے اس گوشہ میں آجائیں جس میں حجر اسود لگا ہوا ہے۔ بیت اللہ کے چار کونے ہیں ایک کونے پر حجرِ اسود ہے، اور جب حجرِ اسود کی طرف رخ کریں گے تو داہنی طرف رکن عراقی ہے اور بائیں طرف رکن یمانی ہے رکن عراقی کے بعد والے کونے کو رکن شامی کہتے ہیں۔ اب آپ کے سامنے جو حجر اسود ہے

وہ جنت کا پتھر ہے۔ جس وقت یہ جنت سے اتارا گیا تھا اس وقت یہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے ''کہ انسانوں کے گناہوں نے اس کو کالا کردیا'' حجر اسود اس وقت چاندی کے حلقے میں گیارہ ٹکڑوں میں ہے۔ کسی وقت حادثے میں اس پتھر کے ٹکڑے ہوگئے تھے۔ طواف حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتا ہے۔ اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو اسی جگہ طواف کا سلسلہ روک دینا لازم ہوگا۔ اب وضو کرکے وہیں سے طواف کی تکمیل کی جاسکتی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ ازسرنو طواف کو لوٹایا جائے۔ نیز جن اعضاء کو نماز میں چھپانا ضروری ہے اُن کو طواف میں بھی چھپانا واجب ہے۔ مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے۔ اور عورت کا چہرہ ہتھیلی اور قدموں کو چھوڑ کر باقی پورا بدن ستر میں شامل ہے۔ اس لئے عورتوں کو ایسا کرتا پہننا چاہئے جس کی آستین پوری کلائی تک ہو۔ اگر چوتھائی عضو کھلا رہ گیا تو طواف کا اعادہ واجب ہوگا۔ اور اگر اعادہ نہیں کرے گی تو دم دینا لازمی ہوگا۔ طواف اگر پیدل کرنے کی طاقت ہو تو پیدل کرنا واجب ہے۔ اگر کسی عذر سے پیدل طواف نہیں کرسکتا تو کرسی وغیرہ پر سوار ہوکر طواف کرسکتا ہے۔ طواف شروع کرنے سے پہلے اب تک جو آپ عمرہ کی لبیک پڑھ رہے تھے وہ بند کردیں۔ نیز مرد حضرات اضطباع کریں یعنی دایاں کندھا کھول دیں پھر حجر اسود کی سیدھ میں آکر حجر اسود کی طرف رخ کریں، حجر اسود کی سیدھ میں آنے کے لئے اس کے سامنے کے برآمدے میں ہری لائٹ لگی ہوئی ہے۔ اس سے آپ اندازہ کرلیں۔ حجر اسود کی طرف جب آپ رخ کریں گے تو اس ہری لائٹ کی طرف آپ کی پیٹھ ہوگی۔ اب اس طرح کھڑے ہوجائیں کہ پورا حجر اسود آپ کے داہنے ہاتھ کی طرف ہوجائے۔ اب آپ عمرہ کے طواف کی نیت کرلیں۔

’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الطَّوَافَ فَیَسِّرۡهُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ‘‘ اے اللہ میں طواف کی نیت کرتا ہوں تو اس کو آسان فرما اور اس کو قبول فرما، نیت کر کے داہنی طرف اتنا ہٹے کہ حجرِ اسود بالکل سامنے آجائے، پھر جیسے نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہیں، اس طرح ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیں؛ ’’بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ‘‘ اس عمل کو استقبال کعبہ کہتے ہیں۔ اور یہ ہر طواف کے شروع میں ایک بار کیا جاتا ہے۔ استقبال کعبہ کے بعد اپنے ہاتھوں کو نیچے کرلیں۔ پھر دونوں ہاتھ حجرِ اسود پر اس طرح رکھے جیسے سجدے میں رکھے جاتے ہیں اور دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں سر رکھ کر حجرِ اسود کو ادب کے ساتھ بوسہ دیں، بھیڑ کی وجہ سے اگر بوسہ دینا مشکل ہو تو صرف ہاتھ لگا کر ہاتھ کو بوسہ دیں، لیکن آج کل یہ بھی مشکل ہے۔

تو اس صورت میں دور سے حجرِ اسود کے سامنے ہو جائیں، اور حجرِ اسود کے سامنے ہونے کے لئے اس سبز لائٹ کو دیکھیں جو حجرِ اسود کی سیدھ میں اوپر لگی ہوئی ہے، اب اپنے دونوں ہاتھوں کو حجرِ اسود کے مقابل حجرِ اسود کی طرف بڑھاتے ہوئے اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کی پشت اپنی طرف اور ظاہری حصہ حجرِ اسود کی طرف ہو۔ اس کے بعد اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں یہ چومنا شریعت میں ایسا ہی ہے جیسے حجرِ اسود کو چومنا۔ اس کو استلام کہتے ہیں۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ استلام کے فوراً بعد اپنا چہرہ، سینہ اور قدم دائیں جانب موڑ کر یعنی کعبے کو بائیں طرف رکھ کر بیت اللہ کا طواف شروع کریں پھر مرد حضرات پہلے تین چکر میں رمل کریں۔ یعنی ذرا مونڈھے ہلا کر اور اکڑ کے چھوٹے قدم کے ساتھ کسی قدر تیز چلیں۔ نیز طواف کرتے وقت نگاہ سامنے رکھیں۔ کعبہ شریف آپ کے بائیں جانب رہے۔ طواف کے دوران بغیر ہاتھ اٹھائے چلتے چلتے دعا کریں

یا اللہ کا ذکر کرتے رہیں اور طواف کا ایک چکر پورا کریں جب حجر اسود کے سامنے آئیں تو پھر حجر اسود کا استلام کریں، اس طرح آپ کا ایک چکر اور دو بوسے ہوئے، اسی طرح جب آپ طواف مکمل کریں گے تو آپ کے سات چکر اور آٹھ بوسے ہوں گے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف کے لئے کوئی خاص دعا مقرر نہیں فرمائی ہے۔ البتہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ چھوٹی چھوٹی دعائیں پڑھنا ثابت ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ،

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ،

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ،

(ابن ماجہ حدیث ۲۹۵۷)

یہ بات یاد رکھیں اضطباع یعنی داہنے بغل سے چادر نکال کر بائیں کندھے پر رکھنا یہ ساتوں چکروں میں ہوگا اور رمل (یعنی اکڑ کر چلنا) پہلے تین چکروں میں ہوگا۔

اگر شروع کے تین چکروں میں رمل بھول جائے تو کیا کرے؟ رمل شروع کے تین چکروں میں ہے، اگر پہلے چکر میں رمل بھول جائے تو باقی کے دو میں رمل ہوگا، اسی طرح اگر شروع کے تینوں چکروں میں رمل بھول جائے یا قصداً چھوڑ دے تو بعد کے چکروں میں رمل کی تلافی نہ ہوگی، بلکہ بعد کے چکروں میں اپنی ہیئت پر ہی چلنا مسنون ہوگا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ نفلی طواف میں رمل اور اضطباع نہیں ہوتا۔ نیز حالت احرام میں دوران طواف اگر نماز کی جماعت شروع ہو جائے تو اسے چاہئے کہ نماز میں شامل ہونے سے پہلے اضطباع ختم کر کے بازوؤں کو ڈھانک لے۔ کیونکہ اضطباع صرف طاف کی حالت میں سنت ہے۔ خواتین طواف میں رمل نہ کریں۔ یہ صرف مردوں کے لئے خاص

ہے۔ (آسان حج ص ۳۹)

یادرکھیں رمل اور اضطباع صرف اس طواف میں ہوتا ہے جس کے بعد سعی کرنی ہے۔ کوئی نفلی طواف کر رہا ہے تو اس طواف میں رمل اور اصباغ نہیں ہوگا۔ نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ ساتواں چکر پورا ہونے کے بعد اضطباع ختم کردیں۔ دایاں کندھا ڈھانک دیں۔ بعض لوگ نماز میں بھی اضطباع کی حالت میں ہوتے ہیں۔ اس طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۹) تمام چکروں میں رمل کی کراہت:

اگر کوئی شخص ناواقفیت سے طواف کے ساتوں چکروں میں رمل کرے گا تو طواف تو صحیح ہوجائے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے ایسے ہی پہلے تین چکروں میں بغیر رمل کے اپنی ہیئت پر چلنا بھی مکروہ تنزیہی ہے۔

طواف کے دوران جو دعائیں یاد ہیں وہ پڑھیں یا سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَللهُ اَكْبَرُ پڑھتے رہیں۔

۱۰) طواف کے بعد کی دو رکعت:۔

طواف کے بعد آپ مقامِ ابراہیم کی طرف آئیں اگر یاد ہو تو یہ آیت پڑھیں ’’وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ‘‘ اگر مقام ابراہیم کے پیچھے سہولت سے جگہ مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ جہاں جگہ ملے دو رکعت طواف کی پڑھیں، ہر طواف کے ختم پر دو رکعت واجب ہے، چاہے نفلی طواف ہو۔ (آسان حج ص ۴۲/۴۳)

ملتزم: نماز پڑھ کر خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں، اس کے بعد اگر سہولت ہو تو ملتزم پر آجائیں، حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کے بیچ میں ڈھائی گز کے

قریب بیت اللہ کی دیوار کا جو حصہ ہے اسکوملتزم کہتے ہیں، یہ دعا کی قبولیت کی خاص جگہ ہے، اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح لپٹ جاتے تھے جس طرح بچہ ماں کے سینے سے لپٹ جاتا ہے، اگر موقع ملے تو لپٹ جائیں، سینہ اس سے لگائیں، کبھی داہنا کبھی بایاں رخسار اس سے لگائیں اور خوب رو رو کر دعا کریں، مگر اس طرح جانے کی کوشش نہ کریں کہ دوسروں کو تکلیف ہو یا خود کے لئے خطرہ ہو جائے، ہر عمل میں اس کا خیال رکھیں، اس کے بعد زمزم پر آجائیں، اب تو کنواں نہیں ہے جگہ جگہ نل لگے ہوئے ہیں، بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پیٹ بھر کر زمزم پئیں، شروع میں ''بِسۡمِ اللّٰہِ'' اور اخیر میں ''اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ'' کہیں، اور یہ دعا پڑھیں، ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنۡ کُلِّ دَآءٍ'' اے اللہ میں آپ سے علم نافع، وسعت والی روزی اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

نوٹ: آج کل ملتزم پر خوشبو لگائی جاتی ہے اس کے لئے حالت احرام میں وہاں جانے سے پرہیز کریں۔

حطیم: میزاب رحمت کی جانب بیت اللہ شریف سے تقریباً دو صفوں کی بقدر جگہ شامل ہے۔ یہ دراصل بیت اللہ ہی کا حصّہ ہے۔ جب قریش مکہ نے زمانۂ اسلام سے پہلے جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۳۷ سال کی تھی۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ تو حلال پیسے کی کمی کی وجہ سے یہ حصہ چھوڑ دیا تھا۔ بعد میں یہ امت کے لئے بڑی رحمت بن گئی اب جو بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا چاہتا ہو وہ حطیم میں آکر نفل نماز پڑھ لے تو گویا اس نے بیت اللہ کے اندر نماز ادا کرلی۔ آپ حضرات کو بھی وہاں کے قیام کے زمانے میں موقع سے تو ضرور وہاں نماز ادا کریں۔

نوٹ:۔ یہ یاد رکھیں کہ حالت احرام میں چونکہ خوشبو لگانا، چھونا سونگھنا سب منع ہے۔ اور

بیت اللہ کے ہر حصّہ پر اور حطیم وملتزم اور رکن یمانی کے ہر حصے پر، مقام ابراھیم پر ہر جگہ عطر اور خوشبو بہت زیادہ لگی ہوتی ہے۔اسلئے احرام کی حالت میں ان میں سے کسی جگہ پر ہاتھ نہ لگائیں۔

رکن یمانی کا استلام:۔طواف کے دوران آپ دیکھیں گے کہ بہت سارے لوگ رکن یمانی کو بھی بوسہ دیتے ہیں اور دور سے استلام بھی کرتے ہیں۔اسلئے آپ یہ مسئلہ بھی اچھی طرح سمجھ لیں کہ جب آپ رکن یمانی پر پہنچیں اور بھیڑ نہ ہو اور قریب پہونچیں تو اس کو دونوں ہاتھ یا صرف بائیں ہاتھ سے چھولینا سنت ہے۔صرف ہاتھ لگانا سنت ہے وہ بھی قریب سے۔اگر بھیڑ ہے اور قریب سے چھو نہیں سکتے تو دور سے بالکل استلام نہ کریں۔

ایک گذارش:۔حرمین کے قیام میں فضولیات اور لغویات سے اپنے آپ کو خوب بچائیں۔خصوصاً موبائل سے تصویریں لے کر اپنے وقت کو ضائع نہ کریں نیز اپنے دل کے خشوع اور کیفیت کو ہرگز ختم نہ کریں۔

۱۱)طواف کی کل سات قسمیں:۔

۱۔طوافِ قدوم: اسے طواف لقاء اور طواف ورود بھی کہتے ہیں، یہ اس آفاقی کے لئے مسنون ہے جو مفرد بالحج یا قارن ہو، اور اہلِ مکہ اور وہ آفاقی جو تمتع یا عمرہ کرنے والے ہوں ان کے لئے مسنون نہیں۔

اس کی صورت یہ ہے کہ میقات کے باہر سے آنے والا مفرد بالحج حرم شریف میں داخل ہوتے ہی فوراً ایک طواف کرلے گا، اس کو طوافِ قدوم کہتے ہیں، اسی طرح قارن جو میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ کر آیا ہے وہ پہلے ارکان عمرہ ادا کرے گا، یعنی طوافِ عمرہ اور اس کی سعی کرے گا، اس کے بعد کعبۃ اللہ کی حاضری کی

وجہ سے بطور نفل ایک طواف اور کرے گا، اس کو قارن کا طوافِ قدوم کہتے ہیں، اور یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ قارن کے لئے طواف عمرہ سے قبل طواف قدوم کرنا مسنون نہیں ہے بلکہ عمرہ کے بعد طوافِ قدوم مسنون ہے۔

۲۔طوافِ نفل: طواف نفل ہر شخص جب جی چاہے کرسکتا ہے، اس کے لئے کوئی وقت اور زمانہ کی قید نہیں۔

۳۔طوافِ صدر/وداع: طواف صدر کا مطلب یہ ہے کہ میقات کے باہر سے آنے والے جب وطن واپس ہونے لگیں تو روانگی کے وقت اخیر میں ایک طواف کرنا ہر قسم کے آفاقی پر واجب ہے، البتہ حائضہ اور نفساء پر لازم نہیں، اس کو طواف وداع بھی کہتے ہیں۔

نیز یہ طواف اہل مکہ، اہل حل، اہل میقات، نابالغ بچے، مجنون اور محصر بالحج پر لازم نہیں، اسی طرح عمرہ کرنے والے آفاقی پر بھی واجب نہیں۔

۴۔طواف عمرہ: عمرہ کرنے والے پر طواف عمرہ فرض اور رکن ہے اور اس طواف میں اضطباع اور رمل بھی مسنون ہے اور اس طواف کے بعد صفا و مروہ کے مابین سعی کرنا واجب ہے۔

۵۔طوافِ نذر: اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میرا فلاں کام ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے واسطے ایک طواف کروں گا، تو یہ اس کی طرف سے نذر اور منت ہوگئی اور کام پورا ہونے پر اس طواف کو ادا کرنا اس شخص پر واجب ہے۔

۶۔طواف تحیہ: مسجد حرام میں داخل ہونے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ حرم شریف میں داخل ہوتے ہی فوراً ایک طواف کرے، اس کے بعد دو رکعت واجب ''الطواف'' پڑھے کہ جس طرح کسی مسجد میں داخل ہونے والے کے لئے ۲/دو

رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے اسی طرح مسجد حرام میں داخل ہونے والے کے لئے طواف تحیۃ کرنا مستحب ہے، اور اگر کوئی شخص مسجد حرام میں داخل ہوتے ہی طواف زیارت یا طواف قدوم یا طواف نذر یا طواف عمرہ یا طواف صدر کر لیتا ہے تو یہ طواف بھی طوافِ تحیۃ کے قائم مقام ہو جائے گا، اور دونوں طوافوں کا ثواب ملے گا۔

۷-طواف زیارت: طوافِ زیارت اس کو کہا جاتا ہے جو ہر حاجی پر فرض ہوتا ہے، یہ طواف وقوف عرفہ سے پہلے جائز نہیں، اس کے بعد ہی اس طواف کا وقت ہوتا ہے، اور دسویں ذی الحجہ کے صبح صادق کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے غروب سے پہلے پہلے ادا کرنا واجب ہے، اس کے بعد کیا جائے گا تو طواف تو صحیح ہو جائے گا، مگر تاخیر کی وجہ سے ایک دم دینا بھی لازم ہو جائے گا۔

(انوارِ مناسک: ۳۲۵ تا ۳۳۴)

----- طواف کے چند متفرق مسائل ! -----

۱۲) دورانِ طواف بیت اللہ کی طرف سینہ یا پیٹھ کرنا:۔

اگر کسی نے دوران طواف کعبۃ اللہ کی طرف بالقصد سینہ یا پشت کرتے ہوئے طواف کیا یا اسی طرح پورے طواف میں کبھی سینہ کبھی پشت کیا گویا اس نے طواف کا حلیہ بگاڑ دیا ہے اور چوڑائی میں طواف کیا ہے، یا طواف کرنے والا الٹا چل کر طواف کرتا ہے تو اس کو اپنے طواف کا اعادہ کرنا واجب ہے، اس لئے کہ سامنے کی طرف فطری چال چل کر طواف کرنا واجب ہے، لہٰذا اگر بلا اعادہ وطن واپس ہوگا تو ترکِ واجب کا دم دینا لازم ہو جائے گا۔ (انوارِ مناسک : ۳۷۵)

۱۳) اضطباع کا حکم :۔

اضطباع کا حکم یہ ہے کہ احرام کی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لینا اور دایاں کندھا کھلا رہنے دینا اور اضطباع طواف کے ساتوں چکروں میں کرنا مسنون ہے، البتہ رمل صرف تین چکروں میں مسنون ہے۔

۱۴) دورانِ طواف کعبۃ اللہ کو دیکھنے کا حکم :۔

دورانِ طواف کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرنا اور اس کو دیکھتے رہنا مکروہ تنزیہی اور خلاف ادب ہے، اس لئے کہ طواف کے آداب میں سے یہ ہے کہ جس طرح نماز کے اندر مصلی کو سجدے کی جگہ کی طرف دیکھنا آدابِ صلوٰۃ میں سے ہے اسی طرح طواف کرنے والے کا اپنے سامنے کی طرف دیکھنا آدابِ طواف میں سے ہے، اور ادھر اُدھر دیکھنا نماز کی طرح مکروہ اور خلاف ادب ہے اور معلم الحجاج میں کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرنے کو محرماتِ طواف میں شمار فرمایا ہے، لہٰذا بوقت طواف سکون و اطمینان اور وقار کے ساتھ اپنے سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے چلنا چاہئے۔ (انوارِ مناسک: ۳۷۶)

۱۵) دورانِ طواف حجر اسود اور بیت اللہ کی طرف سینہ اور منہ کرنا :۔

طواف کے دوران ہر چکر کے ختم پر حجر اسود اور بیت اللہ کی طرف سینہ کرنا اور منہ کرنا مستحب ہے، ماقبل میں جو یہ کہا گیا کہ دورانِ طواف کعبۃ اللہ کی طرف سینہ اور منہ کرنا ممنوع ہے، حالانکہ حجر اسود کے استقبال کے وقت بھی کعبۃ اللہ کی طرف سینہ اور منہ ہو جاتا ہے تو یہ کیوں منع نہیں ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ دورانِ طواف ممنوع ہے اور جب ایک چکر لگا کر حجر اسود پر پہنچتا ہے تو دوران ختم ہو جاتا ہے، اس لئے کہ طواف میں ہر ایک شوط علیحدہ طواف کے

حکم میں ہوتا ہے اور حجر اسود سے ہر مرتبہ نیا طواف شروع ہو جاتا ہے اور نئے طواف کی ابتداء میں استقبال مستحب ہے، یہ ہے حاصل کلام کہ ہر شوط (چکر) کے دوران میں سینہ اور منہ کرنا منع ہے اور ہر شوط کی ابتداء اور اختتام پر ممنوع نہیں بلکہ مسنون ہے۔

(انوارِ مناسک: ۳۷۷)

۱۶) دوارن طواف ملاقات اور بات چیت کرنا:۔

دوران طواف اگر کسی دوست سے ملاقات ہو جائے تو اس سے مصافحہ کرنے اور بقدر ضرورت بات کرنے میں کوئی حرج اور مضائقہ نہیں، نیز مسائل پوچھنا اور دینی گفتگو کرنا بلا کراہت جائز ہے، البتہ فضول گفتگو کرنا مکروہ ہے۔

(انوار مناسک ص: ۳۷۹)

۱۷) دوران طواف با جماعت نماز کا حکم:

طواف جاری ہو اور ابھی ساتوں چکر مکمل نہیں ہو پائے ہوں اور نماز کے لئے جماعت کھڑی ہو گئی تو طواف کو اسی جگہ موقوف کر دے اور نماز میں شریک ہو جائے، اور فرض نماز سے فراغت کے بعد اسی جگہ سے طواف کا بقیہ حصہ شروع کر دے، جہاں سے طواف منقطع کیا تھا اور سنن ونوافل بعد میں ادا کریں گے، یہی حکم نماز جنازہ کا بھی ہے۔

(انوارِ مناسک: ۳۸۰)

۱۸) دوران طواف وضو ٹوٹ جائے:۔

اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو اسی جگہ طواف کا سلسلہ روک دینا لازم ہے اور وضو کر کے وہاں سے بقیہ کی تکمیل کر لی جائے۔ (انوارِ مناسک: ۳۸۰)

۱۹) دورانِ طواف تلاوت سے ذکر افضل :۔

طواف کے دوران قرآن کریم کی تلاوت سے ذکر اور دعا زیادہ افضل اور اولی ہے، اور حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دورانِ طواف تلاوت کرنا خلاف اولیٰ اور غیر مناسب ہے۔ (انوارِ مناسک :۳۸۲)

۲۰) نفل طواف نفل نماز سے افضل :۔

یہ مسئلہ بھی بہت اہم ہے کہ مسجد حرام میں نفل نماز افضل ہے یا نفل طواف؟ تو اس کی وضاحت یوں ہے کہ موسم حج میں اہل مکہ کے لئے نفل طواف سے نفل نماز افضل ہے اور باہر سے آنے والے مسافروں کے لئے ہر زمانہ میں نفل نماز سے نفل طواف افضل ہے اور موسم حج کے علاوہ دیگر ایام میں مکی اور غیر مکی سب کے لئے نفل نماز سے نفل طواف زیادہ افضل اور اولی ہے۔

ہر زمانہ میں مسجد حرام میں مکی اور غیر مکی سب کے لئے نفل نماز سے نفل طواف افضل ہے، مگر غیر اہل مکہ کو صرف حج کے موسم میں موقع ملتا ہے، اب اگر موسم حج میں مکہ والے آکر بھیڑ لگائیں گے تو بیچارے دور سے آنے والے مسافروں کو موقع نہیں ملے گا، اس لئے اہل مکہ کے لئے موسم حج میں نفل طواف سے نفل نماز کو افضل قرار دیا گیا۔

(انوارِ مناسک: ۳۸۳)

۲۱) ہر طواف کے بعد دو رکعت صلوۃ الطواف :۔

ہر طواف کے بعد دو رکعت شکرانہ نماز پڑھنا واجب ہے، اس کا ترک کر دینا بہت بڑا گناہ ہے، طواف چاہے فرض ہو یا واجب یا نفل سب میں نماز کا حکم یکساں ہے۔

۲۲) صلوٰۃ الطواف کے لئے مکان وزمان کی قید نہیں:۔

صلوٰۃ طواف کے لئے زمانہ اور جگہ کی تعیین واجب نہیں، بلکہ حدودحرم اور حدودحرم سے باہر پوری دنیا اور آفاق میں کہیں بھی ادا کرنا جائز ہے، لیکن افضل اور مسنون یہی ہے کہ مسجد حرام کے اندر ہی ادا کی جائے، اور اگر کسی وجہ سے مسجد حرام میں ادا نہ کر سکے تو حدودحرم میں ادا کرنا آفاق کے مقابلے میں افضل ہے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو دنیا کی کسی بھی جگہ ادا کرنا جائز ہے، مگر حدودحرم سے باہر ادا کرنا مکروہ اور خلاف سنت ہے، کیونکہ اس میں غیر معمولی تاخیر ہو جاتی ہے۔ (انوارِمناسک :۳۸۴)

۲۳) مسلسل دو طواف کی نماز ایک ساتھ پڑھنا:۔

طواف ونماز کے درمیان خاص تعلق وجوڑ ہوتا ہے، اس لئے ہر طواف کی نماز دوسرے طواف سے قبل پڑھنا لازم ہے، لہٰذا ایک طواف سے فارغ ہو کر اس کی نماز ادا کئے بغیر دوسرا طواف کرنا حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مکروہ ہے اور اسی پر مسلکِ حنفی کا فتویٰ ہے۔ (انوارِمناسک :۳۸۵)

۲۴) عمرہ کا تیسرا کام (سعی بین الصفا والمروۃ):۔

آپ کو عمرہ میں چار کام کرنے تھے، دو آپ نے کر لئے، احرام اور طواف، اب تیسرا کام ہے صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا یعنی صفا پہاڑی سے مروہ پہاڑی تک اور مروہ سے صفا کی طرف چلنا۔

جس طرح طواف شروع کرنے سے پہلے آپ نے حجر اسود کا استلام کیا تھا یا ہاتھ سے اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو بوسہ دیا تھا، اسی طرح نواں بوسہ دے کر صفا پہاڑی پر آئیں، یہ بوسہ دینا نہ بھولیں، یہ سنت ہے، صفا پر چڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں

بہتر ہے کہ آپ بھی کہیں " اَبۡدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ " پھر صفا پر اتنا اوپر چڑھیں کہ بیت اللہ سامنے نظر آئے، بیت اللہ کی طرف رخ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا کریں، یہ جگہ بھی دعا کی قبولیت کی ہے، اس کے بعد نیچے اتر کر مروہ کی طرف چلیں، سعی کے درمیان تیسرا کلمہ، چوتھا کلمہ اور یہ دعا پڑھتے رہیں: " رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ " اے پروردگار بخش دے، اور رحم فرما اور میری جو غلطیاں تیرے علم میں ہیں ان سے درگزر فرما، تو بہت غالب، بڑا طاقتور ہے اور بڑا کریم ہے۔

صفا سے کچھ دور چل کر سبز لائٹیں نظر آئینگی ان کو "میلین اخضرین" کہتے ہیں وہاں ذرا دوڑ کر چلیں، یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے، عورتیں اپنی عام رفتار سے چلیں، مروہ پہنچ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں کریں، جیسے صفا پر کی تھی، یہ بھی قبولیت کی جگہ ہے یہ آپ کا ایک پھیرا ہوا پھر مروہ سے صفا پر جائیں گے تو دوسرا پھیرا ہوگا، اس طرح سات پھیرے پورے کریں گے، ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوگا، ہر پھیرے پر صفا و مروہ پر اسی طرح دعا کرتے رہیں، اور ہر پھیرے میں سبز لائٹوں کے درمیان جھپٹ کر چلیں، ہر پھیرے میں ذکر و دعا کرتے رہیں، خاموش نہ رہیں۔

(آسان حج ص: ۴۴/۴۵)

----- سعی کے چند متفرق مسائل -----

۲۵) سواری پر سعی:۔

بلا عذر اگر سواری پر سعی کرے گا تو گنہگار ہوگا اور جرمانہ میں ایک دم دینا بھی لازم ہوگا۔ (انوارِ مناسک: ۴۰۳)

۲۶)سعی میں نیابت:۔

عذر کی وجہ سے سواری پر سعی جائز ہے مگر سعی میں نیابت جائز نہیں بلکہ از خود سعی کرنا لازم و واجب ہے اور اگر از خود سعی کرنے میں سخت پریشانی ہو تو سعی کو پریشانی اور مشقت دور ہونے تک مؤخر کرنا جائز ہے۔ (انوارِ مناسک :۴۰۴)

۲۷)طواف کے بعد سعی میں تاخیر:۔

سعی کو طواف زیارت، حلق، رمی، قربانی کی طرح ایام نحر کے اندر اندر کرنا واجب نہیں، بلکہ ایام نحر کے گذر جانے کے بعد بھی کرنا جائز ہے، لہٰذا اگر کسی کو عذر یا تھکاوٹ دور کرنے کے لئے آرام کرنا ہے تو جتنے دن چاہے تاخیر کرسکتا ہے، آج نہیں تو کل، پرسوں، دس دن بعد، پندرہ دن کے بعد بھی سعی کرنا جائز ہے اور اس تاخیر کی وجہ سے کوئی جرمانہ واجب نہ ہوگا، مگر شرط یہ ہے کہ طواف وسعی کے درمیان حج کا کوئی دوسرا رکن ادا نہ کیا جائے، اگر کوئی دوسرا رکن ادا کرے گا تو سعی سے قبل ایک طواف کرنا بھی واجب ہوگا، مثلاً طواف قدوم کے بعد سعی کرنا چاہتا ہے، لیکن طواف قدوم کے بعد وقوف عرفہ کرلیا ہو اور اس کے بعد سعی کرنا چاہے تو جائز نہ ہوگا۔

(انوارِ مناسک :۴۰۵)

۲۸)سعی کے چکروں کے درمیان فاصلہ:۔

سعی کے ساتوں چکروں کو پے در پے کرنا سنت ہے، واجب نہیں، لہٰذا اگر چند چکروں کے بعد بقیہ چکروں کو موقوف کر دیا جائے اور بعد میں کسی اور موقع پر بقیہ چکروں کی تکمیل کرلے گا تو سعی صحیح ہو جائے گی اور اس پر کوئی جرمانہ بھی لازم نہ ہوگا، نیز اگر ایک دن میں ایک چکر، سات دن میں سات چکر ادا کریگا تب بھی سعی درست ہو

جائے گی، مگر ایسا کرنا عذر کی وجہ سے بلا کراہت جائز ہے اور بلا عذر خلافِ سنت ہے۔

(انوارِ مناسک :۴۰۴)

۲۹) ہر سعی سے قبل طواف لازم :۔

ہر سعی سے قبل ایک طواف کا ہونا واجب ہے لہٰذا اگر طواف سے قبل سعی کر لی ہے تو وہ سعی معتبر نہ ہوگی اور طواف کے بعد اس کا اعادہ لازم ہوگا اور اگر اعادہ نہ کیا تو ترک سعی کا دم دینا لازم ہوگا۔ (انوارِ مناسک :۴۰۸)

۳۰) عمرہ کا چوتھا کام (حلق یا قصر) :۔

اب تیسرا کام سعی بھی ہو گیا، اب اپنے سر کے بال منڈوا لیجئے حرم میں آپ دیکھیں گے کہ لوگ کئی طرح سے حلق اور قصر کرواتے ہیں۔ بعض لوگ صرف چند بال کاٹ دیتے ہیں۔ آپ لوگوں کی دیکھا دیکھی بالکل نہ کریں۔ بلکہ پورے سر کا حلق یا قصر اچھی طرح کروائیں۔ اگر آپکے سر کے بال بڑے ہیں تو آپ قینچی سے کٹوا سکتے ہیں مگر لمبائی میں انگلی کے پور کے برابر کٹوانا واجب ہے۔ اور اگر آپ کے بال انگلی کے پور سے چھوٹے ہیں تو پھر حلق کرانا ضروری ہے۔ اب جب آپ نے حلق کر لیا تو اب آپ کا احرام ختم ہو گیا اور چوتھا کام بھی ہو گیا، اب آپ کا عمرہ پورا ہو گیا، احرام کی ساری پابندیاں اب ختم ہو گئیں، اپنی قیام گاہ پر جائیں، نہا دھو کر کپڑے پہن لیں، خوشبو اور عطر لگائیں، اب آپ کے لئے وہ سب چیزیں جائز ہو گئیں، جو احرام کی وجہ سے منع تھیں عورتوں کے لئے سر منڈوانا نہیں ہے، بلکہ تھوڑے بال کاٹنا ہے، یعنی اپنی چوٹی کے نچلے حصے سے ایک پورے کے برابر بال کاٹیں، (تقریباً ڈیڑھ انچ) اب عورتوں پر سے بھی احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں۔ (آسان حج ص ۴۶)

یہاں پر ایک مسئلہ عورتوں کے تعلق سے اچھی طرح سمجھ لیں، عورت کے بالوں کا حکم یہ ہے کہ عورت کے سر میں جتنے بال ہیں ان میں سے کم از کم ایک چوتھائی بال انگلی کے ایک پور کے برابر کٹنا چاہئے۔ کبھی کبھی عورتوں کے سر میں بال بہت زیادہ چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض علما نے لکھا ہے کہ عورتیں سر کے بالوں کو تین حصّوں میں تقسیم کرلیں اور ہر حصے میں سے انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لیں اس طرح یہ واجب صحیح ادا ہوجائے گا۔

یاد رکھیے: عمرہ میں چار کام کرنے تھے ان میں دو فرض تھے اور دو واجب، الحمدللہ یہاں تک آپ کا عمرہ پورا ہوگیا۔

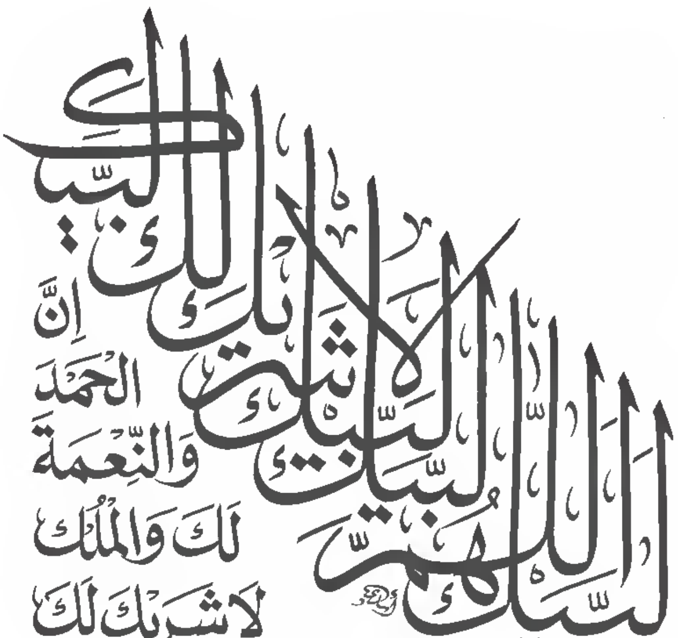

باب ہفتم: عمرہ اور حج کا درمیانی وقت

۱) عمرہ کے بعد سے ایام حج تک:۔

عمرہ سے فارغ ہوکر اگر آپ نے حج تمتع کی نیت کی ہے تو آپ ۸/ذی الحجہ تک مکہ معظّمہ میں بغیر احرام کے رہیں گے، اب آپ پر کوئی پابندی نہیں ہے، ان دنوں میں اپنے اوقات کو خوب غنیمت سمجھیں، فضول کاموں میں ادھر ادھر کی مجلسوں میں، اور خرید وفروخت (شاپنگ) میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں، پانچوں نمازوں کو حرم میں با جماعت پڑھنے کا اہتمام کریں اور اگر کچھ نہیں کرتے تو حرم میں بیٹھ کر بیت اللہ کو دیکھتے ہی رہیں اس کا بھی بڑا ثواب ہے، ان دنوں میں آپ طواف کی خوب کثرت کریں کیونکہ طواف ایسی عبادت ہے، جو ہر جگہ میسر نہیں آسکتی، پھر کیا پتہ آئندہ یہاں کی حاضری اور طواف کی سعادت مقدر ہے یا نہیں، اس لئے اپنے وقت کی خوب قدر کریں، نفلی طواف اپنے لئے اور اپنے مرحومین کے لئے بھی کریں، اسی طرح آپ نفلی عمرہ بھی کر سکتے ہیں، اس کی شکل یہ ہوگی کہ آپ مکہ سے باہر جا کر احرام باندھ کر آویں، مکہ کے چاروں طرف حرم کی حد ہے اور نشانات لگے ہوئے ہیں، مدینہ کی طرف تنعیم حرم کی حد ہے، تنعیم مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو ان کے بھائی حضرت عبدالرحمنؓ کے ساتھ عمرہ کرنے کے لئے بھیجا تھا، تو وہ تنعیم پر آئیں اور یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کیا، مکہ والے عام طور پر یہیں سے احرام باندھتے ہیں، یہاں حضرت عائشہؓ کے نام سے مسجد عائشہ بھی بنی ہوئی ہے۔

اسی طرح مکہ سے طائف کی طرف نو میل کی مسافت پر ایک مقام ہے، ''جعرانہ'' یہ بھی حرم کی حد ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے طائف کی طرف سے آتے ہوئے یہاں سے

احرام باندھ کرعمرہ کیا تھا، حرم کے باہر مکہ میں دونوں جگہ کے لئے آسانی سے سواریاں ملتی ہیں، تنعیم سے احرام باندھ کرعمرہ کریں تو اس کو عرف عام میں چھوٹا عمرہ کہتے ہیں اور جعرانہ سے احرام باندھ کرعمرہ کریں تو اسے بڑا عمرہ کہتے ہیں، (کیونکہ دور کی مسافت پر جا کر احرام باندھا ہے)۔ یہ عوام کی باتیں ہیں عمرہ کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہوتا۔تمام عمرے یکساں ہیں۔

بعض لوگ بار بار تنعیم جا کر احرام باندھتے ہیں، کبھی روزانہ اور کبھی ایک دن میں ایک سے زیادہ عمرہ کر لیتے ہیں، کثرت سے عمرہ کرنا مستحب ہے، لیکن کثرت سے طواف کرنا کثرت سے عمرہ کرنے سے افضل ہے، اس لئے طواف کی کثرت کریں۔

بعض لوگ حج وعمرہ کی سعی کے علاوہ بھی صفا ومروہ کی سعی کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے اس میں کوئی ثواب نہیں، نفلی سعی شرعاً ثابت نہیں ہے، ہاں نفلی طواف ثابت ہے، طواف کثرت سے کریں، اس کے علاوہ دعاؤں کا خوب اہتمام کریں، اپنے لئے اور پوری امت کے لئے اللہ سے گڑ گڑا کر ہدایت اور مسائل کا حل مانگیں، آپ انشاء اللہ نامراد نہیں ہوں گے۔ (آسان حج ص ۴۷ تا ۵۰)

بڑی عظمت والی جگہ آپ پہنچے ہیں۔ پتہ نہیں آئندہ یہاں کی حاضری مقدر ہے یا نہیں اس لئے ایک ایک لمحہ کی فکر کریں۔ وقت بالکل ضائع نہ کریں۔ خوب گڑ گڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں۔ اللہ کی ذات بڑی عطا کرنے والی ہے۔

منت سے سماجت سے مانگو
در کریم سے سائل کو کیا نہیں ملتا

۲) مکہ مکرمہ میں نمازیں قصر یا پوری؟

ایک مسئلہ آپ اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ مکہ میں نمازیں قصر کریں گے یا پوری

پڑھیں گے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے تک آپ کا قیام ۱۵/دن یا اس سے زیادہ ہوتو آپ مقیم ہوں گے۔ آپ کو پوری نمازیں پڑھنی ہونگی۔ اور اگر ۱۵/دن سے کم قیام ہے تو آپ مسافر ہوں گے۔ آپ کو نمازیں قصر کرنی ہونگی۔ یعنی چار رکعت والی نماز فرض آپ کو دو رکعت پڑھنی ہوگی۔ ۱۵/دن شمار کرنے میں منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے دن بھی شامل ہونگے۔

دوسرا مسئلہ یہ بھی سمجھ لیں کہ حرم شریف میں نماز پڑھنے میں اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں کہ آپ کے دائیں بائیں کوئی عورت آکر نہ کھڑی ہوجائے۔ کیونکہ وہاں عورتوں کا بہت اختلاط ہوتا ہے۔ ایک عورت کی وجہ سے تین مردوں کی نماز خراب ہوتی ہے۔ عورت کے دائیں، بائیں اور اسکے پیچھے نماز پڑھنے والے کی، ازدحام کے زمانے میں خاص طور پر مسجد حرام میں اس کا بہت خیال رکھیں البتہ مسجد نبوی میں عورتوں کا بالکل الگ انتظام ہے۔ مسجد حرام میں طواف کی وجہ سے الگ انتظام حکومت کے لئے مشکل ہے۔

۳) حرم میں نماز کس طرح پڑھیں:۔

حرم میں نفلی نمازوں کا خوب اہتمام کریں، جیسی نماز ہماری ہے اس سے بہتر پڑھنے کی مشق کریں، خوب دل لگا کر، دھیان واطمینان کے ساتھ اور اللہ کی یاد کے ساتھ نماز پڑھیں، دو رکعت نفل ۱۰ منٹ، ۱۲ منٹ، یا ۱۵ منٹ میں پڑھنا طے کریں، رکوع اور سجدے خوب خوب لمبے لمبے کریں، جب تک نماز میں، بلکہ نماز کے ہر ہر رکن میں اللہ کی یاد نہ آئے اس وقت تک اس رکن سے علیحدہ نہ ہوں، نماز کو بہتر سے بہتر ادا کرنے کی خوب مشق کریں۔

البتہ جن لوگوں کے ذمہ نمازوں کی قضا باقی ہے وہ نفل کے بجائے قضا نمازیں

پڑھیں، واضح رہے کہ حرم میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے، اس سے یہ شبہ نہ ہونا چاہئے کہ ایک نماز کی قضا کرنے سے ذمّہ سے ایک لاکھ قضا نمازیں ساقط ہوجائیں گی۔ بلکہ صرف ایک نماز ہی ذمہ سے ساقط ہوگی، لیکن جن کے ذمہ قضائے عمری نہیں، وہ نوافل کا خوب اہتمام کریں، جب وہاں عبادت کا شوق بنے گا تو انشاءاللہ یہی شوق مقام پر باقی رہے گا۔

صحابہ کرامؓ کی عبادتوں کا شوق دیکھیں، ان کے اندر عبادت کا شوق ایسا تھا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کہتے کہ آج کی رات قیام کی رات ہے، آج کی رات رکوع کی رات ہے، آج کی رات سجدے کی رات ہے، پوری پوری رات ایک رکن میں گزار دیتے، جس کا تذکرہ رب کریم نے اپنے کلام میں بھی کیا ہے '' سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ''۔ حج تجربات کی روشنی میں ص ۸۸ ایک ضروری بات کی طرف دھیان دیں کہ جب آپ کو معلوم ہوجائے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کتنا رہنا ہے تو قصر نمازوں کے احکام مفتیان کرام سے معلوم کرلیں۔

۴) اپنے اوقات کی ترتیب خود بنائیں:۔

سارے ساتھی کھانے کی ترتیب ایک ساتھ رکھیں تا کہ اجتماعی کام ایک ساتھ انجام دیا جاسکے، تا کہ ٹوروالے کے لئے بھی سہولت ہوجائے، نیز اجتماعی تعلیم کا وقت بھی ایک طے کرلیں۔

لیکن حرم میں جاتے وقت اجتماعی شکل میں نہ جائیں اور اگر اجتماعی شکل میں جا بھی رہے ہوں تو حرم میں پہنچ کر متفرق ہوجائیں، کیونکہ ایک ساتھ رہنے کی صورت میں انفرادی اعمال میں خلل واقع ہوتا ہے، عبادت کم اور باتیں زیادہ ہوتی ہیں، لہٰذا بہتر یہ

ہے کہ آپ انفرادی طور پر اپنے اوقات کی ترتیب خود بنائیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر آدمی کی طبیعت (مزاج) الگ ہوتی ہے، قوت الگ ہوتی ہے، یہ دیکھ کر نہ چلیں کہ فلاں سویا ہے تو ہم بھی سوئیں گے، وہ حرم جائے گا تو ہم بھی جائیں گے، بلکہ اپنا نظام الاوقات خود بنائیں۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۸۹)

۵) ملاقاتیں۔۔۔۔ایک دھوکہ:۔

کچھ لوگ یہ حماقت کرتے ہیں کہ اپنے ساتھی کو اپنے علاقے کے آنے والے حاجیوں کے بارے میں خبر کرتے ہیں کہ فلاں صاحب آئے ہوئے ہیں، اور فلاں جگہ ٹھہرے ہیں، اگر آپ ملنا چاہیں تو آپ کو ملاؤں، پھر ملاقات کی ترتیب بنتی ہے، پھر دو چار آدمی گروپ کی شکل میں ملاقات کے لئے نکلتے ہیں، اسی طرح دوسرے، تیسرے دن تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، حالانکہ انہیں وطن میں کسی کی یاد نہیں آتی، خوب سمجھ لیں یہ سب نفس اور شیطان کی چال ہے کہ کس طرح حاجی کو حرم سے باہر نکالوں اور دوستوں کی محفل میں پہنچاؤں، لہٰذا نفس اور شیطان کی اس چال سے ہوشیار رہیں۔

(حج تجربات کی روشنی میں ص ۸۹)

۶) نفلی طواف کب بند کریں:۔

جو لوگ حج سے چند روز قبل مکہ مکرمہ پہنچ جائیں انہیں چاہئے کہ حج سے دو تین روز قبل نفلی طواف بند کر دیں، اس لئے کہ حج اصل ہے، اس کے تمام ارکان بشاشت سے ادا ہونا ضروری ہیں، نفلی اعمال میں خود کو اتنا تھکا دینا کہ فرض کی ادائیگی میں سستی پیدا ہو اور بشاشت جاتی رہے یہ مناسب نہیں۔

چونکہ حج سے ایک دو روز قبل بہت سے حجاج کرام مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں، ان کا عمرہ

وغیرہ باقی ہوتا ہے، لہٰذا ہم جب نفلی طواف بند کریں گے تو اس وقت یہ بھی نیت کریں کہ آنے والے حجاج کرام کو ان کے بقیہ اعمال پورے کرنے میں سہولت ہوگی، اگر ہم بھی طواف کریں گے تو بھیڑ اور بڑھ جائے گی اور آنے والے حجاج کرام کو دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا ہم طواف نہیں کریں گے، اس نیت کے ساتھ طواف نہ کرنا بھی آپ کے لئے باعثِ ثواب ہوگا۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۶۸)

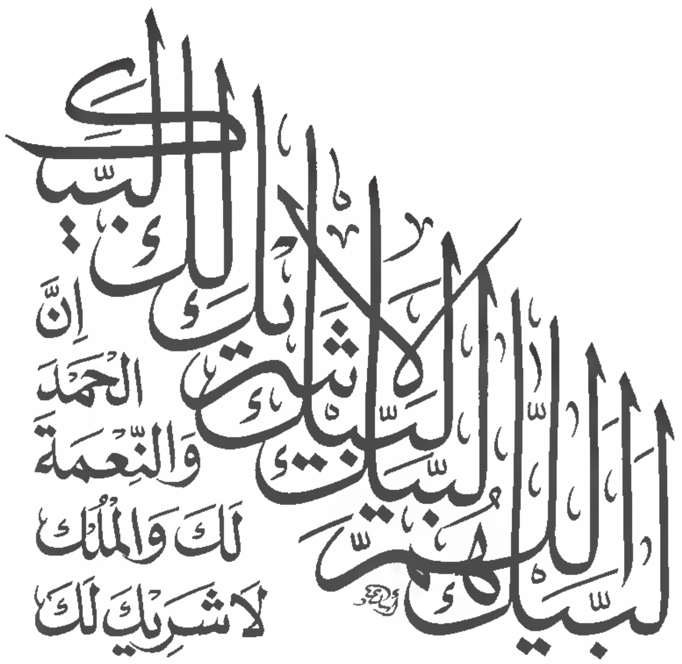

باب ہشتم: حج

حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ جا کر خاص اعمال ادا کرنے کو حج کہتے ہیں۔ حج کے اعمال ادا کرنے کے پانچ دن ہیں۔ ۸/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ تک۔ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔

۱) حج کے پانچ دن ایک نظر میں:۔

حج کا پہلا دن: آٹھ ۸/ذی الحجہ حج کا پہلا دن ہے، اس دن کا کام یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے فجر کی نماز کے بعد منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں اور منی میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز ادا کریں۔

مگر آج کل معلم حضرات حاجیوں کو ساتویں اور آٹھویں کی درمیانی شب میں ہی منیٰ لیجاتے ہیں، انہیں کے ساتھ منیٰ چلے جانا چاہئے ورنہ پریشانی پیش آسکتی ہے۔

حج کا دوسرا دن: حج کا دوسرا دن نویں ذی الحجہ ہے، اس دن فجر کی نماز کے بعد جب سورج طلوع ہو جائے تو منیٰ سے عرفات کے لئے روانہ ہو جائیں اور عرفات کے معمولات اس طرح ادا کریں جس طرح ہم نے باب عرفات کے تحت لکھے ہیں۔

اور عرفات میں ظہر اور عصر ادا کریں گے اور عرفات کے مناسک سے فارغ ہو کر سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے اور مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ کے راستے میں ادا نہیں کریں گے، بلکہ دونوں نمازوں کو مزدلفہ میں پہنچ کر عشاء کے وقت میں ایک ساتھ جمع کر کے ادا کریں گے۔

حج کا تیسرا دن: حج کا تیسرا دن دسویں ذی الحجہ ہے اس دن بہت سارے کام کرنے ہیں اور اس دن مناسک حج میں سے چار واجبات اور ایک فرض اس طرح کل

پانچ امور ادا کرنے ہیں۔

(۱) مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے وقوف کرنا اور سورج طلوع ہونے سے ذرا پہلے منیٰ کے لئے روانہ ہوجانا۔

(۲) منیٰ میں آکر سب سے پہلے جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا ہے اور جمرۂ عقبہ کی رمی کا وقت دسویں ذی الحجہ کو سورج طلوع ہونے کے بعد سے زوال تک افضل ہے اور زوال کے بعد بلا کراہت جائز ہے مگر سورج غروب ہونے کے بعد سے مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے اور اگر شام تک بھیڑ کا سلسلہ جاری رہے تو غروب کے بعد بھی مکروہ نہیں ہے، گویا کہ دسویں کو جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا ۲۴ ر گھنٹے جائز ہے۔

(۳) اگر متمتع یا قارن ہے تو رمی کے بعد قربانی بھی کرنا ہے۔

(۴) اگر متمتع یا قارن نہیں ہے بلکہ مفرد با لحج ہے تو جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد سر کے بال اتارنا ہے اور اگر قارن یا متمتع ہے تو قربانی کے بعد سر کے بال اتارنا ہے۔

(۵) حج کا اہم ترین رکن اور فرض طواف زیارت ہے، اگر دسویں ذی الحجہ کو وقت میں گنجائش ہو تو آج ہی طواف زیارت کرنا افضل اور بہتر ہے اور اگر اس دن گنجائش نہ ہو تو گیارہویں یا بارہویں تاریخ تک مؤخر کرنے کی بھی گنجائش ہے، مگر بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے طواف سے فارغ ہوجانا واجب ہے اور دسویں ذی الحجہ گذرنے کے بعد دو رات منیٰ میں آکر گذارنا مسنون ہے۔

حج کا چوتھا دن: حج کا چوتھا دن گیارہویں ذی الحجہ ہے، اس دن کی ذمہ داری صرف ایک ہے، وہ یہ ہے کہ زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کی جائے، اور زوال سے پہلے اس دن جمرات کی رمی کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ زوال کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کر لینا افضل ہے، اور سورج غروب ہونے کے بعد وقت مکروہ

شروع ہوجاتا ہے، البتہ اگر بھیڑ کی وجہ سے دن میں رمی نہ کر سکے تو سورج غروب ہونے کے بعد صبح صادق سے پہلے پہلے تک رمی کرنا بلا کراہت جائز ہوجاتا ہے، اور اگر بلا عذر تاخیر کرے گا تو مکروہ ہو جائے گا، مگر کوئی جرمانہ نہیں اور اگر دوسرے دن کی صبح طلوع ہو جانے تک رمی نہیں کی ہے تو پھر دم واجب ہو جائے گا اور زوال کے بعد اس کی قضاء کرنا بھی لازم ہوگا، گویا کہ گیارہویں کی رمی کا وقت زوال سے لیکر بارہویں کی صبح صادق تک تقریباً سولہ سترہ گھنٹے ہیں اور اس دن کی رات منیٰ میں گذارنا مسنون ہے۔

حج کا پانچواں دن: حج کا پانچواں دن بارہویں ذی الحجہ ہے، اس دن بھی زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی اسی طرح کرنا ہے جس طریقے سے گیارہویں تاریخ کو کی تھی، لیکن اگر بارہویں کو مکہ مکرمہ کے لئے کوچ کرنے کا ارادہ ہے تو افضل اور بہتر یہی ہے کہ سورج غروب ہونے سے قبل رمی کر کے منیٰ سے نکل جائے اور اگر دن میں بھیڑ کی وجہ سے رمی نہ کر سکے تو رات میں بھی رمی کر کے منیٰ سے روانہ ہونا بلا کراہت جائز ہے، اور اگر بھیڑ وغیرہ کی کوئی پریشانی نہ ہو، پھر بھی دن میں محض لاپرواہی سے رمی نہیں کی، اور بلا عذر رات تک تاخیر کر کے رمی کی ہے اور پھر رات ہی میں منی سے روانہ ہوجاتا ہے تو مکروہ ہے، مگر کوئی کفارہ نہیں اور عذر اور بھیڑ کی وجہ سے تیرہویں کی صبح صادق سے پہلے پہلے رمی کر کے مکہ مکرمہ کے لئے کوچ کرنا بلا کراہت جائز ہے، گویا بارہویں کی رمی کا وقت زوال سے لے کر تیرہویں کی صبح صادق تک تقریباً سولہ گھنٹے ہیں، اور اگر تیرہویں کی صبح صادق ہو جانے تک منیٰ میں قیام رہے تو پھر تیرہویں کی رمی بھی لازم ہو جائے گی، اور تیرہویں کی رمی بھی راجح قول کے مطابق زوال کے بعد کرنا لازم ہے، حضرت امام اعظمؒ صاحب کے نزدیک زوال سے قبل کراہت کے ساتھ جائز ہے اور

تیرہویں کے غروب کے بعد رمی کا وقت کلی طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

(انوار مناسک :ص ۴۵)

۲) منیٰ کے لئے روانگی:۔

معلم حضرات ۷ رتاریخ کی رات میں لوگوں کو منیٰ جانے کے لئے بلا لیتے ہیں ان کے بلانے پر آپ ۷ رتاریخ کو چلے جائیں، نیز حج کے پانچ دنوں پر ہماری اتنی گرفت ہو کہ ان دنوں کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ جانے پائے، کوئی کام غلط نہ ہونے پائے، کوئی نگاہ غلط نہ اٹھے، ایثار و ہمدردی کا پورا پورا مظاہرہ ہو، بس میں دوسرے حاجیوں کو پہلے چڑھا دیں، خود پیچھے رہ جائیں، ہاں اگر مستورات ساتھ ہوں تو پہلے چڑھ کر ان کے بیٹھنے کا انتظام کریں اور ان کے لئے جگہ بنائیں۔

نیز یہ بھی یاد رکھیں، ہمیں اپنے خیمے کے اندر ایک فٹ کی جگہ سونے کے لئے ملتی ہے، وہی ہماری جگہ ہے، اگر ہم اس سے زیادہ گھیر کر بیٹھیں تو یہ ناجائز ہے، جو شخص وہاں جا کر ناجائز قبضہ کرے گا تو اس کا یہی مزاج بنے گا، اس لئے اس بات کا بہت ہی خیال رکھیں، یہ ہرگز نہ کریں کہ لمبے لمبے بستر بچھائیں، خوب جگہ گھیریں، بلکہ دوسروں کو جگہ دیں خوب ایثار و ہمدردی کا مظاہرہ کریں۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۹۹)

۳) ایثار و ہمدردی:۔

جس طرح سفر حج میں بکثرت جھگڑے کے مواقع پیش آتے ہیں اسی طرح بکثرت ایثار و ہمدردی کے مواقع بھی پیش آتے ہیں لہٰذا جہاں ہم سفر حج کے سلسلہ میں بہت سی چیزوں کی تیاریاں کرتے ہیں ان میں ایک تیاری یہ بھی کریں کہ حج کے لئے روانہ ہونے سے قبل ہی اپنے اندر ایثار و ہمدردی کا جذبہ پیدا کریں اور یہ طے کرلیں کہ

ہم انشاءاللہ پورے سفر میں ایثار و ہمدردی کا مظاہرہ کریں گے، خود تکلیف اٹھائیں گے لیکن دوسروں کو راحت پہنچائیں گے، ہمیشہ اپنی راحت پر دوسروں کو مقدم رکھیں گے، جب ایثار و قربانی کے ساتھ آپ اپنا یہ سفر پورا کرلیں گے تو پھر ایثار و قربانی کے ساتھ جینا آپ کا مزاج بن جائے گا اور انشاءاللہ یہ مزاج ساری زندگی رہے گا۔

اگر آپ حج کے پانچ دنوں میں خود تکلیف برداشت کر کے دوسروں کی راحت کا خیال کریں گے تو اللہ پاک آپ کے لئے پوری زندگی راحت و آرام کا فیصلہ فرمائیں گے۔

امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ اس سفر میں آدمی جو کچھ خرچ کرے اس کو نہایت خوشدلی سے کرے اور جو نقصان جانی یا مالی پہنچے اس کو خوشدلی سے برداشت کرے، یہ اس کے حج کے مقبول ہونے کی علامت ہے، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ یہی وہ جگہیں ہیں جہاں بار بار جسمانی مشقتوں کے مواقع پیش آتے ہیں، آپ ہر جگہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا اے عائشہؓ! تیرے عمرے کا ثواب تیری مشقت کے بقدر ہے۔

(حج تجربات کی روشنی میں ص ۱۰۴ تا ۱۰۶)

۴) حج کی نیت:۔

۸ ذی الحجہ سے حج کا وقت شروع ہوجاتا ہے، لہٰذا اس سے پہلے یعنی ۷ ذی الحجہ کو عشاء کے بعد سے ہی تیاری کرلیں، چونکہ مجمع زیادہ ہوتا ہے، تو معلم حضرات عشاء کے بعد سے ہی حاجیوں کو منیٰ لیجانا شروع کردیتے ہیں، لہٰذا تمام ضروریات سے فارغ ہوکر غسل کرلیں اور احرام باندھیں، جیسے پہلے باندھا تھا، ایک چادر کا تہبند بنالیں اور ایک چادر اوڑھ لیں، اور جیسے پہلے سر ڈھانک کر دو رکعت پڑھی تھی اب بھی پڑھ لیں، سلام پھیر کر چادر سر سے ہٹا کر حج کی نیت کرلیں۔ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ

وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ "(اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں تو اس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما) نیت کے ساتھ ہی تین مرتبہ ذرا بلند آواز سے تلبیہ پڑھیں اور عورتیں آہستہ تلبیہ پڑھیں، اب آپ کا احرام شروع ہو گیا، وہ ساری پابندیاں شروع ہو گئیں جو پہلے بیان کی گئیں۔

اب آپ کو پہلے کی طرح ہر موقع پر چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے خوب ذوق وشوق کے ساتھ اور اللہ کی محبّت وعظمت کے ساتھ کلمات "پڑھتے رہنا ہے اور ۱۰/ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکری مارنے تک "لبیک" پڑھتے رہیں۔ اور یہ خیال کر کے پڑھنا ہے کہ میں حضرت ابراہیمؑ کی پکار کا اللہ کو جواب دے رہا ہوں اور اللہ میری بات سن رہا ہے۔

۵) ۸/ذی الحجہ (حج کا پہلا دن)

اب آپ منیٰ پہنچ گئے، ۸/تاریخ کو ظہر سے پہلے تقریباً تمام حاجی منیٰ پہنچ جاتے ہیں، وہاں پہلے سے خیمے (Tent) لگے ہوتے ہیں، معلم کی بس آپ کو آپ کے خیمے میں پہنچا دے گی، اور یہ خیال رکھیں کہ بجائے پرائیویٹ سواریوں کے معلم کی بس سے ہی سفر کریں، اور اس کا بھی خیال رکھیں کہ سامان بہت تھوڑا اور ضرورت کا ہی لے جائیں، منیٰ جانے سے پہلے معلم کی بس کا نمبر اور منیٰ میں آپ کا خیمہ کہاں ہے معلوم کر لیں، اور اپنا تعارفی کارڈ ہر وقت ساتھ رکھیں، اپنے خیموں میں پہنچ کر اس بات کا دھیان رکھیں کہ بے پردگی بالکل نہ ہو، اس لئے بیچ میں پردہ ڈال کر مستورات کو ایک طرف کر دیں، اور مرد ایک طرف ہو جائیں۔

منیٰ مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلے پر دو طرفہ پہاڑوں کے دمیان بہت بڑا میدان ہے، منی میں آج آپ کو پانچ نمازیں پڑھنی ہیں، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹/ذی الحجہ کی فجر، یہ پانچ نمازیں اپنے خیموں میں باجماعت ادا کریں، بس اور کوئی کام

آج نہیں ہے، باقی وقت ذکر وتلاوت، تسبیح ودعا میں گذاریں۔

(آسان حج ص ۵۲ تا ۵۵)

۶)حج کا دوسرا دن (۹ذی الحجہ):۔

حجاج کرام کی کثرت اور معلم حضرات کے پاس بسوں کی قلت کی وجہ سے یہاں بھی معلم حضرات ۸/ذی الحجہ کا دن گذر کر رات ہی حاجی صاحبان کو عرفات کی طرف لے جانا شروع کر دیتے ہیں اسلئے اگر آپ کو بھی معلم ۸/تاریخ کی رات کو ہی عرفات جانے کے لئے کہے تو آپ بلا تکلف چلے جائیں۔اور ۹/ذی الحجہ کی فجر عرفات کے میدان ہی میں ادا کریں۔اس میں کوئی حرج نہیں۔۹/ذی الحجہ کا یہ دن بڑا ہی عظیم الشان دن ہے۔عرفات، منٰی سے چھ میل پر ایک بڑا میدان ہے۔یہاں بھی پہلے سے آپکے لئے خیمے لگے ہوتے ہیں

آج حج کا دوسرا دن ہے، آج سے ایام تشریق بھی شروع ہو گئے، لہٰذا فجر کی نماز کے بعد فوراً مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ تکبیر تشریق پڑھیں، تکبیر تشریق ۹/ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳/ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔تکبیر تشریق

"اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"

۹/ذی الحجہ کا دن بڑا ہی عظیم الشان دن ہے، آج آپ کو سورج نکلنے کے بعد منٰی سے عرفات کی طرف روانہ ہونا ہے، عرفات منٰی سے ۶/میل پر ایک بڑا میدان ہے یہاں بھی پہلے سے خیمے لگے ہوتے ہیں، وہاں پہنچ کر اگر ضرورت ہو تو زوال تک آرام کرلیں پھر جب زوال کا وقت قریب آئے تو بہتر یہ ہے کہ غسل کرلیں، یعنی صرف بدن پر پانی بہالیں، بدن کو نہ ملیں، اور مناسب ہے کہ اپنے خیموں میں جماعت کے ساتھ

نماز پڑھیں، یہاں دونوں نمازیں ایک ساتھ نہ پڑھیں بلکہ ظہر کے وقت ظہر اور عصر کے وقت عصر اپنے خیمہ میں ادا کریں اور اُس کے بعد ذکر و دعا میں لگ جائیں۔

عرفات میں بھی بھیڑ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ مسجد نمرہ میں نماز کی ادائیگی کی شکل میں بہت زیادہ خدشہ اس بات کا ہوتا ہے کہ آپ اپنا خیمہ بھول جائیں اور بھٹک جائیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ حجاج کرام اپنے اپنے خیموں ہی میں جماعت کے ساتھ ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کے وقت میں عصر ادا کریں۔ اس کے بعد ذکر و دعا میں لگ جائیں

عرفات کے یہ چند گھنٹے ظہر سے مغرب تک یہ پورے حج کا نچوڑ ہے، یہ دعا کی قبولیت اور مغفرت کا دن ہے، اس دن میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔

آج کا خاص کام دعا استغفار ہے، آپ آج کے دن اللہ کو جتنا منوا سکتے ہیں منوالیں، غروب تک قبلہ رو ہو کر کھڑے یا بیٹھے اللہ کے سامنے خوب گڑگڑائیں اپنے لئے اور ساری امت کے لئے اعزّہ واقرباء کے لئے خوب دعائیں مانگیں، عرفات کے میدان میں زوال سے غروب تک کے وقت میں تھوڑی دیر وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا حج کا بہت بڑا فرض ہے۔

نوٹ: مجمع کی کثرت کی وجہ سے یہاں بھی معلم حضرات ایک رات قبل ہی منیٰ سے عرفات پہنچا دیتے ہیں، لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں۔ (آسان حج ص ۵۵ تا ۵۷)

۷) عرفات میں داخل ہونے کی دعا:۔

جب میدان عرفات پر نظر پڑ جائے اور بالکل قریب ہوجائے تو یہ دعا پڑھنا مستحب ہے: ''اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَوَجْھَكَ اَرَدْتُّ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَوَجِّہْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ تَوَجَّھْتُ، سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ'' ترجمہ: اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تیری ہی ذات کا ارادہ کرتا ہوں اے اللہ میری مغفرت فرما اور تو میری توبہ قبول فرما اور مجھے میری مراد عطا فرما اور خیر کو اسی طرف مبذول فرما جس طرف میں متوجہ ہوتا ہوں، اللہ کی ذات پاک ہے، ہر تعریف کا مستحق اللہ ہی ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، اس دعا کو پڑھنے کے بعد تلبیہ پڑھتے ہوئے عرفات میں داخل ہو جائے۔ انوار مناسک ص ۴۱۹

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستِ مبارک اٹھا کر تین مرتبہ ''اَللہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ'' کہا اور پھر یہ دعا پڑھی: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی'' ترجمہ: کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اس کے لئے حمد ہے، اے اللہ تو مجھے ہدایت پر رکھ اور تقوی کے ذریعہ میرے گناہوں کو صاف کر دے اور مجھے دنیا اور آخرت میں بخش دے۔

پھر ہاتھ چھوڑ دیں اتنی دیر جتنی دیر میں الحمد شریف پڑھی جاتی ہے پھر ہاتھ اٹھا کر وہی کلمات اور دعا پڑھے پھر اتنی دیر یعنی بقدر الحمد شریف ہاتھ چھوڑے رکھیں پھر تیسری مرتبہ وہی کلمات اور دعا پڑھیں اور ایک روایت میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ میں زوال کے بعد وقوف کرے اور قبلہ رو ہو کر سو/ ۱۰۰ مرتبہ ''لَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ، وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ'' پڑھے اور سو

مرتبہ سورہ اخلاص (بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ③ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ④) پڑھے اور سو مرتبہ درود ابراہیم۔(اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ، وَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ، وَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

یہ خط کشیدہ جملہ بھی ہر مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! کیا بدلہ ہے میرے اس بندے کا جس نے میری تسبیح اور تہلیل اور بڑائی اور عظمت بیان کی اور ثناء کی اور میرے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجا، میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت کو اس کی ذات کے بارے میں قبول کیا اور اگر میرا یہ بندہ عرفات میں تمام ٹھہرنے والے حاجیوں کی شفاعت کرے گا تو میں اسے قبول کروں گا، لہٰذا سب کے لئے دعا بھی کریں، خوب یاد رکھیں کہ وقوف عرفات کے بغیر حج ہی نہیں ہوتا۔ (حج کا ساتھی ص ۱۱۹ تا ۱۲۴)

اس کے ساتھ قرآن کی تلاوت، مناجات مقبول یا حزب الاعظم، بھی پڑھ سکتے ہوں تو ضرور پڑھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرفات میں دودھ پینا بھی ثابت ہے۔ لہٰذا سنت کی اتباع میں آپ بھی اگر میسر ہو سکے تو دودھ پی لیں یا کوئی اور چیز کھا پی لیں۔ نیز یہاں ایک مسئلہ یہ بھی اچھی طرح سمجھ لیں کہ یوں تو عرفات کا وقت ۹/تاریخ کی زوال سے لے کر ۱۰/تاریخ کی صبح صادق تک رہتا ہے یعنی اس درمیان کوئی بھی آدمی حج کی نیت سے احرام پہن کر ایک لمحہ کے لئے بھی عرفات میں کھڑا ہو جائے تو وہ حاجی ہو

جائے گا۔ مگراس میں ایک واجب اور بھی ہے جو شخص ۹/ذی الحجہ کو دن میں عرفات کے میدآن میں پہونچ گیا اس کو غروب تک رکنا واجب ہے۔ اب وہ غروب کے بعد ہی عرفات سے نکلے گا۔ اگر وہ غروب سے پہلے نکل گیا تو دم دینا ہوگا۔ ورنہ اس کا حج صحیح نہیں ہوگا۔

۸) عرفات میں سنن ونوافل :۔

میدان عرفات میں ظہر وعصر دونوں نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد پھر شام تک کسی قسم کی کوئی نماز مشروع نہیں ہے، اس لئے کہ عصر کی نماز کے بعد مغرب سے پہلے کسی قسم کی نفل نماز یا سنتیں پڑھنا جائز نہیں ہے، اس لئے کوئی حاجی وقوف عرفات کے دوران عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز نہ پڑھے۔ (انوار مناسک ص ۴۲۸)

۹) وقوف عرفہ کا مسنون طریقہ :۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر ممکن ہو تو جبل رحمت کے قریب جا کر وقوف کریں اور ایسی جگہ پر قیام کی کوشش کریں کہ جہاں سے قبلہ کی طرف رخ کرنے میں جبلِ رحمت سامنے ہو اور اپنی داہنی جانب ہو اور اگر ایسی جگہ میسر نہ ہو تو پورے عرفات میں کہیں بھی وقوف کر سکتے ہیں، اور دوران وقوف قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر تکبیر، تہلیل، تسبیح، حمد وثناء حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف، استغفار اور تلبیہ پڑھتے ہوئے حضور قلبی کے ساتھ اپنے لئے اپنے ماں باپ کے لئے، اعزاء واقارب اور تمام مؤمنین کے لئے رو رو کر دعا کریں اور اسی طریقے پر دعائیں بار بار مانگتے رہیں۔ نوٹ : (جبل رحمت کے قریب پہونچنے میں حاجی کے راستے میں گم ہونے کا خدشہ ہے۔ اسے اپنے خیمہ سے باہر نکل کر قبلہ کی طرف رخ کر لینا بھی

کافی ہوگا ۔ از مرتب) (انوار مناسک ص ۴۲۸)

۱۰) نویں ذی الحجہ کو عرفہ کا روزہ:۔

۹ رذی الحجہ کو غیر حاجی کے لئے روزہ رکھنا مستحب ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نویں ذی الحجہ کو روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔(ترمذی: ج۱ / ۱۵۷)

اور نویں ذی الحجہ کو میدان عرفات میں حجاج کرام کا روزہ نہ رکھنا افضل اور بہتر ہے، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود حجۃ الوداع میں اور خلفائے راشدین نے بھی عرفہ کا روزہ نہیں رکھا ہے۔ (انوارِ مناسک: ۴۲۹)

۱۱) غروب شمس سے قبل حدود عرفات سے نکلنا:۔

عرفات کے دن حجاج کے لئے غروب شمس سے قبل حدود عرفات سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے، لہٰذا اگر کوئی اتفاق سے حدود عرفات سے باہر نکل جاتا ہے تو غروب سے قبل لوٹ کر عرفات میں داخل ہونا واجب ہے اور اگر کوئی شخص ازدحام اور بھیڑ کی وجہ سے آفتاب غروب ہونے سے قبل عرفات سے روانہ ہوجاتا ہے، یا کسی اور عذر سے حدود عرفات سے باہر نکل جانے کے بعد غروب سے قبل لوٹ کر عرفات میں داخل نہیں ہوتا ہے تو اس پر بطور کفارہ ایک بکرا یا دنبہ کی قربانی واجب ہوجائے گی۔

(انوارِ مناسک :۴۲۹)

۱۲) مزدلفہ کی طرف روانگی:۔

یہ بات ذہن میں رہے کہ عرفات سے مزدلفہ کے لئے بسوں کے ملنے میں بڑی دشواری ہوتی ہے۔ کیونکہ معلم کی بسیں ایک جگہ پارک نہیں ہوتی ہیں آپ اپنے معلم کی

کسی بھی بس میں بیٹھ سکتے ہیں۔ جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائے مغرب کی نماز نہ عرفات میں پڑھیں نہ راستہ میں بلکہ مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں، مزدلفہ عرفات سے تین ۳/میل کے فاصلے پر ہے، یہاں خیمے نہیں لگے ہوتے ہیں، یہ رات آپ کو مزدلفہ میں گزارنی ہے، یہ رات شبِ قدر سے افضل اور قابل قدر ہے۔

حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات میں امت کے لئے بہت کچھ مانگا تھا، سوائے ایک دعا کے اللہ نے ساری دعائیں قبول فرمالی تھیں، لیکن مزدلفہ میں آپ نے خوب گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں کیں اور اسی دعا کو پھر مانگا تو یہاں پر اللہ نے وہ دعا بھی قبول کر لی اور آپ امت کے انجام سے بہت ہی خوش اور مطمئن ہو گئے اور شیطان کو آپ نے دیکھا کہ وہ بہت ہی واویلا کر رہا ہے اور اپنے سر پر مٹی ڈال رہا ہے۔

لہٰذا اس رات کی بھی خوب قدر کرنا ہے، عام طور سے ایسا ہوتا ہے کہ عرفات کی تھکن کے باعث یہاں گہری نیند سو جاتے ہیں اور پوری رات سونے میں گذر جاتی ہے ایسا نہ ہو، اگر تھکن زیادہ ہو تو مغرب وعشاء پڑھ کر تھوڑی دعا کر کے کچھ گھنٹے آرام کر لیں، اور صبح صادق سے پہلے اٹھ کر ذکر و دعا میں مصروف رہیں، فجر کی نماز اول وقت میں پڑھیں اس کے بعد سورج نکلنے کے قریب تک پھر ذکر و دعا میں مشغول رہیں، فجر کے بعد سے سورج نکلنے کے قریب تک تھوڑی دیر مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے، لہٰذا فجر سے پہلے ہرگز مزدلفہ سے نہ نکلیں ورنہ واجب چھوٹ جائے گا اور دم دینا پڑے گا اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مزدلفہ سے فی حاجی ستر کنکریاں بھی چن لیں۔ (آسان حج ص۵۹)

کنکری بڑے چنے کے دانے کے برابر ہو نہ بہت چھوٹی ہو نہ زیادہ بڑی ہو

۱۳) طلوع فجر کے خطرہ سے مزدلفہ کے راستے میں مغرب وعشاء:۔

اگر عرفات سے مزدلفہ پہنچنے میں اس قدر تاخیر ہوجائے کہ طلوع صبح صادق سے قبل مزدلفہ پہنچنے کا امکان باقی نہیں رہا تو ایسی صورت میں طلوع صبح صادق سے اتنی دیر قبل مزدلفہ کے راستے میں مغرب وعشاء پڑھ لی جائے جتنی دیر میں صبح صادق سے قبل اطمینان سے دونوں نمازیں پڑھ کر فارغ ہوسکتے ہوں۔ (انوارِمناسک :۴۳۵)

۱۴) مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی سنت و وتر بعد میں پڑھنا:۔

مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ایک ساتھ لگاتار پڑھنے کے بعد ہی مغرب کی سنت اور عشاء کی سنت پڑھی جائے اوراس کے بعد وتر کی نماز پڑھی جائے، لہٰذا اگر مغرب کی نماز کے بعد سنت پڑھے، اوراس کے بعد عشاء پڑھے گا تو پھر عشاء کی نماز کے لئے الگ سے اقامت کہنا بھی مسنون ہوگا۔

(انوارِمناسک :۴۳۶)

۱۵) مزدلفہ پہنچنے سے قبل سورج طلوع ہوجائے:۔

اگر عرفات سے مزدلفہ پہنچنے سے قبل سورج طلوع ہوجائے تواس کے بعد وقوف مزدلفہ ہوجائے گا، کیونکہ بعض دفعہ گاڑیوں کا جام (بھیڑ) اس قدر سخت ہوجاتا ہے کہ پوری رات اسی حالت میں گذر جاتی ہے، اور گاڑیاں ٹس سے مس نہیں ہوتیں حجاج کرام بے قرار اور بے چین رہتے ہیں، اس میں حجاج کرام کی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہوتی، اس لئے ایسے اعذار میں وقوف مزدلفہ ترک ہوجانے کی وجہ سے کسی قسم کا دم اور کفارہ واجب نہ ہوگا، اس لئے کہ یہ غیر اختیاری عذر ہے جس کی وجہ سے وقوفِ مزدلفہ معاف ہے۔ (انوارِمناسک :۴۳۸)

۱۶) بلاعذر وقوف مزدلفہ ترک کرنے پر دم :-

وقوف مزدلفہ حضرت امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ چاروں اماموں کے نزدیک واجب ہے، اس کو بلاعذر ترک کردینے سے ان سب کے نزدیک دم واجب ہوجاتا ہے، (مستفاد ایضاح الطحاوی ج: ۳/ ۵۰۵)

(بحوالہ انوارِ مناسک : ۴۴۶)

۱۷) حج کا تیسرا دن (۱۰/ ذی الحجہ) :-

جب مزدلفہ میں سورج نکلنے کا وقت قریب ہوجائے تو وہاں سے منیٰ کی طرف روانہ ہوجائے۔ یہاں بھی اکثر معلم کی بس ملنے میں دشواری ہوجاتی ہے اگر آپ کو معلم کی بس نہ ملے اور آپ چلنے پر قدرت رکھتے ہوں تو بہت سارے لوگ پیدل چلنے والے روڈ پر منیٰ کی طرف چلتے ہوئے نظر آئینگے۔ آپ اُن کے ساتھ چلتے رہیں۔ اور منیٰ میں اپنے خیمے کے نمبر کو پہچان کر منزل تک پہنچ جائیں۔ آج ۱۰/ ذی الحجہ یعنی قربانی کا دن ہے حج کی مشغولی کی وجہ سے عید کی نماز اللہ نے حاجیوں کو معاف کردی ہے، آج آپ کو چار کام کرنے ہیں۔

۱۔ رمی ۲۔ قربانی ۳۔ حلق ۴۔ طواف زیارت

آج منیٰ میں سب سے پہلے بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہیں، منیٰ میں تین جگہوں پر چوڑی دیواریں ہیں، ان کو جمرات کہتے ہیں، پہلا جمرہ مسجد خیف کے قریب ہے، جس کو جمرۂ اولیٰ کہتے ہیں، دوسرا اس سے آگے ہے، اس کو جمرۂ وسطیٰ یعنی درمیانی جمرۂ کہتے ہیں، تیسرا بالکل منیٰ کے اخیر میں ہے، جس کو جمرہ عقبیٰ یعنی بڑا جمرہ کہتے ہیں، آج بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا ہے، اس کا افضل وقت سورج نکلنے کے

بعد سے زوال تک ہے مگر اس کے بعد بھی مار سکتے ہیں، اس میں جلد بازی بالکل نہ کریں جس وقت سہولت ہو اس وقت ماریں صبح صادق تک وقت رہتا ہے، عام طور سے حادثات اسی موقع پر ہوتے ہیں، اس لئے اطمینان سے کام کریں، دوسرے اور تیسرے دن تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا ہے اور وقت، زوال کے بعد سے صبح صادق سے پہلے تک ہے۔

ابھی تک جو آپ "لَبَّيْكَ" پڑھ رہے تھے بڑے شیطان پر پہلی کنکری کے ساتھ لبیک بند کردیں۔ (آسان حج ص ۶۰/۶۱)

۱۸) دس تاریخ کے چار کام:-

پہلا کام: دس تاریخ کا پہلا کام بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا ہے منیٰ میں تین جگہوں پر لمبی دیواریں بنی ہوئی ہیں۔ ان کو جمرات کہتے ہیں۔ پہلا جمرہ مسجد خیف کے قریب ہے جنکو جمرہ اولیٰ کہتے ہیں۔ دوسرا اس کو جمرہ وسطیٰ یعنی درمیانی جمرہ کہتے ہیں۔ تیسرا بالکل منیٰ کے آخیر میں ہے جس کو جمرہ عقبہ یعنی آخری جمرہ کہتے ہیں۔ آج صرف جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارنا ہے۔ اس کا افضل وقت سورج نکلنے کے بعد سے زوال تک ہے۔ مگر اس کے بعد بھی مار سکتے ہیں۔ اس میں جلد بازی بالکل نہ کریں۔ جس وقت سہولت اور آسانی ہو اس وقت ماریں۔ رات میں بھی مار سکتے ہیں۔ اس کا وقت صبح صادق تک رہتا ہے۔ اطمینان سے کام کریں۔ نیز یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ ابھی تک جو آپ "لبیک" پڑھ رہے تھے۔ بڑے شیطان پر پہلی کنکری کے ساتھ "لبیک" کا سلسلہ اب بند کردیں۔ کنکری شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے پکڑیں اور، ہر کنکری کے ساتھ یہ دعا پڑھیں: "بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِّلرَّحْمٰنِ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُورًا وَذَنْبًا

مَّغۡفُورًا وَّسَعۡيًا مَّشۡكُورًا" (مرقاۃ المفاتیح) میں کنکری مارتا ہوں شیطان کو ذلیل کرنے اور رحمٰن کو راضی کرنے کے لئے اگر پوری دعا یاد نہ ہو تو "بِسۡمِ اللہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرۡ" کہہ کر اپنی زبان میں کہیں، شیطان کو ذلیل کرنے اور رحمن کو راضی کرنے کے لئے، یہ دھیان رکھیں کہ کنکری دیوار ہی کو لگے یہ ضروری نہیں بلکہ دیوار کے اطراف میں بنے ہوئے دائرے میں بھی گر جائے گی تو واجب ادا ہو جائے گا۔

نیز کنکری کو الگ الگ مارنا ہے۔ کنکری مارنے کے لئے جب اپنے خیمے سے چلیں تو کچھ کنکریاں زیادہ لے کر چلیں اور ان کنکریوں کو سنبھال کر رکھیں۔ خدانخواستہ کنکری مارتے وقت کوئی کنکری ہاتھ سے چھوٹ گئی تو اس کو زمین سے نہ اٹھائیں۔ کنکری مارنا یہ سیدنا ابراہیمؑ کے اخلاص اور عاشقانہ عمل کی نقل ہے۔ جیسے حجاج کرام ادا کرتے ہیں۔ یہاں آپ بہت سارے لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ شیطان کو کنکریاں مارنے میں کسی دوسرے کو اپنا وکیل بنا دیتے ہیں یاد رکھیں وکیل وہی حاجی بنا سکتا ہے جو ایسا بیمار، کمزور، بوڑھا، اپاہج ہو جو جمرات پر پہنچ کر رمی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کی طرف سے دوسرے کو نائب بنانا جائز ہے۔ وہ دوسرا آدمی پہلے اپنی کنکری مارے پھر اس کی مارے، تندرست آدمی کا صرف تھکان کی وجہ سے یا بھیڑ سے اور پیدل چلنے سے گھبرا کر دوسرے کو نائب بنانا ہرگز جائز نہیں ہے۔ ایسی صورت میں دم واجب ہوگا۔

دوسرا کام: آج کا دوسرا کام قربانی کرنا ہے۔ آپ کا حج تمتع ہے تو آپ پر قربانی واجب ہے، اسی طرح قران والوں پر بھی واجب ہے، البتہ افراد کرنے والوں پر واجب نہیں، یہ قربانی حج کے شکرانے کی ہے اس کے علاوہ آپ پر جو سالانہ قربانی ہے وہ تو باقی ہے، وہ بھی کرنا ہے، وہ قربانی آپ اپنے وطن میں بھی کروا سکتے ہیں، ۱۰ تاریخ کو رمی سے فارغ ہو کر بہتر یہ ہے کہ خود قربان گاہ جا کر اپنی پسند کا جانور حسبِ

استطاعت خرید کر قربانی کریں، اگر خود نہیں جا سکتے تو کسی خاص آدمی کو وقت متعین کر کے وکیل بنا دیں، وقت اس لئے متعین کرنا ہے تا کہ آپ سر منڈا سکیں، کیونکہ قربانی سے پہلے سر نہیں منڈوا سکتے۔

تیسرا کام: قربانی کے بعد آپ اپنے سر کے بال منڈوالیں اور عورتیں اپنے بالوں کے اخیر کے حصے سے صرف ایک انگل قریب ڈیڑھ انچ بال کاٹیں، یہ حلق کے واجبات میں سے ہے۔

۱۰/ذی الحجہ کو جب آپ نے شیطان کو کنکریاں مارلیں، قربانی بھی کرلی اور سر بھی منڈوالیا تو آپ کا احرام ختم ہو گیا، اب آپ سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں اور وہ سب چیزیں حلال ہو گئیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں، مگر ایک پابندی ابھی باقی ہے کہ بیوی ابھی حلال نہیں ہوئی، جب طوافِ زیارت کرلیں گے تو بیوی بھی حلال ہو جائے گی۔

چوتھا کام: جب تینوں کام ہو گئے تو آج کا چوتھا کام ہے طواف زیارت، یہ حج کا فرض ہے، طواف زیارت ۱۰/۱۱/۱۲ ذی الحجہ ان تین دنوں میں کبھی بھی کر سکتے ہیں۔ رمی، قربانی اور حلق ان تینوں سے پہلے بھی اگر آپ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ البتہ افضل یہ ہے کہ طواف زیارت کو رمی، قربانی اور حلق کے بعد ہی کیا جائے۔ مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کرلیں، یہ طواف بھی ایسا ہے جیسا عمرہ کا طواف آپ نے کیا تھا کہ حجر اسود کے استلام سے طواف شروع ہوگا، سات چکر ہوں گے، چونکہ حاجی اب سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے ہے لہٰذا اس میں اضطباع نہ ہوگا مگر یاد رکھیں رمل اس میں بھی ہوگا، لیکن اگر قربانی کر کے آپ نے حلق نہیں کیا ہے اور احرام ہی میں آ کر طواف زیارت کرتے ہیں تو طواف کے پہلے تینوں چکروں میں رمل ہوگا اور ساتوں چکروں میں

اضطباع ہوگا، (تفصیل عمرہ کے طواف میں دیکھیں)۔

اگرایک ہی دن میں چاروں کام نہ ہوسکیں تو کوئی حرج نہیں، رمی کرلیں، پھر قربانی کرلیں اور حلق کرلیں، طوافِ زیارت دوسرے دن کرلیں۔ آسان حج ص ٦١ سے ٦٦

اگراتنا بھی آپ کو مشکل لگ رہا ہے تو صرف بڑے شیطان کو آج کنکریاں مار لیں، دوسرے دن قربانی حلق اور طواف زیارت کرلیں۔ یاد رہے کہ جب تک حلق نہ کرلیں احرام نہیں اترے گا۔ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ اگر کسی نے طواف زیارت نہیں کیا اور چلا گیا تو جب تک دوبارہ مکہ آ کر طواف زیارت نہ کرے اس کی بیوی اس پر حرام رہے گی۔ چاہے سالہا سال گذر جائیں۔ طواف زیارت ١٢/ ذی الحجہ کی مغرب تک کر لینا ہے۔ نیز اگر حج کے دوران عورت کو مخصوص ایام شروع ہوجائیں تو وہ حج کے تمام امور ادا کرے گی۔ صرف طواف زیارت اس وقت تک نہ کرے جب تک پاک نہ ہو جائے۔ اور نہ اس حالت میں حرم میں داخل ہو۔ اس تاخیر سے اس پر دم واجب نہ ہوگا اور نہ گناہ ہوگا۔ البتہ پاک ہوجانے کے بعد پھر طواف زیارت میں تاخیر نہ کرنا چاہیے۔

١٩) طوافِ زیارت کے بعد سعی:۔

یہ بات ذہن میں رکھیں کہ عمرہ والے طواف کے بعد جو سعی ہے یہ عمرہ کی سعی ہے، اور طواف زیارت کے بعد جو سعی ہے یہ حج کی سعی ہے، اور نفلی طواف جتنے بھی آپ کریں اس میں سعی کی ضرورت نہیں، ہاں نفلی عمرہ کے طواف کے بعد سعی ہوگی۔

سعی کرنے میں اس بات کا دھیان رکھیں کہ افراد، قران اور تمتع والے تینوں طرح کے حاجیوں نے مکہ میں آتے ہی طواف کیا تھا، افراد والوں کا تو یہ طواف ''طوافِ قدوم'' تھا اور قران اور تمتع والوں کا یہ طواف عمرہ کا تھا، ان دونوں نے اس طواف کے بعد سعی کی تھی تو یہ عمرہ کی سعی تھی، اب طواف زیارت کرنے کے بعد قران اور تمتع والوں

کو حج کی سعی کرنا ضروری ہے، لہٰذا یہ دونوں (قران اور تمتع والے) طواف زیارت کے بعد سعی بھی کریں گے اور افراد والے نے اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی بھی کی تھی تو اسکو طواف زیارت کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں اس کی پہلی سعی حج کی سعی ہو جائے گی اور ایسی صورت قران کے لئے بھی ہے، اگر قران والے نے عمرہ کا طواف وسعی کرنے کے بعد جب طواف قدوم کیا تو اس کے ساتھ اگر اس نے سعی کر لی ہے تو قران والے کو بھی طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح تمتع والا بھی اگر حج کی سعی پہلے کرنا چاہے تو ۸ ذی الحجہ کو جب حج کا احرام باندھے تو اس وقت بیت اللہ کا طواف کر کے سعی بھی کر لے تو یہ سعی حج کی سعی ہو جائے گی، اب اس کو طواف زیارت کے بعد سعی کی ضرورت نہیں۔

نوٹ: طواف قدوم سنت ہے، افراد اور قران والے کے لئے، قران والا عمرہ کا طواف وسعی کر کے طواف قدوم کر لے گا، تمتع والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔

آپ کا حج تمتع ہے تو آپ کو طواف زیارت کے بعد سعی کرنی ہے چاہے پہلے کریں یا بعد میں، طواف زیارت حج کا فرض ہے اگر کسی نے طواف زیارت نہیں کیا اور چلا گیا تو جب تک دوبارہ مکہ آ کر طواف زیارت نہ کرے اس کی بیوی اس پر حرام رہے گی۔

اگر حج کے دوران عورت کو ناپاکی کی حالت پیش آئے تو حج کے تمام امور ادا کرے صرف طواف زیارت اس وقت تک نہ کرے جب تک پاک نہ ہو جائے اور نہ حرم میں داخل ہو، اس تاخیر سے اس پر دم واجب نہ ہوگا اور نہ ہی گناہ ہوگا۔

(آسان حج ٦٦ تا ٦٩)

۲۰) جمرات کے پاس سے کنکریاں اٹھانا:۔

جمرات کے چاروں طرف پڑی مستعمل کنکریوں کا ڈھیر ہوتا ہے، اس میں سے

کنکریاں اٹھا کر رمی کرنا مکروہ ہے، اس لئے وہاں سے کنکریاں نہ اٹھائیں، اور اگر کسی نے وہاں سے اٹھا کر رمی کر دی تو رمی کا وجوب اور ذمہ داری ادا ہو جائیگی، اعادہ لازم نہ ہو گا مگر مکروہ ہے۔ (انوارِمناسک : ۴۸۳)

۲۱) چھوٹے بالوں کا قصر جائز نہیں :۔

اگر کوئی حلق کے بجائے قصر کرنا چاہے تو قصر کے لئے کم از کم اتنے لمبے بال ہونا لازم ہے کی انگلی کے ایک پورے کے برابر یا اس سے زائد کٹ جاتے ہوں اگر اس سے کم ہیں تو قصر صحیح نہ ہو گا، حلق واجب ہو جائے گا اور اتنے چھوٹے بالوں کے حلق کے بجائے قصر کرنے سے دم دینا لازم ہو جائے گا، ہاں البتہ ممنوعات احرام کے ارتکاب سے قبل دوبارہ حلق کر لے تو دم ساقط ہو جائے گا، تو معلوم ہوا کہ چھوٹے بالوں کا قصر جائز نہیں بلکہ حلق واجب ہے۔ (انوارِمناسک : ۵۲۴)

۲۲) اپنا سر منڈانے سے قبل دوسرے کا سر مونڈنا :۔

اگر تمام مناسک سے فارغ ہو کر احرام کھولنے کا ارادہ ہو گیا ہے اور اب احرام کھولنے کے لئے حلق کرنا ہے تو حاجیوں کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ اپنا سر حلق کرنے سے قبل دوسرے کا حلق کر دیں، لہٰذا اگر مفرد بالحج ہے تو یوم النحر میں رمی کے بعد اپنا سر منڈانے سے قبل دوسرے حاجی کا سر مونڈنا بلا کراہت جائز ہے، اور اگر حاجی قارن یا متمتع ہے تو قربانی کے بعد اپنا سر منڈانے سے پہلے دوسرے حاجی کا سر مونڈنا بلا کراہت درست ہے۔ (انوارِمناسک : ۵۲۷)

----- سعی کے چند متفرق مسائل -----

۲۳) طواف کے بعد سعی میں تاخیر:۔

سعی کو طواف زیارت، حلق، رمی، قربانی کی طرح ایام نحر کے اندر اندر کرنا واجب نہیں، بلکہ ایام نحر کے گذرنے کے بعد بھی کرنا جائز ہے، لہٰذا اگر کسی کو عذر ہے یا تھکاوٹ دور کرنے کے لئے آرام کرنا ہے تو جتنے دن چاہے تاخیر کر سکتا ہے، آج نہیں تو کل پرسوں یا دس دن، پندرہ دن کے بعد بھی سعی کرنا جائز ہے، اور اس تاخیر کی وجہ سے کوئی جرمانہ واجب نہ ہوگا، مگر شرط یہ ہے کہ طواف وسعی کے درمیان حج کا کوئی دوسرا رکن نہ ادا کیا جائے، اگر کوئی دوسرا رکن ادا کرے گا تو سعی سے قبل ایک طواف کرنا بھی واجب ہوگا، مثلاً طواف قدوم کے بعد سعی کرنا چاہتا ہے، لیکن طواف قدوم کے بعد وقوف عرفہ کر لیا، اس کے بعد سعی کرنا چاہے تو جائز نہ ہوگا۔ (انوارِ مناسک: ۴۰۴)

۲۴) سعی کے چکروں کے درمیان فاصلہ:۔

سعی کے ساتوں چکروں کو پے در پے کرنا سنت ہے، واجب نہیں، لہٰذا اگر چند چکروں کے بعد بقیہ چکروں کو موقوف کر دیا جائے اور بعد میں کسی اور موقع پر بقیہ چکروں کی تکمیل کر لے گا تو سعی صحیح ہو جائے گی اور اس پر کوئی جرمانہ بھی لازم نہ ہوگا۔

(انوارِ مناسک: ۴۰۴)

۲۵) سواری پر سعی:۔

بلا عذر اگر سواری پر سعی کرے گا تو گنہگار ہوگا، اور جرمانہ میں ایک دم دینا لازم ہوگا، (لیکن اگر سعی کا اعادہ کر لے تو دم ساقط ہو جائے گا) (انوارِ مناسک: ۴۰۳)

۲۶)حج کا چوتھا دن: (۱۱/ذی الحجہ)

آج آپ کو زیادہ کام نہیں کرنا ہے، اگر ۱۰/تاریخ کو قربانی اور طواف زیارت نہیں کیا تھا تو اس کو آج کرلیں، آج کا کام تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنا ہے، وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے ورصبح صادق تک رہتا ہے، اس میں بھی جلد بازی نہ کریں پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ دعاء بھی پڑھتے جائیں، پھر مجمع سے ہٹ کر قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں یہ دعا کی قبولیت کی جگہ ہے، پھر درمیانی شیطان کو اسی طرح سات کنکریاں ماریں اور تھوڑا دور ہٹ کر دعا کریں، پھر بڑے شیطان کو بھی اسی طرح سات کنکریاں ماریں اور یہاں دعا نہ کریں، اس کے بعد رات منیٰ میں ہی گذاریں نمازوں اور دعاؤں کے اہتمام کے ساتھ۔ (آسان حج ص ٦٩)

۲۷)حج کا پانچواں دن: (۱۲ ذی الحجہ):۔

اگر کسی وجہ سے ۱۰/اور ۱۱/تاریخ کو آپ قربانی اور طواف زیارت نہیں کر سکے تھے تو آج اس سے فارغ ہو جائیں، آج مغرب تک کسی حالت میں طواف زیارت کر لینا ہے اس کے بعد ۱۳/تاریخ کی رمی اختیاری ہے۔ اگر ۱۳/تاریخ کو منیٰ میں رک جاتے ہیں اور تیرھویں کی رمی بھی کر لیتے ہیں تو یہ بہت بہتر ہے۔ اگر ۱۳ کی صبح منیٰ میں ہوگئی تو اب آپ پر تیرھویں کی رمی بھی واجب ہوگی۔ ۱۳/تاریخ کی رمی کا وقت صبح صادق سے زوال تک مکرہ اور زوال سے غروب تک مسنون ہے۔ اور غروب پر وقت ختم ہو جاتا ہے۔ نیز رمی کی بڑی فضیلت ہے۔ ہر کنکری پر اللہ تعالیٰ ایک مہلک اور بھاری گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ جو آدمی کو ہلاک کر دینے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اس کے بعد آج بھی آپ کو تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنا ہے، بالکل اسی طرح جیسے کل مار چکے ہیں، ہر کنکری کے ساتھ دعا بھی پڑھنا ہے، پہلے اور دوسرے شیطان کو کنکریاں مار کر تھوڑا دور ہٹ کر دعا کرنی ہے اور تیسرے شیطان کو کنکری مار کر دعا نہیں کرنی ہے۔

آج بھی رمی کا وقت زوال سے غروب تک ہے، اگر زیادہ بھیڑ اور خطرہ ہو تو رات میں بھی مار سکتے ہیں لہٰذا جلد بازی نہ کریں، آج رمی کرنے کے بعد آپ مکہ مکرمہ جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔ (آسان حج ص ۷۰)

۲۸) چند راحت رساں مشورے:۔

۱۲/ تاریخ کی کنکری میں یہ ہوتا ہے کہ لوگ پہلے سے واپسی کی تیاری کر لیتے ہیں کہ زوال ہوتے ہی کنکری ماریں گے اور مکہ روانہ ہو جائیں گے، اس لئے وہ لوگ زوال سے قبل سامان سمیت نکل جاتے ہیں، اس وقت وہاں بہت ہجوم ہوتا ہے، اور اسی ہجوم میں اموات کے واقعات بکثرت پیش آتے ہیں، آپ ایسا نہ کریں بلکہ آپ اپنی سابقہ ترتیب کے مطابق عصر تک اپنے خیمہ ہی میں آرام کریں اور عصر کے بعد سامان لے کر کنکری مارتے ہوئے وہیں سے آپ مکہ چلے جائیں، اس وقت بھیڑ بھی کم ہوگی اور آپ اطمینان سے کنکری بھی مار سکیں گے۔

عام طور سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے ۱۲/ تاریخ کی کنکری غروب کے بعد ماری تو انہیں ۱۳/ تاریخ کو بھی منیٰ میں رک کر کنکری مارنی پڑے گی جب کہ ایسا نہیں ہے، اگر آپ نے ۱۲/ تاریخ کو کنکری غروب یا عشاء کے بعد ماری تب بھی آپ کے ذمہ ۱۳/ تاریخ کا قیام ضروری نہیں ہے، البتہ اگر ۱۳/ تاریخ کی صبح صادق ہو گئی تو پھر آپ کو زوال تک رکنا ہو گا اور ۱۳/ تاریخ کو بھی کنکری مارنا ہو گا۔

نیز ایک کام اور کرلیں وہ یہ کہ آپ جب ۱۱/تاریخ کوطواف زیارت کرنے جائیں تو اپنا زائد سامان اپنے ساتھ مکہ مکرمہ لیتے جائیں، اس لئے کہ جب آپ منیٰ آتے ہیں تو اپنی ضرورت کا بہت سا سامان لاتے ہیں، لہٰذا جب آپ ۱۱/تاریخ کوطواف زیارت کے لئے مکہ مکرمہ جائیں تو زائد سامان لیتے جائیں تا کہ ۱۲/تاریخ کو واپسی کے موقع پر آپ پر زیادہ سامان کا بوجھ نہ رہے، بلکہ ہلکا پھلکا سامان ساتھ ہوتا کہ آپ بآسانی کنکریاں مارتے ہوئے مکہ مکرمہ واپس چلے آئیں، اس طرح کرنے سے آپ آخری دن سامان لاد کر لانے سے بچ جائیں گے۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۱۱۹)

۲۹)ایک ضروری انتباہ:

نیز ایک بات یہ بھی جان لیں کہ جو حجاج صحت مند ہیں چلتے پھرتے ہیں انہیں اپنی کنکری خود مارنا چاہئے ان کا یہ عذر قابل قبول نہیں کہ ہمیں بھیڑ سے وحشت ہوتی ہے یا گھبراہٹ ہوتی ہے، البتہ جو حجاج واقعی معذور ہیں وہ اپنا مسئلہ کسی مفتی صاحب سے پوچھ لیں کہ انہیں کنکری مارنے کے لئے کسی کو وکیل بنانا جائز ہے یا نہیں۔

۳۰)طوافِ وداع:

اب ماشاءاللہ آپ کا حج پورا ہو گیا، اب آپ پر کوئی خاص کام باقی نہیں رہا، صرف ایک کام باقی ہے اور وہ یہ کہ آپ جب مکہ سے رخصت ہوں گے تب آپ کو رخصتی طواف کرنا ہے، جس کو طواف وداع کہتے ہیں، وہ بھی صرف طواف ہے، اس میں سعی نہیں ہے اور اس میں بھی یہ سہولت ہے کہ بالکل نکلتے وقت اگر موقع نہ مل سکا تو کوئی حرج نہیں، حج کے بعد جتنے دن مکہ میں آپ رہیں گے تو اس میں آپ نفلی طواف کریں گے ہی، جو آخری طواف آپ نے کیا ہوگا وہ رخصتی طواف سمجھا جائے گا، لیکن اگر آپ کو پتہ

ہے کتنے بجے نکلنا ہے اور موقع ہے تو آخری طواف دھیان کے ساتھ کرلیں۔

اب آپ کو جو مکہ میں رہنے کے لئے دن مل جائیں اس کو خوب غنیمت سمجھیں اور اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو یہ سعادت نصیب کی، دن رات میں جتنا ہو سکے نفلی طواف، نفلی عمرے کریں اور تمام رشتہ داروں اور پوری امت کے لئے خوب خوب دعا کریں۔

بیت اللہ کے سامنے خوب نفلیں ادا کریں، بڑی برکت والی جگہ ہے، ملتزم سے چمٹ کے دعا کریں، حطیم جو خانۂ کعبہ کا حصہ ہے اس میں نماز پڑھیں، محبت وعظمت سے اللہ کے گھر کو دیکھتے رہیں، اللہ نے آپ کو سنہرا موقع دیا ہے، خوب نفع اٹھائیں، آئندہ پتہ نہیں یہ سعادت مقدر ہو یا نہ ہو لہٰذا موقع غنیمت جان کر اللہ کی رحمتوں کو جتنا لوٹ سکیں لوٹ لیں۔ (آسان حج ۷۱۔۷۲)

۱۳) مکہ مکرمہ سے رخصتی کے آداب:

حج سے فارغ ہو کر جب مکہ مکرمہ سے واپسی کے سفر کا ارادہ ہو تو طوافِ وداع کرے اور اس میں رمل نہ کرے اور اس کے بعد سعی بھی نہ کرے اور طواف وداع کے بعد دو رکعت صلوۃ طواف پڑھ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر خوب پیٹ بھر کر کئی سانس میں آب زمزم پئیں اور ہر سانس میں بیت اللہ کی طرف دیکھیں اور آب زم زم چہرہ، سر، اور بدن پر ملیں اور اپنے اوپر بھی ڈالیں، پھر بیت اللہ کی دہلیز کو جو زمین سے ابھری ہوئی ہے بوسہ دیں، پھر ملتزم سے لپٹیں اور سینہ اور داہنا رخسار ملتزم کو لگا کر داہنا ہاتھ اوپر کو اٹھا کر بیت اللہ کا پردہ پکڑ کر گڑ گڑا کر دعا کریں اور اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنا لیں، ان سب باتوں میں سہولت کا خیال رکھیں کسی کو ایذاء اور تکلیف نہ پہنچے اور بیت اللہ کی جدائی پر دل سے اظہار افسوس کریں، پھر نہایت حسرت کی نگاہ سے بیت اللہ کو

دیکھتے اور روتے ہوئے مسجد حرام سے باہر آئیں، اور دروازہ پر کھڑے ہو کر نہایت عاجزی اور انکساری سے دوبارہ حاضری کی دعا مانگیں اور حیض ونفاس والی عورت طواف وداع نہ کرے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے بغیر باہر دروازے پر کھڑی ہو کر دعا کرے۔ (انوار مناسک ص ٦١٥۔٦١٦)

باب نہم۔مدینہ منورہ کے فضائل وآداب

الحمدللہ حج وعمرہ کی تفصیل کے بعداب زیارت مدینہ منورہ،فضائل مدینہ منورہ اوروہاں کے آداب تحریر کئے جارہے ہیں

۱)روضۂ اطہر کی زیارت کی فضیلت:

حج سے فراغت کے بعدسب سے افضل اور بڑی سعادت سیدالمرسلین خاتم النبین رحمۃ للعالمین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت ہے،کوئی بھی صاحب ایمان ایسانہیں کرسکتا کہ دیاراقدس میں پہنچنے کے بعدروضۂ اقدس کی زیارت سے محروم واپس آجائے،حدیث شریف میں آیاہے کہ''جوشخص میری وفات کے بعدمیری قبرکی زیارت کرے گااس کے واسطےمیری شفاعت واجب ہوجائے گی''۔

(شعب الایمان:۳/۴۹۰۔حدیث نمبر ۴۱۵۹، المسالک فی المناسک :۲/۱۰۶۱)

اورایک حدیث میں آیاہے کہ جوشخص حج کوجائے اورمیری قبرکی زیارت کرےتو اس کی فضیلت ایسی ہے جیسےاس نے میری زندگی میں میری زیارت کی ہے۔(مشکوۃ شریف:ج۱/۲۴۱) (بحوالہ انوارمناسک ۶۵۴)

۲)فضائل مدینہ منورہ:

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کوہجرت کے لئے منتخب فرمایا،اپنی دعوت کامرکز بنایا،اسے اپناحرم قراردیا،اس کے لئے برکت کی دعامانگی،زندگی کے آخری دس سال یہاں گذارے،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مواجہہ یہیں ہے،اس شہرمیں موت ہونے والے کو اپنی شفاعت کی خوشخبری دی،ایمان سمٹ کریہیں آئے گا،،دجال یہاں داخل نہ ہوسکے گااورطاعون کی بیماری کبھی اس میں نہیں پھیلے گی،یہ شہرآنکھوں کانورہے،دلوں کاسرور

ہے، جہاں ہر قدم جائے عبرت ہے، اس کے اہم مقامات میں سے مسجد نبوی شریف، مسجد قباء، مسجد جمعہ اور تمام وہ مساجد ہیں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابہؓ نے نماز یں ادا کیں، ان مقامات سے اسلامی یادیں وابستہ ہیں، اہل نظر کو یہاں آیات واحادیث کی تشریح، غزوات کی تاریخ اور معجزات کی تفصیل ملتی ہے، انصاری قبائل کا جگہوں کا تعین ہوتا ہے، یہاں فکری معلومات اور مشاہداتی مطالعہ کا باہمی ربط چودہ صدیوں سے جاری ہے۔ (تاریخ مدینہ منورہ ص ۵)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ کو ہمارا محبوب بنادے، جیسے ہم مکہ سے محبت کرتے ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ، (مشکوۃ شریف)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے آپ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی، میں آپ سے مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں، وہ بھی اور اتنی ہی اور بھی، (مشکوۃ شریف)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے اور مدینہ کی وادیوں کو دیکھتے تو مدینہ کی محبت کی وجہ سے سواری تیز کردیتے۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت یحیٰ بن سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روئے زمین میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں مجھ کو اپنی قبر بنانا مدینہ سے زیادہ پسندیدہ ہو، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (انوار مناسک ۶۵۵)

۳) مدینہ منورہ کا سفر:

جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہو جائے تو راستہ میں کثرت سے درود وسلام پڑھتا جائے، اور جہاں تک ممکن ہو اسی میں مستغرق اور منہمک ہو جائے اور

راستہ میں مسجد حرام سے سولہ ۱۶ کلومیٹر کے فاصلے پر مقام سرف پڑے گا اس میں ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کی قبر ہے، ممکن ہو تو وہاں کھڑے ہو کر فاتحہ اور ایصال ثواب کرے اور جوں جوں مدینہ منورہ سے قریب ہوتا جائے، خشوع وخضوع اور درود وسلام میں اضافہ کرتا جائے۔ (انوار مناسک ص ۶۵۵)

۴) مدینہ منورہ کے قریب پہنچنے کی دعا:

جب سفر مدینہ منورہ کا قصد کرے تو اپنے خیالات وتوجہات کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یکسو کر لے، اور جتنا مدینہ منورہ سے قریب ہوتا جائے، درود شریف کی کثرت کرتا جائے اور جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ جائے تو یہ دعا پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْ دُخُوْلِی وِقَایَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ'' اے اللہ! یہ تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم پاک ہے، اس حرم مقدس کو میرے لئے جہنم سے خلاصی کا ذریعہ بنا دے اور اس کو میرے لئے جہنم کے عذاب سے اور برے حساب وکتاب سے حفاظت کا ذریعہ بنا دے۔

(انوار مناسک ص ۶۵۵)

۵) دخول مدینہ منورہ کے آداب ودعا:

جب مدینہ منورہ پہنچ جائے تو شہر میں داخل ہونے سے قبل اگر ممکن ہو تو غسل کر لے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو وضو کر لے اور نئے کپڑے یا دھلے ہوئے کپڑے پہن لے اور جب سرور کائنات فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں داخل ہو جائے تو بوقت دخول یہ دعا پڑھے:

''بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ

صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا. اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ وَارۡزُقۡنِیۡ مِنۡ زِیَارَةِ رَسُوۡلِكَ ﷺ كَمَا رَزَقۡتَ اَوۡلِیَآئَكَ وَاَهۡلَ طَاعَتِكَ وَانۡقِذۡنِیۡ مِنَ النَّارِ وَاغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ یَا خَیۡرَ مَسۡئُوۡلٍ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ لَّنَا فِیۡهَا قَرَارًا وَّرِزۡقًا حَسَنًا" ترجمہ: اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہی ہوگا اس کی مدد کے بغیر معصیت سے حفاظت نہیں اور اطاعت پر قدرت نہیں، اے میرے رب! مجھ کو سچائی کے ساتھ داخل فرمایئے اور سچائی کے ساتھ نکالئے اور اپنی طرف سے میرے لئے ایک طاقتور مددگار بنا دیجئے، اے میرے رب! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور مجھ کو اپنے رسول کی زیارت سے وہ فائدہ عطا فرما جو تو اپنے اولیاء اور فرمانبردار بندوں کو عطا فرماتا ہے اور مجھے جہنم کی آگ سے بچا اور میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور تو مانگے جانے والوں میں سے سب سے بہتر ہے اے اللہ ہمارے لئے اس شہر میں بہترین ٹھکانا اور بہترین رزق عطا فرما۔

۶) حاضری سے پہلے توبہ واستغفار کریں:

علماء نے لکھا ہے کہ مدینہ پاک جاتے ہوئے راستے میں کثرت سے درود شریف پڑھنے کا اہتمام کریں، جب آپ مدینہ پاک کا سفر شروع کریں تو بس میں بیٹھ کر کم از کم تین سو مرتبہ سچے دل سے توبہ واستغفار کریں، بلکہ گناہوں کو سوچ سوچ کر توبہ، استغفار کریں، کیونکہ ہم نے گناہوں کی کثرت سے اپنے وجود کو گندہ بنایا ہے لہٰذا کثرت استغفار سے خود کو گناہوں سے پاک صاف کریں، اللہ رب العزت سے کہیں کہ اے اللہ آپ نے ہمیں عرفات میں بلا کر ہمارے سب گناہوں کو معاف کر دیا ہے، لیکن عرفات سے واپسی کے بعد ہم سے جو گناہ ہوئے ہیں یا بے خیالی میں جو گناہ ہم سے ہو

گئے آپ ان تمام گناہوں کو بھی معاف فرما دیجئے اور ہمارے قلب اور ہمارے وجود کو ان گناہوں سے اور ان کی نحوست سے بھی پاک رکھیئے۔

ویسے بھی بس میں یکسوئی رہتی ہے لہٰذا اپنے رب سے خوب گناہوں کی معافی مانگئیں، اور استغفار کے بعد پھر درود شریف کی کثرت کریں، اس طرح مدینہ کے سفر کو کارآمد بنائیں۔ (حج تجربات کی روشنی میں ص ۱۲۲)

۷) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حساس طبیعت:

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ''ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز کا سلام پھیر کر ارشاد فرمایا: ''لوگ اچھی طرح وضو کر کے نہیں آتے جس کی وجہ سے نماز میں خلل واقع ہوتا ہے''

جو طبیعت اتنی حساس ہو کہ اچھی طرح وضو نہ ہونے پر ان کی نماز میں خلل آ جاتا ہو تو ہم خود سوچیں کہ اگر ہم ان کے پاس اتنے گناہوں کے ساتھ جائیں گے تو انہیں کس قدر تکلیف ہوگی، اس لئے اللہ پاک کے حضور سچے دل سے توبہ واستغفار کریں تا کہ ہمارے گناہوں کا کوئی اثر ہمارے وجود پر باقی نہ رہے۔

(حج تجربات کی روشنی میں ص ۱۲۳)

۸) مدینہ پاک جانے سے پہلے سیرتِ مبارکہ ضرور پڑھیں:

مدینہ پاک جانے سے قبل آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت مبارکہ ضرور پڑھیں، کیونکہ اب تک ہم جس طرح درود پاک پڑھتے تھے ہمیں وہاں اس طرح نہیں پڑھنا ہے، بلکہ اس تصور کے ساتھ درود پاک پڑھنا ہے کہ گویا ہم اپنا یہ درود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سنا رہے ہیں۔

نیز درود پاک پڑھتے ہوئے آپ ﷺ کی زندگی کے حالات وواقعات پر ایک تصوراتی نظر ڈالتے جائیں، ان سب واقعات کے استحضار کے لئے سیرت کی دستیاب کتابوں کا مطالعہ ضرور کریں، چونکہ ہمیں اس پاک نبی ﷺ کی اعلیٰ مقامی اور بلند مرتبہ کا تصور ہی نہیں اور کوئی تصور بھی کیسے کرسکتا ہے کہ جس کو رب العالمین بجائے نام لینے کے القاب سے اپنے کلام میں پکارے، اور آپ کی جان کی قسم کھائے اس کے مرتبے کا اندازہ ہم کہاں سے کر سکتے ہیں، ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

"يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ"

لہٰذا سیرت کی کسی کتاب کا مطالعہ ضرور کریں تا کہ یہ احساس ہو کہ ہم حاضری کہاں دے رہے ہیں، جس ذات پاک کو صحابہ نظر بھر کر دیکھنے کی تاب نہ رکھتے ہوں، ہم سراپا گناہ گار اس نبی ﷺ کا قرب حاصل کرنے جا رہے ہیں۔

(حج تجربات کی روشنی میں ص ۱۳۷)

۹) مسجد نبوی میں دخول کے آداب:

جب مدینہ منورہ میں داخل ہو جائے تو سب سے پہلے مسجد نبوی میں داخل ہو اور مسجد نبوی میں داخلہ سے قبل کسی دوسرے کام میں نہ لگ جائے، ہاں اگر کوئی سخت ضرورت پیش آئے تو اس سے فارغ ہو کر فوراً داخل ہو جائے، البتہ عورتوں کا رات میں داخل ہونا بہتر ہے، مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ رَبِّ اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"۔

اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور صلوٰۃ وسلام اللہ کے رسول پر نازل ہو، اے میرے اللہ میرے گناہ معاف فرما، میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اس دعا کو پڑھتے ہوئے نہایت عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ داخل ہوجائے اور داخل ہوکر اگر سہولت ہوتو اولاً ریاض الجنۃ میں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ کر دعا کرے اور اگر فرض نماز کی جماعت کھڑی ہوچکی ہو یا ہورہی ہے تو اس میں شرکت کرلے، یہ فرض نماز تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہوجائے گی۔

(انوار مناسک ص ۶۵۹)

۱۰) روضۂ اقدس پر درود وسلام :۔

تحیۃ المسجد اور دعا سے فارغ ہوکر پورے ادب اور ہوش کے ساتھ روضۂ اقدس پر آئیں اور نہایت ادب کے ساتھ یہ سمجھتے ہوئے کہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بات بہ نفس نفیس سن رہے ہیں، ہلکی آواز سے سلام عرض کریں۔

جالی میں پیتل کے تین حلقے بنے ہوئے ہیں، ان میں جو بڑا ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کے سامنے ہے اور دوسرے کے برابر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اور تیسرے کے برابر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

یہ دھیان رکھیں یہاں بھیڑ زیادہ ہوتی ہے تو کسی کو تکلیف نہ پہنچے، سلام کے بارے میں مختلف ذوق ہیں، بعض لوگ مختصر سلام پسند کرتے ہیں اور سلف کا بھی یہی معمول رہا ہے، لہٰذا مختصر سلام پیش کریں یہ بہتر ہے چونکہ بھیڑ کی وجہ سے لمبے سلام کا موقع بھی نہیں رہتا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَ اللهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ

اگر کوئی لمبا سلام عرض کرنا چاہے تو جو آسان ہو وہ عرض کرے۔

سلام عرض کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کریں کہ یارسول اللہ میں اللہ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور معافی مانگتا ہوں آپ بھی میرے لئے سفارش فرمائیں اور اللہ کے دربار میں آپ کا وسیلہ چاہتا ہوں اس بات پر کہ مسلمان ہونے کی حالت میں آپ کی سنت وملت پر مروں۔

(آسان حج ص ۸۳)

۱۱) دوسروں کی طرف سے روضۂ اقدس پر سلام:۔

اس کے بعد جن دوستوں، بزرگوں اور عزیزوں نے آپ سے سلام کی فرمائش کی ہے اور بعض سے آپ نے وعدہ بھی کرلیا ہے اُن کا سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائیں، نام یاد ہو تو نام لے کر یا سب کی طرف سے اس طرح کہیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر ایمان رکھنے والے اور آپ کا نام لینے والے چند، بزرگوں اور عزیزوں نے سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لئے بھی رب العالمین سے سفارش فرمائیں، وہ بھی آپ کی شفاعت کے طلب گار وامیدوار ہیں (یہ بات دھیان میں رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اللہ کی اجازت سے ہی ہوگی)۔

(آسان حج ص ۸۵)

۱۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام:۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام سے فارغ ہو کر ایک ہاتھ کے بقدر دائیں طرف ہٹ کر دوسرے حلقہ کے پاس آئیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس طرح سلام پیش کریں:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ وَثَانِيَهٖ فِي الْغَارِ وَرَفِيْقَهٖ فِي الْاَسْفَارِ وَاَمِيْنَهٖ عَلَى الْاَسْرَارِ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقِ جَزَاكَ اللهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا" آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول کے خلیفہ، غار میں ان کے ساتھی، سفروں میں ان کے رفیق، ان کے رازوں کے امین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ آپ کو امت محمدیہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے، پھر جن لوگوں نے سلام کہا ہو ان کا سلام پہنچا دیں۔ (آسان حج ص ۸۶)

۱۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام:۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام سے فارغ ہو کر ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر تیسرے حلقہ کے پاس آجائیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ میں سلام عرض کریں: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقِ الَّذِيْ اَعَزَّ اللهُ بِهِ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ مَرْضِيًّا حَيًّا مَيِّتًا جَزَاكَ اللهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا" اے امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ پر سلام ہو جن کے ذریعہ اللہ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا، اے مسلمانوں کے امام زندگی اور موت میں اللہ کے نزدیک پسندیدہ، اللہ تعالیٰ آپ کو امتِ محمدیہ کی طرف سے جزاء خیر عطا فرمائے۔

پھر جن لوگوں نے سلام کہا ہو ان کا سلام پہنچا دیں اس کے بعد ریاض الجنہ میں جا کر دو رکعت پڑھ کر خوب دعائیں مانگیں، مدینہ منورہ کے قیام کو خوب غنیمت سمجھیں،

بے ادبی، شوروغل سے خاص طور سے بچیں اور درود شریف کی کثرت کریں اور وقت ضائع نہ ہونے دیں۔ (آسان حج ص ۸۷)

۱۴) درودوسلام کے بعد دو رکعت:

درودوسلام اور دعاؤں کے بعد دو رکعت نماز ریاض الجنۃ میں ادا کریں اور خوب دعائیں مانگیں، یہاں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں، پھر اسطوانہ ابولبابہ کے پاس آکر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے مرادیں مانگیں، قیام مدینہ منورہ کے دوران ہر نماز باجماعت مسجد نبوی ہی میں ادا کرنے کی کوشش کریں، (انوار مناسک ص ۶۶۴)

۱۵) ریاض الجنۃ کے سات ستون:۔

مسجد نبوی کا وہ قدیم حصہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممبر اور حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان واقع ہے وہی ریاض الجنۃ کا حصہ ہے اور اس حصہ میں سات ستون ہیں اور ہر ایک ستون پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے اور مسجد نبوی میں یہ سات ستون بالکل نمایاں ہیں اور یہ ساتوں ستون حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے ہیں اور ہر ایک پر نام بھی لکھا ہوا ہے۔

۱) اسطوانۂ حنانہ: یہ وہ ستون ہے جو کھجور کے تنہ کا تھا، مسجد نبوی میں منبر بننے سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی ستون پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اور جب منبر بن گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستون کو چھوڑ کر منبر پر خطبہ دینے لگے تو یہ ستون باقاعدہ آواز کے ساتھ زور زور سے رونے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنے سینۂ مبارک سے لگالیا تو اس کا رونا بند ہوگیا، کھجور کا وہ تنہ وہاں مدفون ہے، لیکن اب وہاں پختہ ستون بنا ہوا ہے۔

۲) اسطوانۂ ابولبابہ: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، غزوۂ تبوک کے موقع پر ان سے کوئی خطا صادر ہوئی تھی تو انہوں نے خود اپنے آپ کو مسجد نبوی کے اس

ستون سے باندھ دیا تھا جو اسطوانۂ ابولبابہ کے نام سے مشہور ہو گیا اور انہوں نے یہ عہد کیا تھا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود نہیں کھولیں گے بندھا رہوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہ فرمایا تھا کہ جب تک خدا کی طرف سے مجھے حکم نہیں ہوگا، میں بھی نہیں کھولوں گا، چنانچہ پچاس دن تک اسی ستون سے بندھے رہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر ان کی توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہ نفس نفیس اپنے دست مبارک سے کھول دیا، ان کی توبہ کا ذکر سورہ توبہ میں ہے، اس جگہ پر توبہ کی قبولیت قرآن سے ثابت ہے، اس لئے یہاں پر دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ واستغفار کرنی چاہئے، اور دعا کرنی چاہئے۔

۳) اسطوانۂ وفود: یہ وہ ستون ہے جس کے پاس بیٹھ کر باہر سے آنے والے قبائل نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک پر اسلام کی بیعت کی ہے، یہ ستون حجرۂ عائشہؓ اور حجرۂ فاطمہؓ کی دیوار سے متصل ہے۔

۴) اسطوانۂ حرس: یہ وہ ستون ہے جو حضرت عائشہؓ کی دیوار سے متصل ہے، ہجرت کے بعد شروع شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازہ پر پہرہ دیا جاتا تھا، یہ پہرہ دینے والا اسی ستون کے پاس بیٹھ جاتا تھا، اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اعلان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے، اس اعلان کے بعد پہرہ داری کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

۵) اسطوانۂ جبرئیل: حضرت جبرئیل امین جب وحی لے کر حضرت دحیہ کلبیؓ کی شکل میں تشریف لاتے تو اکثر و بیشتر اسی ستون کے پاس بیٹھے ہوئے نظر آتے اور اس جگہ کو مقام جبرئیل بھی کہتے ہیں، اس جگہ بھی دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

۶) اسطوانۂ سریر: یہ وہ ستون ہے جہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے

تھے اور آرام کے لئے اسی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر بچھا دیا جاتا، یہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعتکاف کی جگہ ہے اس لئے یہاں بھی دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

۷) اسطوانۂ عائشہؓ: ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اس جگہ نماز پڑھنے کی فضیلت اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے اس کو حاصل کرنے کے لئے قرعہ کی نوبت آجائے گی، اس کے بعد سے صحابہ کرام اس جگہ کی جستجو کرتے رہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو وہ جگہ بتلادی کہ اس جگہ جا کر توبہ واستغفار اور دعاؤں میں مشغول ہو جائیں، اس لئے اس ستون کو "اسطوانۂ عائشہ" کہا جاتا ہے، اس جگہ بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں، لہٰذا مذکورہ مقامات میں سے کسی بھی جگہ دعا ترک نہ کریں۔

(انوار مناسک ص ٦٦٥)

١٦) جنت البقیع:۔

یہ مدینہ منورہ کا وہ وسیع وعریض قبرستان ہے جس میں ہزارہا صحابہ کرامؓ، تابعین، اولیاء اللہ، اور نفوس قدسیہ مدفون ہیں، یہ قبرستان مسجد نبوی کی جانب قبلہ میں جنوبی مشرقی سمت میں واقع ہے، اور اس وقت مسجد نبوی اور جنت البقیع کے درمیان کوئی آبادی حائل نہیں ہے اور اس قبرستان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں سے نو۹ / امہات المؤمنین مدفون ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ، ام المؤمنین حضرت حفصہؓ، ام المؤمنین حضرت سودہؓ، ام المؤمنین حضرت زینبؓ بنت جحشؓ، ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ، ام المؤمنین حضرت صفیہؓ، ام المؤمنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہؓ، ام المؤمنین حضرت جویریہؓ، ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ۔

اور ازواج مطہرات میں سے ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ مک مکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں آرام فرما ہیں اور ام المؤمنین حضرت میمونہؓ مقام سرف میں مدفون ہیں جو مسجد حرام سے سولہ ۱۶ رکلومیٹر کے فاصلے پر طریق مدینہ میں واقع ہے۔

اور اس قبرستان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد میں سے حضرت فاطمۃ زہرہؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت ام کلثومؓ اور حضرت ابراہیمؓ مدفون ہیں اور نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت حسنؓ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں، نیز حضرت زین العابدینؒ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ کی مزار بھی اسی قبرستان میں ہے، اس قبرستان میں حضرت عثمان ذوالنورینؓ کا مزار نمایاں ہے جو بقیع میں داخل ہونے کے بعد دوسو قدم کے فاصلے پر ہے۔ (انوار مناسک ص ۶۶۹)

۱۷) جنت البقیع کی فضیلت:۔

اس قبرستان کو دنیا کے تمام قبرستانوں پر فضیلت حاصل ہے، ترمذی شریف میں حدیث مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو مدینہ کے قبرستان میں دفن ہونے کا موقع ملے وہ شخص ضرور مدینہ میں آکر مرے، اس لئے کہ جو مدینہ کے قبرستان میں مدفون ہوگا ضرور میں اس کی شفاعت کروں گا، (ترمذی ج:۲/ ۲۲۹)۔

نیز بعض کتابوں میں اس کا بھی ذکر ہے، کہ جو شخص اس قبرستان میں دفن ہوگا وہ ہمیشہ کے لئے عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ انوار مناسک ص ۶۷۱

۱۸) جنت البقیع کی زیارت:۔

حجاج کرام اور عمرہ کرنے والوں کو مدینہ منورہ کی زیارت ضرور نصیب ہوتی ہے، بڑی خوش قسمتی کی بات ہے، کہ ان کو اس قبرستان کی زیارت کا موقع ملتا ہے، لہٰذا مدینہ

کے قیام کے دوران اس قبرستان کی زیارت کی بھی حتی الامکان کوشش کریں اور موقع کو غنیمت جانیں، نیز اگر موقع ملے تو روز زیارت کریں۔(انوار مناسک ص ۶۷۱) ورنہ کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ حاضری دیں اور جمعہ کا دن زیادہ بہتر ہے۔

۱۹) اہل بقیع پر سلام:

قبرستان بقیع ہر وقت کھلا نہیں رہتا، بلکہ بند رہتا ہے اور جنازہ لے جانے کے لئے کھولا جاتا ہے، اور عام طور سے عصر اور فجر کی نماز کے بعد کھولا جاتا ہے، اس لئے موقع کا انتظار کر کے داخل ہو جائیں، اور اہل بقیع پر ان الفاظ کے ساتھ سلام پڑھیں:

''السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ'' (ابو داؤد شریف: ج ۲/۴۲۶)، اے ایمان والی قوم تم پر سلامتی ہو بیشک ہم انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں۔

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ الْغَرْقَدْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ'' اے اللہ اہل بقیع کی مغفرت فرما، اے اللہ ہماری اور ان کی مغفرت فرما۔

اس طرح اہل بقیع پر سلام کے بعد جن حضرات کے مزارات کے نشان باقی ہیں ان پر فرداً فرداً سلام پیش کرے۔ (انوار مناسک ص ۶۷۲)

۲۰) سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پر سلام:

بقیع میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مزار نمایاں ہے، ان کو ان الفاظ سے سلام پیش کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَا النُّوْرَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُجَهِّزَ

جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْهِجْرَتَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَامِعَ الْقُرْآنِ بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَبُوْرُ عَلَى الْكَدَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدَ الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ترجمہ: اے مسلمانوں کے امام آپ پر سلام ہو، اے خلفاء راشدین میں تیسرے نمبر کے خلیفہ آپ پر سلام ہو، اے دونوروں والے آپ پر سلام ہو، اے جیش العسرۃ (غزوہ تبوک) کے لشکر کو روپیہ اور ساز و سامان دے کر روانہ کرنے والے آپ پر سلام ہو، اے دو ہجرت والے آپ پر سلام ہو، اے قرآن کریم کو موجودہ شکل میں جمع کرنے والے آپ پر سلام ہو، اے مصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے والے آپ پر سلام ہو، اے اپنے گھر میں شہید ہونے والے آپ پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہو۔ (انوار مناسک ص ۶۷۲)

۲۱) مسجد نبوی میں نماز کا ثواب:۔

مسجد نبوی میں با جماعت نماز پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے، ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے میری اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے، سوائے مسجد حرام کے، کیونکہ مسجدِ حرام میں با جماعت نماز پڑھنے کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلے میں ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے، (ترغیب وترہیب)۔

ایک اور روایت میں مسجد نبوی کی ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر بتایا گیا ہے (ابن ماجہ)۔ (بحوالہ آسان حج ۸۹)

۲۲) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چالیس نمازیں:

مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنا بروایت حضرت انسؓ دوسری مسجدوں میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، (ابن ماجہ: ۱۰۳)، نیز مسجد نبوی میں چالیس نمازیں بلا ناغہ پڑھنا عظیم ترین فضیلت کی بات ہے۔

عذاب قبر اور نفاق سے برأت اور جہنم سے خلاصی نصیب ہوتی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل :۳/ ۱۵۵) (بحوالہ انوار مناسک ص ۶۷۵)

۲۳) مسجد قباء کی زیارت و نماز:۔

مسجد قباء وہ مسجد ہے جس کی تعمیر میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے پتھر رکھا ہے اور ہجرت کے بعد سب سے پہلے اس مسجد کی تعمیر ہوئی ہے اور یہی وہ مسجد ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں ''لمسجد اسس علی التقوی'' فرمایا گیا ہے۔

اب یہ مسجد بہت بڑی بن گئی ہے، سڑک سے متصل کھلے میدان میں ہے، اور یہ مسجد مسجد نبوی سے تقریباً تین چار کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، حدیث میں آیا ہے کہ اس مسجد میں ایک نماز پڑھنے سے ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے، (بخاری شریف ۱/ ۱۵۹، ابن ماجہ شریف ۱/ ۱۵۹)، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہفتہ کے دن مسجد قباء تشریف لے جایا کرتے تھے، اس لئے کسی کو ہفتہ کے دن کا موقع ملے تو ہفتہ کو مسجد قباء میں حاضری دینے کی کوشش کرے اور قباء ہی کے علاقے میں ''بئر اریس'' ہے، یعنی وہ کنواں ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی سیدنا حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے گر گئی تھی پھر نہیں ملی۔ (مسلم شریف:۱/ ۴۴۸، مستفاد فتح القدیر ۳/ ۱۸۳)۔

(بحوالہ انوار مناسک ص ۶۵۷)

۲۴)شہدائے احد کی زیارت:۔

احد ایک پہاڑ کا نام ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم احد سے محبت کرتے ہیں'' اس کے احاطے میں شہداء کے مزارات موجود ہیں جب یہاں حاضری ہو تو سلام پیش کرے۔ (حج اور عمرہ ۶۵)

۲۵)مدینہ طیبہ سے واپسی کے آداب:۔

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو ریاض الجنۃ میں یا مسجد نبوی کے کسی بھی حصہ میں دو رکعت نفل نماز پڑھ کر روضۂ اطہر علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ پر حاضر ہو کر پہلے کیطرح درود و سلام پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، اے اللہ میرے سفر کو آسان فرما دے اور مجھے سلامتی و عافیت کے ساتھ اپنے اہل و عیال میں پہنچا دے، اور مجھ کو دونوں جہاں میں آفتوں سے محفوظ فرما، اور میرا حج اور میری زیارت کو شرفِ قبولیت سے ہمکنار فرما، اور مجھے مدینۃ منورہ کی دوبارہ حاضری نصیب فرما، اور یہ میرا آخری سفر نہ بنا، اس کے بعد اگر یاد ہو تو ذیل میں آنے والی دعا پڑھے۔

(انوار مناسک ص ۶۷۷)

۲۶)مدینہ منورہ سے واپسی کی دعا:۔

اگر یاد ہو تو روضۂ اطہر کے سامنے ذیل کی دعا پڑھے:

'' اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ ھٰذَا اٰخِرَ الْعَھْدِ بِنَبِیِّكَ وَمَجْدِہٖ وَحَرَمِہٖ وَیَسِّرْ لِیْ الْعَوْدَ اِلَیْہِ وَالْعَکُوْفَ لَدَیْہِ وَارْزُقْنِی الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرُدَّنَا اِلٰی اَھْلِھَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ ،اٰمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ'' ترجمہ: اے میرے اللہ! آپ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسجد نبوی اور حرم نبوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس زیارت کو آخری زیارت نہ بنا، بلکہ میرے لئے دوبارہ آنا اور ٹھہرنا آسان فرما، اور میرے لئے دنیا و آخرت میں سلامتی و عافیت نصیب فرما، اور مجھے اپنے گھر عافیت اور سلامتی اور اجر و ثواب کے ساتھ پہنچا دے اور اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے مالا مال فرما، اس کے بعد نہایت حسرت اور صدمہ کے ساتھ دیار حبیب سے رخصت ہو جائے۔

مدینہ سے باچشمِ تر جا رہا ہوں　　نہیں چاہتا دل، مگر جا رہا ہوں

زمانہ یہ کہتا ہے گھر جا رہا ہوں　　حقیقت میں جنت بدر جا رہا ہوں

(انوار مناسک ص ۶۷۷)

۲۷) مدینہ منورہ کی کھجوریں وطن لانا:۔

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا سفر ہو تو مدینہ طیبہ کی کھجور بھی ساتھ میں لانے کا اہتمام کریں، حدیث پاک میں مدینۃ منورہ کی کھجوروں کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے ،اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی کھجوروں کی فضیلت نہایت اہمیت کے ساتھ بیان کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کی کھجور کھانے سے زہر بھی اثر نہیں کرتا (مسلم شریف: ۱۸۱/ ۲) لہٰذا حجاج کرام کا مدینۃ منورہ کی کھجور اپنے وطن لانا اور خود کھانا اور اپنے اعزہ واقرباء کو کھلانا باعث خیر و برکت ہے اور ہمارے اکابرین کا اس پر معمول بھی رہا ہے۔

(انوار مناسک ۶۷۸)

۲۸) وطن سے قریب پہنچنے کی دعا:۔

حب حجاج کرام اور عمرہ کرنے والے اس بارونق سفر سے واپس وطن کے قریب پہنچ جائیں تو یہ دعا پڑھیں؛

" بِسمِ اللّٰہِ آئِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰہُ وَعدَہُ، وَنَصَرَ عَبدَہُ، وَھَزَمَ الأَحزَابَ وَحدَہُ " (مسلم شریف ۱/۴۳۵، ...)، ہم اللہ کا نام لے کر سفر سے واپس ہو رہے ہیں، ہم سفر سے توبہ کرتے ہوئے لوٹنے والے ہیں، ہم اللہ کی عبادت کرتے ہوئے لوٹنے والے ہیں ہم اپنے رب کی حمد وثنا کرتے ہوئے سفر سے آرہے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر کے دکھایا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور لشکر کو تنہا شکست دی۔

(بحوالہ انوار مناسک ص ۶۷۸)

۲۹) واپسی میں حاجی کا استقبال:۔

جب حجاج کرام حج سے واپس آئیں تو ان سے ملاقات، سلام، مصافحہ کرنا اور ان سے دعا کرانا باعث فضیلت ہے، اس لئے کہ حاجی کی دعا قبول ہوتی ہے، مگر حاجی کو روانہ کرتے وقت جلوس کی شکل اختیار کرنا یا نعرہ لگانا سخت ممنوع ہے اور اسی طرح حاجی کی واپسی میں ضرورت سے زیادہ افراد کا ہوائی اڈہ پر پہنچ جانا اور بلا وجہ اتنے لوگوں کا کرایہ خرچ کرنا قابل ترک عمل ہے اور اس میں ریاکاری کا بھی اندیشہ ہے، جس سے احتراز ضروری ہے۔

(مستفاد معلم الحجاج: ص ۳۴۸) (بحوالہ انوار مناسک ص ۶۷۸)

۳۰) حاجی کے یہاں دعوت:۔

حجاج کرام کا سفر حج کو جانے سے قبل یا واپسی پر دعوت کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرامؓ، ائمہ مجتہدین اور سلف وخلف کسی سے بھی ثابت نہیں ہے، نیز حج ایک اہم ترین عبادت ہے اور عبادت کا نام ونمود اور ریاکاری سے محفوظ ہونا لازمی ہے، اور

دعوت سے نام ونمود اور ریا کاری کا ہونا بہت واضح ہے اس لئے اس رسمی دعوت کو ترک کر دینا ہر حاجی پر لازم ہے، لہٰذا دنیا کے نام ونمود کے لئے ایسی عظیم عبادت کے ثواب کو ضائع نہ کریں۔ (انوار مناسک ص ۶۷۹)

(۳۱) حج مقبول ومبرور کی علامتیں:۔

۱۔حلال مال سے حج کرے۔

۲۔حج تمام قسم کے منکرات اور معاصی سے خالی ہو۔

۳۔حج سے فراغت کے بعد رخصتی کے وقت رونا آئے۔

۴۔حج سے فارغ ہو کر وطن پہنچنے پر حاجی کا دینی حال اور مزاج حج سے پہلے کی حالت سے بہتر ہو۔

۵۔حج سے واپسی پر تمام قسم کے گناہوں اور معاصی کو بالکل چھوڑ دیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ

باب دہم :متفرقات

۱)افعال حج وعمرہ کا مفصل نقشہ:۔

نمبر شمار	حج افراد کے افعال	حکم
۱	احرام	شرط
۲	طواف قدوم مع رمل	سنت
۳	سعی بین الصفا والمروۃ	واجب
۴	وقوف عرفہ	رکن
۵	وقوف مزدلفہ	واجب
٦	یوم النحر میں جمرۂ عقبہ کی رمی	واجب
۷	سر منڈانا	واجب
۸	طوافِ زیارت	رکن
۹	گیارہویں، بارہویں کی رمی جمار	واجب
۱۰	منیٰ میں رات گذارنا	سنت
۱۱	طواف وداع	واجب
(انوار مناسک ص ۴۳)		
	حج قران کے افعال	
۱	حج وعمرہ دونوں کا احرام	شرط
۲	طواف عمرہ	رکن

۳	طواف عمرہ میں رمل	سنت
۴	عمرہ کی سعی	واجب
۵	طواف مع قدوم میں رمل	سنت
۶	حج کی سعی	واجب
۷	وقوف عرفہ	رکن
۸	وقوف مزدلفہ	واجب
۹	یوم النحر میں جمرۂ عقبہ کی رمی	واجب
۱۰	قربانی	واجب
۱۱	سر منڈانا	واجب
۱۲	جمرۂ عقبہ کی رمی، قربانی حلق میں ترتیب	واجب
۱۳	طواف زیارت	رکن
۱۴	گیارہویں، بارہویں کی رمی جمار	واجب
۱۵	منیٰ میں رات گذارنا	سنت
۱۶	طواف وداع	واجب

(انوار مناسک ص ۴۳)

حج تمتع کے افعال

۱	عمرہ کا احرام	شرط
۲	عمرہ کا طواف	رکن
۳	طواف عمرہ میں رمل	سنت

۴	عمرہ کی سعی	واجب
۵	ارکان عمرہ کے بعد سر منڈانا	واجب
۶	۸/ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط
۷	وقوف عرفہ	رکن
۸	وقوف مزدلفہ	واجب
۹	یوم النحر میں جمرۂ عقبہ کی رمی	واجب
۱۰	قربانی	واجب
۱۱	سر منڈانا	واجب
۱۲	جمرۂ عقبہ کی رمی، قربانی وحلق میں ترتیب	واجب
۱۳	طواف زیارت	رکن
۱۴	حج کی سعی	واجب
۱۵	گیارہویں، بارہویں کی رمی جمار	واجب
۱۶	منیٰ میں رات گذارنا	سنت
۱۷	طواف وداع	واجب

(انوار مناسک ص ۴۳)

عمرہ کے افعال

۱	احرام	شرط
۲	طواف عمرہ	رکن

۳	سعی	واجب
۴	سرمنڈانا	واجب

۲) عمرہ کا نقشہ

نمبر شمار	افعال	احکام
۱	نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام	فرض
۲	رمل اور اضطباع کے ساتھ طواف	فرض
۳	صفا اور مروہ کے درمیان سعی	واجب
۴	سرمنڈانا یا کتروانا	واجب

۳) میقات

میقات :۔میقات اصل میں مکان معین کا نام ہے۔ وہ مقامات جہاں سے حج یا عمرہ کرنے والے حضرات احرام باندھتے ہیں میقات کہلاتے ہیں۔ میقات کے اعتبار سے پوری دنیا کی سرزمین کو شریعت اسلامیہ نے تین حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱) حرم ۲) حِل ۳) آفاق

ذوالحلیفہ	جحفہ/رابغ	یلملم	قرن المنازل	ذات عرق
۴۱۰/کلومیٹر	۱۸۷/کلومیٹر	۱۳۰/کلومیٹر	۸۰/کلومیٹر	۹۰/کلومیٹر

آفاق:۔ حرم اور حل کے باہر پوری دنیا کی سرزمین آفاق کہلاتی ہے۔آفاقی حضرات جب بھی عمرہ کی نیّت سے مکہ مکرمہ جانا چاہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک میقات پر یا اس سے پہلے یا اس کے مقابل احرام باندھیں۔

حرم: مکہ مکرمہ اور اس کے چاروں طرف کچھ دور تک کی زمین حرم کہلاتی ہے۔اس مقدس سرزمین میں غیر مسلموں کا داخلہ حرام ہے۔نیز ہر شخص کے لئے چند چیزیں کرنا حرام ہے چاہے وہاں کا مقیم ہو یا حج وعمرہ کرنے کے لئے آیا ہو اسلئے اس کو حرم کہا جاتا ہے۔یہاں کے خودرو اُگے ہوئے درخت یا پودے کاٹنا یہاں کسی جانور کا شکار کرنا یا اس کو چھیڑنا، گری پڑی چیز کا اٹھانا وغیرہ۔نیز حدود حرم کے اندر مستقل یا عارضی طور پر قیام پذیر شخص کو عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے حرم سے باہر حل میں جانا ہوگا۔حل کی سب سے قریب جگہ تنعیم ہے جہاں مسجد عائشہ بنی ہوئی ہے۔جو مسجد حرام سے ۶ رکلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

حل:۔ میقات اور حرم کے درمیان کی سرزمین حل کہلاتی ہے جس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں حرام تھیں۔حل میں رہنے والے عمرہ کا احرام اپنے گھر سے باندھیں گے۔

۴) حدود حرم

تنعیم مسجد عائشہ ۶ رکلومیٹر	نخلہ ۱۴ رکلومیٹر	اضاءۃ لبن ۲۳ رکلومیٹر	جعرانہ ۲۴ رکلومیٹر
حدیبیہ ۲۲ رکلومیٹر	عرفات سے قبل ۱۷ رکلومیٹر	بطریق جبال الی طائف ۱۶ رکلومیٹر	

(بحوالہ انوار مناسک ص ۱۵۰)

۵) حج کا نقشہ

حج کا پہلا دن ۸/ذی الحجہ	نیت اور لبیک کے ساتھ احرام باندھ کر منیٰ پہنچنا منیٰ میں ظہر عصر، مغرب، عشاء اور ۹/کی فجر پڑھنا	فرض
حج کا دوسرا دن	آج سورج نکلنے کے بعد عرفات میں جا کر ٹھہرنا ہے	فرض
۹/ذی الحجہ	رات (مغرب کے وقت) میں مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ روانگی، عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء ایک ساتھ مزدلفہ میں پڑھنا	واجب
حج کا تیسرا دن ۱۰/ذی الحجہ	آج فجر سے سورج نکلنے تک تھوڑی دیر مزدلفہ میں ٹھہرنا ہے۔ پھر منیٰ جا کر بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا ہے۔ پھر قربانی کرنا ہے، پھر سر کے بال منڈوانا ہے یا کتروانا۔ پھر طواف زیارت کرنا ہے۔ اس طواف کے ساتھ سعی کرنا ہے۔	واجب واجب واجب فرض واجب
حج کا چوتھا دن ۱۱/ذی الحجہ	تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے، (زوال کے بعد سے صبح صادق تک، پہلے چھوٹے، پھر درمیان کے پھر بڑے شیطان کی) قربانی اور طواف زیارت اگر دس کو نہ کیا ہو آج کرنا	واجب

حج کا پانچواں دن ۱۲/ذی الحجہ	آج تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے قربانی اور طواف زیارت مغرب سے پہلے کرنا (اگر پہلے دو دن میں نہ ہوا ہوتو)	واجب

نوٹ: اس کے علاوہ حج کے بقیہ دنوں میں روزمرہ کی طرح نمازیں ادا کریں، طوافِ زیارت کا وقت ۱۰/ذی الحجہ کی فجر سے ۱۲/ذی الحجہ کے غروب تک ہے، طوافِ زیارت سے رات کے کسی بھی حصے میں فارغ ہوں تو بقیہ رات قیام کے لئے منیٰ چلے جائیں۔

۶) حج کے فرائض وواجبات:۔

حج کے تین فرائض ہیں: (فرض ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اگر ان میں سے کوئی چیز چھوٹ گئی تو آپ کا حج ہی نہ ہوگا۔)

۱۔احرام پہننا، حج کی نیت کرنا، تلبیہ (لبیک) پڑھنا

۲۔وقوف عرفہ

۳۔طواف زیارت

حج کے چھ واجبات ہیں: (واجب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کوئی چیز چھوٹ گئی تو دم یعنی قربانی لازم ہوگی، اس کے بغیر حج نہیں ہوگا)

۱۔مزدلفہ کا قیام

۲۔رمی کرنا (شیطان کو کنکری مارنا)

۳۔قربانی کرنا

۴۔حلق یا قصر کروانا

۵۔حج کی سعی کرنا

۶۔طوافِ وداع

۷)عمرہ کے فرائض وواجبات:۔

عمرہ کے دوفرض ہیں:

۱۔احرام پہننا،عمرہ کی نیت کرنا تلبیہ پڑھنا

۲۔طواف کرنا(اورطواف کے بعد دورکعت نماز پڑھناواجب ہے

عمرہ کے دوواجب ہیں:

۱۔صفاومروہ کی سعی کرنا

۲۔حلق یاقصرکرنایعنی سر کے بال کترنا

مسئلہ: حلق کروانا افضل ہے،اورقصریعنی بال کتروانا، یہ اسی وقت جائز ہے جب کہ سر کے بال کم ازکم ایک پوروے یعنی ایک انچ کے برابر یااس سے بڑے ہوں اور اگراس سے چھوٹے ہیں توحلق کروانا ضروری ہے۔

۸)یوم الجمعہ کا حج:۔

شریعت کی اصطلاح میں جمعہ کے دن کے حج کوحج اکبرتونہیں کہاجاتا،لیکن جمعہ کے دن کاایک حج دیگرایام کے ستر حج سے زیادہ افضل ہے،حضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا کہ افضل ترین دن یوم عرفہ ہےاورجب یوم عرفہ جمعہ کوواقع ہوجائےتو وہ حج ستر حج سے افضل ہے۔(طحاوی علی المراقی: ۴۰۳،اوجزالمسالک قدیم ج ۳/ ۲۲۷)

نیز جمعہ کے دن جب یومِ عرفہ ہوتومیدان عرفات میں وقوف کرنے والے تمام حاجیوں کی مغفرت ہوجاتی ہے۔(دیلمی:۲/ ۲۶،ایضاح المسالک:۵۲)

(بحوالہ انوارمناسک ص ۱۷۱)

۹) حج اکبر کسے کہتے ہیں:۔

عوام میں مشہور یہی ہے کہ جو حج جمعہ کے دن واقع ہو وہ حج اکبر ہے، مگر کتب حدیث میں کہیں بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا اور نہ کتب فقہ اور ائمہ مجتہدین کے اقوال میں اس کا ثبوت ہے، البتہ حدیث وفقہ میں اس کی صراحت موجود ہے کہ حج اکبر حج ہی کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرہ کو کہتے ہیں۔ (ترمذی شریف: ج۱/ ۱۸۲)

(بحوالہ انوار مناسک ص ۱۷۱)

۱۰) عورتوں کے لئے مخصوص ہدایات:۔

گیارہ ۱۱/ مسائل میں عورتوں کا حکم بالکل الگ ہے:

۱۔عورتوں کا احرام صرف اتنا ہے کہ وہ اپنا سر ڈھانک لیں اور چہرہ کھولے رکھیں اور پردہ کے لئے بہتر ہے کہ کوئی ہیٹ وغیرہ سر پر رکھ لیں، اس کے اوپر نقاب ڈالیں، خیال رکھیں کہ نقاب کا کپڑا چہرہ سے نہ لگنے پائے۔

۲۔سلے ہوئے کپڑے عورتوں کے لئے منع نہیں ہیں

۳۔عورتیں تلبیہ آہستہ پڑھینگی

۴۔ناپاکی کی حالت میں دعا اور تلبیہ پڑھ کر احرام باندھ لیں لیکن نماز نہ پڑھیں۔

۵۔سر کے بالوں کو ایک کپڑے سے باندھ لیں، تاکہ کوئی بال ٹوٹ کر گر نہ جائے اور یہ کپڑا صرف احتیاط کے لئے ہے، لازم نہیں ہے۔

۶۔صفا مروہ کی سعی کے دوران دونوں ہری لائٹوں کے درمیان دوڑنا عورتوں کے لئے مسنون نہیں ہے۔

۷۔احرام کھولتے وقت بالوں کے آخر سے صرف انگلی بھر بال کاٹ لینا کافی ہے۔

۸-ناپاکی کی حالت میں طواف کے علاوہ حج کے تمام ارکان ادا کرسکتی ہے۔

۹-ایامِ نحر یعنی ۱۰/۱۱/۱۲ تاریخ میں پاکی کی حالت نہ ہو تو طواف زیارت کو پاک ہونے تک موخر کردیں، اس پر جرمانہ نہ ہوگا۔

۱۰-جدہ یا مکہ پہنچنے کے بعد شوہر یا محرم کا انتقال ہوجائے یا طلاق بائن ہوجائے تو اسی حالت میں حج کے ارکان ادا کرسکتی ہیں۔

۱۱-اگر واپسی کے وقت ایام کی حالت میں مبتلا ہوجائیں تو ان سے طواف وداع معاف ہوجاتا ہے۔ (انوار مناسک ۱۹۲)

۱۱) حالتِ احرام میں سلی ہوئی لنگی پہننا:-

حالتِ احرام میں بدن کی ہیئت پر سلے ہوئے اور بنے ہوئے کپڑے مردوں کو پہننا جائز نہیں ہے، اور سلی ہوئی لنگی چونکہ بدن کی ہیئت پر سلی ہوئی نہیں ہوتی ہے اس لئے سلی ہوئی لنگی پہننا بلا کراہت جائز اور درست ہے۔ (مستفاد امداد الفتاوی ۲/۱۴۶، احکام حج: ۳۳، معلم الحجاج: ۱۰۵)

البتہ افضل یہی ہے کہ احرام کے کپڑے بالکل سلے ہوئے نہ ہوں۔

(نوٹ: بہت سے احباب کو یہ اپنی طبیعت اور معلومات کے خلاف معلوم ہوگا، لیکن انشاءاللہ کتابوں کی مراجعت سے الجھن دور ہوجائے گی) (بحوالہ انوار مناسک ص۱۹۶)

۱۲) حالت احرام میں کھٹمل یا مچھر مارنا:-

حالتِ احرام میں ہر ایسے موذی جانور اور کیڑوں کو مارنا جائز ہے، جو بدن سے پیدا نہ ہوئے ہوں، لہٰذا کھٹمل، مچھر، مکھی کو مارنے میں کوئی جرمانہ لازم نہیں۔ (احکام حج: ص ۹۷، غنیۃ المسالک ۱۵۵) (بحوالہ انوار مناسک ص۲۰۶)

۱۳) سونے کی حالت میں سر یا چہرہ پر چادر ڈالنا:۔

اگر حالت احرام میں سونے کی حالت میں سر یا چہرہ پر چادر ڈال لی ہے تو کفارہ لازم ہو جائے گا، لہٰذا اگر پورا سر یا چوتھائی سر اور اسی طرح پورا چہرہ یا چوتھائی چہرہ سونے کی حالت میں بارہ گھنٹے تک ڈھانک رکھا ہے تو دم واجب ہو جائے گا، اور اگر ایک گھنٹے اور بارہ گھنٹہ کے درمیان کا وقت ڈھانک رکھا ہے تو ایک صدقۂ فطر واجب ہو جائے گا، اور ایک گھنٹہ سے کم ہو تو ایک دو مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرے، اسی طرح اگر سونے کی حالت میں کسی دوسرے شخص نے ڈھانک دیا ہے یا بے خیالی میں ڈھک لیا ہے، ہر صورت میں مذکورہ تفصیل کے مطابق دم یا صدقہ لازم ہو جائے گا۔

(نوٹ: اس مسئلہ میں حجاج کرام سے زیادہ غلطیاں ہوتی ہیں کہ منیٰ میں اکثر حجاج کرام حالت احرام میں سوتے ہوئے سر یا چہرہ پر کپڑے ڈالے ہوئے نظر آتے ہیں، اس لئے اس کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔) (انوار مناسک ص ۲۱۳)

۱۴) صدقہ حدود حرم کے باہر بھی جائز ہے:۔

حاجیوں کی غلطیوں سے اگر دم واجب ہوتا ہے یعنی بکرا ذبح کرنا واجب ہوتا ہے تو اس کو حدود حرم کے دائرہ کے اندر ذبح کرنا واجب ہوتا ہے، اور اگر دم واجب نہیں ہوا ہے بلکہ صدقہ واجب ہوا ہے، تو حاجی کی غلطیوں کا صدقہ حدود حرم کے دائرہ میں دینا واجب نہیں، بلکہ حدود حرم سے باہر حل میں یا آفاق میں بھی دینا جائز ہے، لہٰذا اگر آفاقی حاجی پر صدقہ واجب ہوا ہے اور وہ اپنے وطن واپس آ کر کفارہ کا صدقہ ادا کرنا چاہے تو اپنے وطن کے فقراء کو بھی دینا جائز ہے البتہ حدود حرم میں صدقہ کر دینا اور حرم کے فقراء کو دینا زیادہ افضل اور بہتر ہوگا۔ (انوار مناسک ۲۱۹)

۱۵) دم کا حدود حرم کے دائرہ کے اندر دینا لازم :۔

دمِ جنایت اور دم شکر کے جانور کو حدود حرم کے دائرہ کے اندر ذبح کرنا واجب اور لازم ہے، لہٰذا اگر حدود حرم سے باہر لیجا کر ذبح کرے گا تو درست نہ ہوگا، اور اس سے دم کا فریضہ ادا نہیں ہوگا۔ (انوار مناسک ص ۲۲۰)

۱۶) خوشبودار مشروبات :

اگر خوشبو کو اشیاء مشروبہ میں ملا دیا جائے تو اس میں حکم خوشبو کا ہوگا، مشروب کا نہ ہوگا، لہٰذا اس کو خوشبو کے حکم میں شامل کر کے یہی حکم لگایا جائے گا کہ اگر خوشبو غالب ہے اور زیادہ پی لی ہے تو دم واجب ہو جائے گا، اور اگر خوشبو مغلوب ہے تو صدقہ واجب ہو جائے گا، البتہ خوشبو مغلوب ہو اور ایک مجلس میں کئی بار پی لیا ہے تو دم واجب ہو جائے گا اور مجلس مختلف ہے تو ہر ایک کے لئے ایک صدقہ واجب ہو جائے گا۔

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ماکولات اور غذا میں اصل حکم غذا اور طعام کا ہوتا ہے اور خوشبو کا نہیں ہوگا اور مشروبات میں اصل حکم خوشبو کا ہوتا ہے مشروب کا نہیں۔ (انوار مناسک ص ۲۳۵)

۱۷) پرواز کی حالت میں ہوائی جہاز میں نماز :۔

چلتے ہوئے ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا جائز ہے، اس لئے حجاج کرام جہاز میں نماز قضا نہ کریں۔ (مستفاد احسن الفتاوی ۴/ ۹۰)

نوٹ: جہاز کے اگلے اور پچھلے حصے میں ایسی جگہ ہوتی ہے جس میں آرام سے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ (انوار مناسک ص ۲۶۲)

۱۸)رمضان میں عمرہ کرنا:۔

عمرہ پورے سال بھر میں کر سکتے ہیں، مگر رمضان المبارک میں اعمال کا ثواب ۷۰ رستر گنا زائد ہو جاتا ہے اور بخاری شریف کی حدیث میں آیا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کا عمرہ پورے حج کے برابر ہوتا ہے۔(بخاری شریف ۱/۲۳۹، مسلم شریف:۱/۴۰۹) (بحوالہ انوار مناسک ص ۳۱۳)

۱۹)حج چھوڑ کر عمرہ کرنا:۔

اگر کسی پر حج فرض ہو چکا ہے مگر وہ حج نہیں کرتا اور عمرہ کرتا رہتا ہے تو ایسے آدمی کا عمرہ تو شرعی طور پر صحیح ہو جائے گا، لیکن حج میں تاخیر کرنے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا اور اگر خدانخواستہ اسی حالت میں حج کرنے سے پہلے مر جاتا ہے تو سخت عذاب کا مستحق ہوگا، اس لئے سب سے پہلے حج کرے اس کے بعد موقع ملے تو عمرہ کرتا رہے۔(مستفاد البحر الرائق:۲/۳۱۰) (بحوالہ انوار مناسک ۳۱۹)

۲۰)مطاف میں نمازی کے سامنے سے گذرنا:۔

مصلی کے سامنے سے گذرنا بہت بڑا گناہ ہے جس کی صراحت کتب حدیث اور کتب فقہ میں اپنی جگہ موجود ہے، لیکن نمازی کے سامنے سے گذرنے کی ممانعت کے مسئلہ میں مسجد حرام داخل نہیں ہے، بلکہ مسجد حرام اور مطاف میں نمازی کے سامنے سے سجدہ کی جگہ چھوڑ کر گذرنا بلا کراہت جائز ہے، لہٰذا نمازی کے سامنے سے طواف کرنے والے یا کسی اور آدمی کا گزرنا ممنوع نہ ہوگا۔(مناسک ملا علی قاری:۱۸۱) (بحوالہ انوار مناسک ص ۳۱۹)

۲۱) حرمین شریفین کی نمازوں میں عورتوں کا مردوں کے برابر کھڑا ہونا:۔

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں عورتیں بھی جماعت میں شرکت کرتی ہیں اور حرم مکی میں ہر چہار جانب دروازوں سے داخل ہوتے ہی عورتوں کے نماز کی جگہیں متعین ہیں، جن میں کوئی مرد شامل نہیں ہوسکتا اور پیتل کی سنہری الماریاں اس طریقہ سے کھڑی کردی گئی ہیں جن سے مثل دیوار کے آڑ بنی ہوتی ہے اور مسجد نبوی کے طویل وعریض مسقّف حصہ کے دائیں اور بائیں دونوں جانب بڑے بڑے حصے عورتوں کے لئے متعین ہیں جن میں مردوں کا قریب جانا بھی جرم ہے، اس لئے مسجد نبوی میں مسئلہ بہت آسان ہے، مگر حرم مکی میں عورتوں کے لئے ہر چہار جانب انتظام کے باوجود نمازوں میں مردوں کے بیچ میں عورتوں کے اختلاط کا عجیب وغریب منظر پیش آتا ہے، کہ عورتیں مردوں کی صفوں میں بلا تکلف شامل ہوکر نماز کے لئے کھڑی ہوجاتی ہیں، اور ایک عورت کی وجہ سے تین مردوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ (انوار مناسک ص ۳۹۳)

۱۔عورت کے دائیں جانب

۲۔عورت کے بائیں جانب

۳۔عورت کے پیچھے

کل تین مردوں کی نماز ایک عورت کی وجہ سے فاسد ہوجاتی ہے اور اگر دو عورتیں ساتھ میں کھڑی ہوجائیں تو چار مردوں کی نماز فاسد ہوجائے گی، دو دائیں بائیں کے مرد اور دو پیچھے کے مرد، کل چار کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

۲۲) آبِ زمزم سے کفن دھونا:۔

اکثر حجاج کرام تبرک کی نیت سے کفن کے کپڑے آبِ زمزم سے دھوتے ہیں، تو

اس میں کسی قسم کی قباحت نہیں، بلکہ باعث خیر و برکت ہے۔(مستفاد فتاویٰ رحیمیہ: ۱/ ۳۶۲، فتاوی محمودیہ: ۷/ ۲۳۲، روح البیان) (بحوالہ انوار مناسک ص ۳۹۸)

۲۳) آبِ زمزم اپنے وطن لے جانا:۔

اللہ تعالیٰ نے زمزم میں ایسی برکت ودیعت فرمائی ہے جس کی انتہا نہیں، اس پانی میں اللہ تعالیٰ نے غذائیت بھی رکھی ہے اور اس پانی کو اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفا بھی بنایا ہے، اس لئے اس سے برکت حاصل کرنے کے لئے وطن لیجانا اور اعزہ واحباب کو اس سے نفع اٹھانے کا موقع دینا مسنون و مستحب ہے، لہٰذا جتنا ممکن ہو آبِ زمزم وطن لیتا جائے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آب زمزم ساتھ لے گئے تھے اور حضرت حسنؓ و حسینؓ کی آبِ زمزم سے تحنیک فرمائی تھی اور بیماروں کو پلایا تھا۔

(ترمذی: ۱۹۰)(بحوالہ انوار مناسک ص ۳۹۹)

۲۴) حجر اسود پر عورتوں اور مردوں کا ہجوم:۔

اگر قدرت ہو تو حجر اسود پر دونوں ہاتھوں کو رکھ کر بوسہ دینا مسنون ہے، اور اگر قریب نہ جا سکیں تو دور سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیا جائے تو اس کو استلام کہا جاتا ہے، ہر طواف کی ابتداء اور انتہا میں حجر اسود کا استلام مسنون ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس دوران کسی کو ایذا نہ پہنچے، اس لئے کہ کسی مسلمان کو ایذا پہنچانا حرام ہے، لہٰذا دھکا مکی کے ساتھ وہاں پہنچنے کی کوشش نہ کی جائے، نیز حجر اسود کا بوسہ دینا آسانی سے ہو سکے تو مسنون ہے، اور عورتوں کا مردوں کی بھیڑ میں گھسنا، پھر چیخ و پکار کی کیفیت پیدا کرنا سراسر حرام ہے، اس لئے بھیڑ میں مردوں کے ہجوم میں عورتوں کا حجر اسود کا بوسہ دینے کے لئے گھس جانا ناجائز اور حرام ہے اور بجائے عبادت کے معصیت

بن جائے گا۔ (انوار مناسک ص ۵۷۱)

۲۵) سفر سے کئی روز پہلے کی غلطیاں:۔

۱-جب سے حاجی صاحب کے حج کی منظوری آئی ہے تو اسی وقت سے اس کا چرچا اور تبصرہ شروع ہو جاتا ہے اور حاجی صاحب خود بھی اپنے حج کو جانے کا چرچا عام کرنے لگتے ہیں، حالانکہ حج عاشقانہ عبادت ہے، اس طرح کرنے سے رب کریم کے عشق میں کمی آئے گی، لہٰذا احتیاط کریں۔

۲-جوں جوں سفر حج کا وقت قریب آتا ہے، اعزہ واقرباء کی آمدورفت کا سلسلہ بڑھتا جاتا ہے، اور بہت سے لوگ حاجی صاحب کے لئے اس بنا پر تحفہ وتحائف لاتے ہیں کہ حاجی صاحب بھی واپسی میں ہمارے لئے حرمین شریفین سے سے تحفہ لائیں گے، بلکہ بعض حاجی تو محلے میں گشت لگاتے ہیں تاکہ لوگ حاجی صاحب کو تحفہ پیش کریں۔

۳-سفر حج کے قریب اوقات میں حاجی صاحب کے یہاں دعوتیں ہوتی ہیں جیسے کوئی دولت مند آدمی اپنی لڑکی کی شادی میں دعوت کرتا ہے، اور اس موقع پر بھی تحفہ ولفافہ پیش ہونے لگتا ہے۔

۴-جب حاجی صاحب کا سفر حج شروع ہوتا ہے، تو ائیر پورٹ تک حاجی کو پہنچانے کے لئے گاڑیوں اور بسوں سے ایک بڑا مجمع پہنچ جاتا ہے، دیکھنے والوں کو بارات کا شبہ ہو جاتا ہے، حالانکہ صرف دو ایک آدمی ائیر پورٹ پر پہنچا کر آسکتے ہیں، اس طرح بلاوجہ کی اتنی بڑی فضول خرچی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(انوار مناسک ص ۵۹۷)

۲۶) کچھ ضروری ہدایات:۔

(۱) نمازوں کی خاطر یا دوسرے کاموں سے کمرہ بند کرکے باہر جاتے ہوئے کمرہ کا ایئر کنڈیشن، پنکھا یا بجلی بند کرنا نہ بھولیں۔

(۲) سعودی عرب میں چونکہ ایک نئی اور گرم آب و ہوا سے آپ کا سابقہ ہے، چنانچہ دوپہر کی تیز دھوپ سے جہاں تک ممکن ہو سکے بچنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ مشروبات اور پانی خوب کثرت سے پیا کریں تاکہ خدانخواستہ گرمی سے متاثر نہ ہوں۔

(۳) اپنے وقتی چند روزہ قیام کے مراحل میں سے ہر مرحلے میں ہمیشہ اپنا قیمتی وقت، عبادت، تلاوت، ذکر و اذکار اور حج کے مسائل سیکھنے سمجھنے میں صرف کریں، بلاوجہ کسی اجنبی اور انجان شخص سے روابط نہ بڑھائیں چاہے وہ آپ کی عمارت کا دربان ہی کیوں نہ ہو اس کے نتائج اچھے نہیں پائے گئے ہیں۔

(۴) پچھلے سالوں کے تجربات کی روشنی میں آپ کو یہ بتا دینا نہایت ہی ضروری ہے کہ تقریباً ہر سال ہی حج کے ایام میں کچھ دھوکے باز قسم کے لوگ حجاج کرام سے کسی طرح اپنی جان پہچان بناتے ہیں پھر انہیں پوری طرح اپنے اعتماد میں لے کر سستی قربانیوں کا جھانسہ دیتے ہوئے ایک لمبی رقم اینٹھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، جبکہ ان کا مقصد صرف اور صرف حجاج کرام کو ٹھگنا ہوتا ہے، آپ اس قسم کے لوگوں سے ہمیشہ ہوشیار رہیں، اپنی قربانی یا تو خود اپنے ہاتھ سے کریں یا اپنے رفقاءِ سفر میں سے کسی معتبر شخص سے کرائیں۔

(۵) یہاں پر مقیم اپنے کسی بھی ملاقاتی کو اپنے کمرہ میں بلانے سے پرہیز کریں، کیونکہ مقامی ذمہ داروں کی طرف سے کسی کو اپنے کمرے میں بلانا منع ہے، اس کے علاوہ جس کمرے میں آپ مقیم ہیں وہاں دوسرے حجاج بھی تو رہتے ہیں

ہوسکتا ہے کہ اجنبی کا آنا ان کے لئے تکلیف کا باعث ہو، لہٰذا اگر کسی ملاقاتی سے ملنا ہو تو باہر ہی مل کر رخصت کر دیا کریں۔

(۶) اپنے اعزہ واقارب کو بطور تحفہ دینے کے لئے تسبیح، جانماز اور رومال جیسی چیزیں خریدنی ہو تو انہیں حج کے بعد خریدیں اور ان میں دو باتوں کا خاص خیال رکھیں (۱) لسٹ بنائیں اور اسی کے مطابق خریدیں (۲) ہوائی جہاز پر جتنا وزن لے جانے کی اجازت ہے اس کا خیال رکھیں ورنہ زائد وزن کا معاوضہ دینا ہوگا۔

(۷) حرم شریف میں تقریباً ہر فرض نماز کے بعد جنازے کی نماز کا اعلان ہوتا ہے اور نمازِ جنازہ پڑھی جاتی ہے، چنانچہ فرض نمازوں کے بعد احتیاطاً دو چار منٹ رک کر ہی ان کی سنتوں ونوافل کی نیت باندھیں تا کہ اتنے بڑے مجمع میں حرم شریف میں پڑھی جانے والی نمازِ جنازہ کے ثواب سے آپ بھی مستفید ہوسکیں جس میں شرکت کی حدیث میں بڑی فضیلت ہے۔

(۸) حرم شریف جاتے ہوئے کپڑے کی ایک تھیلی اپنے ساتھ رکھ لیا کریں تا کہ ان میں اپنے جوتے چپل رکھ سکیں، جوتے اگر اپنے ساتھ ہوں تو کسی بھی گیٹ سے نکل کر جا سکتے ہیں۔

(۹) حج کی سخت بھیڑ میں حرم شریف کے دروازوں پر کھڑے ہو کر اپنے جوتے چپل پہننا بھی اپنے پیچھے نکلنے والے لوگوں کو اذیت پہنچانے کے برابر ہے، لہٰذا اس سے بچتے ہوئے اپنے جوتے چپل ان دروازوں سے تھوڑی دور نکل کر پہنا کریں۔ (بشکریہ ندائے شاہی: حج وزیارت نمبر جنوری ۲۰۰۱ء) (بحوالہ مسائل حج وعمرہ ص ۴۳)

۲۷) حرم اور حرم سے باہر صفوں کا شرعی حکم۔

سوال: حرم شریف اور حرم کے باہر نماز کی صفوں کے بارے میں کیا حکم

ہے؟ حرم میں بھی صفوں کے درمیان خاصہ فاصلہ رہتا ہے اور حرم میں جگہ ہونے کے باوجود حرم کے باہر بھی نماز ہوتی ہے، حرم کے باہر تین چار سو گز بلکہ زیادہ فاصلہ تک کوئی صف نہیں ہوتی، سرنگ مسفلہ میں صفیں قائم کرلی جاتی ہیں، کیا ان صفوں میں شامل ہونے سے نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: حرم شریف میں اگر صفوں کے درمیان فاصلہ ہو تو تب بھی نماز ہو جائیگی اور حرم شریف سے باہر اگر صفیں متصل ہوں درمیان میں فاصلہ نہ ہو تو نماز صحیح ہے اور اگر درمیان میں سڑک ہو یا زیادہ فاصلہ ہو تو نماز صحیح نہیں ہے۔

(مسائل حج وعمرہ ص ۷۷)

۲۸) حرم شریف میں جوتوں کے تبدیل ہونے کا حکم:۔

حرم شریف میں جوتوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جو جوتے عام طور پر تبدیل ہو جاتے ہیں، کیا ایک بار اپنی ذاتی چپل پہن کر جانا اور تبدیل ہونے پر ہر ہر بار ایک نئی چپل پہن کر آنا جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے کیا یہ جائز ہے؟

جن چپلوں کے بارے میں خیال ہو کہ مالک ان کو تلاش کرے گا ان کا پہننا صحیح نہیں ہے اور جن چپلوں کو اس خیال سے چھوڑ دیا گیا ہو کہ کوئی پہن لے ان کا پہننا صحیح ہے، یوں بھی ان کو اٹھا کر کے ضائع کر دیا جاتا ہے۔ (مسائل حج وعمرہ ص ۷۸)

۲۹) بچوں کا احرام لازم نہیں ہوتا:۔

بچہ کا احرام لازم نہیں ہوتا، بچہ اگر تمام افعال چھوڑ دے یا بعض چھوڑ دے تو اس پر کوئی جزاو قضاء واجب نہیں ہوگی۔ (مسائل حج وعمرہ ص ۸۵)

۳۰) حالت احرام میں تلبیہ کی تکرار:۔

حج کے ایام میں دیکھا گیا ہے کہ بس میں سوار ایک آدمی تلبیہ پڑھتا ہے اور باقی سب حاجی اسی کی تکرار کرتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ جائز ہے؟ عوام کی آسانی کے لئے اگر ایسا کیا جاتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (آپ کے مسائل، ج: ۴/ ۱۱۷) (بحوالہ مسائل حج وعمرہ ص ۱۸۶)

۳۱) احرام کی حالت میں پیر کی ہڈی کہاں تک کھلی رہے؟۔

احرام کی حالت میں دونوں ٹخنے اور پیروں کے اوپر جہاں بال اگتے ہیں جو ابھرا ہوا حصہ ہے اس کا کھلا رہنا ضروری ہے، پس احرام کی حالت میں مردوں کو بہتر تو ہوائی چپل پہننا ہے اور اگر جوتا یا چپل ایسا ہو جو ٹخنوں اور مذکورہ پیروں کے بالائی حصہ کو نہ چھپاتا ہو تو اس کا پہننا بھی درست ہے، البتہ اگر ایڑی، پنجہ، انگلیاں چھپی رہیں تو کوئی حرج نہیں۔ (محمد رفعت قاسمی دامت برکاتہم) (مسائل حج وعمرہ ص ۲۱۱)

۳۲) احرام سے پہلے خوشبو لگانا:۔

غسل کرنے کے بعد احرام باندھنے سے پہلے بدن پر اور احرام کے کپڑوں پر خوشبو لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

احرام باندھنے سے پہلے تیل اور سرمہ لگانا جائز ہے اور خوشبو لگانے میں یہ تفصیل ہے کہ بدن کو خوشبو لگانا مطلقاً جائز ہے اور کپڑوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کی خوشبو جسم پر باقی نہ رہے اور جس کی خوشبو جسم پر باقی رہے وہ کپڑوں پر لگانا ممنوع ہے؟ (آپ کے مسائل ج: ۴/ ۸۷)

مسئلہ: احرام باندھنے سے پہلے (جسم پر) عطر لگایا اور احرام باندھنے کے بعد (بدن پر) اس کی خوشبو باقی ہے تو کچھ حرج نہیں چاہے کتنی مدت تک باقی رہے۔ (معلم الحجاج: ۲۲۹) (بحوالہ مسائل حج وعمرہ ص ۲۱۳)

۳۳) احرام کی حالت میں وکس، بام استعمال کرنا۔

وکس (Vicks) بام جو درد سر یا سردی کی وجہ سے لگایا جاتا ہے اسی طرح بام یا دوائیں جن میں ایک خاص قسم کی خوشبو ہوتی ہے، مرض یا درد کی وجہ سے احرام کی حالت میں لگانا کیسا ہے؟

وکس اور بام خوشبودار چیز ہے، اور اس کی خوشبو تیز ہے اگر پوری پیشانی پر لگایا تو دم لازم ہوگا۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج:۸ / ۲۸۴) (بحوالہ مسائل حج وعمرہ ص ۲۱۹)

۳۴) حالت احرام میں ٹوتھ پیسٹ:۔

منجن یا ٹوتھ پیسٹ میں خوشبودار چیز غالب ہو تو چونکہ منجن یا ٹوتھ پیسٹ پورے منہ یا اکثر حصہ میں لگ جائے گا، لہٰذا دم واجب ہوگا، بہتر یہ ہے کہ احرام کی حالت میں مسواک ہی استعمال کرے، منجن یا ٹوتھ پیسٹ کا استعمال نہ کرے، اس سے سنت بھی ادا ہوگی اس لئے مسواک کو اختیار کرنا چاہئے۔ (فتاویٰ رحیمیہ، ج:۸ / ۲۸۵، بحوالہ مسائل حج وعمرہ ص ۲۲۰ غنیۃ المناسک: (۱۳۲ فتاوٰی رحیمیہ: ج۸ / ۲۸۵)

۳۵) فضائلِ طواف:۔

جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا معاف کر دیتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ (جمع الفوائد وکنز العمال) (بحوالہ مسائل حج وعمرہ ص ۲۳۵)

۳۶)غیر شادی شدہ بیٹی یا اپنی بیوی کے لئے حج مؤخر کرنا:۔

لوگوں میں عام طور سے یہ مشہور ہے کہ اگر غیر شادی شدہ لڑکی گھر میں ہو تو اس وقت تک حج فرض نہیں ہے جب تک اس کی شادی نہ ہو جائے ، یہ بات غلط ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ حج پر جانے سے پہلے لڑکی کے جہیز کے لئے سرمایہ الگ کر کے رکھا جائے۔

اور مرد کو جائز نہیں ہے کہ اپنے حج میں اس لئے تاخیر کرے کہ بیوی کو بھی ساتھ لے جانے کے لئے سرمایہ جمع کرنا ہے، اگر عورت کے پاس استعمال کا اتنا زیور موجود ہو جس کو فروخت کر کے وہ اپنا اور اپنے محرم کا حج کرا سکتی ہے تو عورت پر بھی حج فرض ہے۔ (مسائل و معلومات حج و عمرہ ص ۱۲۔۱۳)

۳۷)احرام کی چادر کا کھولنا:۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ احرام کی چادروں کو ایک دفعہ باندھ لینے کے بعد نہیں کھول سکتے ، یہ غلط ہے، ان چادروں کو اتار دینے سے یا بدل دینے سے آدمی احرام سے نہیں نکلتا۔ (مسائل و معلومات حج و عمرہ ص ۲۵)

۳۸)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے طواف:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم احسانات کا تقاضہ یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نفل طواف کرے اور اس پورے طواف میں دعا پڑھنے کے بجائے صرف درود شریف پڑھے، ساتھ ہی ساتھ ہمت سے کام لیتے ہوئے خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ کرام ؓ کے ثواب کے لئے بھی ایک دو طواف کر لے۔(مسائل و معلومات حج و عمرہ ص ٦٨)

۳۹) طواف وداع کے بعد حرم میں داخلہ:۔

بعض جاہل لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ طوافِ وداع کے بعد حرم شریف میں نہیں جاسکتے ، یہ بالکل غلط ہے، طوافِ وداع کے بعد مسجدِ حرام میں جانا، نمازیں ادا کرنا، موقع ہو تو دوبارہ طواف کرنا بالکل جائز ہے، طوافِ وداع کے بعد نماز کا وقت ہوجائے تو حرم شریف کی حاضری سے اپنے آپ کو محروم رکھنا سراسر جہالت ہے۔
(مسائل و معلومات حج و عمرہ ص ۹۵)

۴۰) احرام کی حالت میں احتلام ہوجائے:۔

احرام کی حالت میں اگر احتلام ہوجائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کپڑا اور جسم دھو کر غسل کر لیں اور اگر احرام کی چادر بدلنے کی ضرورت ہو تو دوسری چادر استعمال کر لیں۔ لیکن میاں بیوی والے خاص تعلقات سے بالکل دور رہیں۔

۴۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سفرِ حج:۔

اس میں سارے علماء کا اتفاق ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت کے بعد صرف ایک ہی مرتبہ حج کیا ہے ۱۰ ھ میں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا آخری سال تھا اور اس سفر میں ایسے واقعات کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے ظہور ہوا جیسا کہ کسی سے رخصت ہوتے وقت ہوا کرتا ہے، اسی وجہ سے اس کا نام ''حجۃ الوداع'' یعنی رخصت کا حج پڑ گیا کہ گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حق تعالیٰ شانہ کے یہاں جانے کے لئے اس سفر کے اجتماع کے وقت سارے مسلمانوں سے جو حاضر تھے رخصت ہو گئے، سفرِ حج کی ابتداء کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ارادے کا اعلان فرمایا، تو ہزاروں کی تعداد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہم رکابی اور معیت

کا فخر حاصل کرنے کے لئے حج کا ارادہ فرمالیا اور جو خبر سنتا گیا ہم رکابی کی کوشش کرتا گیا، ان میں سے ایک بڑی مقدار مدینہ طیبہ روانگی سے قبل پہنچ گئی اور جو وہاں حاضر نہ ہو سکے تھے، وہ راستہ میں ملتے رہے اور جن کو اتنا بھی وقت نہ ملا، وہ مکہ مکرمہ اور بعض براہِ راست عرفات پہنچے غرض بہت کثیر مجمع اس حج میں ہم رکاب تھا، جس کی مقدار ایک لاکھ چوبیس ہزار تک بتائی جاتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز پڑھ کر روانہ ہوئے اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں پہنچ کر ادا فرمائی، اس میں مؤرخین کا اختلاف ہے کہ روانگی کی تاریخ کیا تھی، چوبیس، پچیس، چھبیس ذی القعدہ، تین قول ہیں اور اسی طرح دن کے متعلق بھی پنج شنبہ، جمعہ، شنبہ تین قول ہیں، جن میں جمعہ کا دن جن حضرات نے کہا ہے وہ صحیح روایت کے خلاف ہے، اس لئے کہ روانگی سے قبل مدینہ پاک میں چار رکعت ظہر کی پڑھنا مشہور روایات میں ہے، اس نا کارہ کے نزدیک پچیس ذی القعدہ شنبہ کے دن روانگی روایات سے راجح معلوم ہوتی ہے، شب کو ذوالحلیفہ میں قیام فرمایا اور تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن سے جو ہمراہ تھیں، ان سے ملاقات کی، اسی وجہ سے علماء کے نزدیک بیوی ساتھ ہو تو احرام سے قبل صحبت کرنا مستحب ہے کہ احرام کے طویل زمانہ میں دونوں کے لئے عفت کا سبب ہے، دوسرے دن ظہر کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کے لئے غسل کیا اور احرام کی چادریں زیبِ تن فرمائیں اور ذوالحلیفہ کی مسجد میں ظہر کی نماز کے بعد قِران کا احرام باندھا، محققین علماء کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احرام شروع ہی سے قِران کا تھا، یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اختیار دے دیا کہ جس کا دل چاہے افراد، تمتع، قِران میں جونسا چاہے باندھ لے، خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قِران کا باندھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رات

کو تشریف لا کر یہ فرمایا تھا کہ ''وادیٔ عُقیق'' مبارک وادی ہے، آپ اس میں نماز پڑھیں اور حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھیں، اس کے بعد مسجد سے باہر تشریف لا کر اونٹنی پر سوار ہوئے اور زور سے لبیک پڑھا، چونکہ مسجد کی آواز قریب کے آدمیوں نے سنی تھی اور یہاں اونٹنی پر تشریف رکھنے کے بعد دور تک آواز گئی، اس لئے بہت سے حضرات نے یہ سمجھا کہ اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کی ابتداء فرمائی ہے، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی پشت پر لے کر چلی اور بیداء کی پہاڑی پر چڑھی، جو ذوالحلیفہ کے قریب ہے، چونکہ حاجی کے لئے ہر اونچی جگہ چڑھتے ہوئے لبیک زور سے پڑھنا مستحب ہے، اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں بھی زور سے لبیک پڑھا، جس کی آواز پہاڑی اونچی ہونے کی وجہ سے اور بھی زیادہ دور تک گئی، اس کی وجہ سے صحابہ کی ایک بڑی جماعت اسی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احرام باندھنا نقل کرتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لبیک پڑھتے ہوئے مکہ مکرمہ کی طرف روانگی شروع کی، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر یہ درخواست کی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمادیجئے کہ لبیک زور سے پڑھیں، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا راستہ میں جب ''وادیٔ روحاء'' پر پہونچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی اور فرمایا کہ ستر نبیوں نے اس جگہ پر نماز پڑھی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامان اور حضرت ابوبکرؓ کا سامان سب ایک اونٹ پر تھا، جو حضرت ابوبکرؓ کے غلام کے سپرد تھا، جب ''وادیٔ عرج'' پہنچے تو دیر تک یہ حضرات ان کا انتظار فرماتے رہے، بڑی دیر میں وہ آئے اور کہا کہ اونٹ تو کھو گیا، حضرت ابوبکرؓ نے ان کو مارا کہ ایک ہی تو اونٹ تھا، وہ بھی گم کردیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرما کر ارشاد فرمارہے تھے کہ ان مُحرم کو دیکھو! یہ کیا کررہے ہیں؟ یعنی احرام کی حالت میں مارتے ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامان کی اونٹنی گم ہوگئی ہے تو جلدی سے کھانا تیار کر کے لائے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو بلایا کہ آؤ اللہ تعالیٰ نے بہترین غذا عطا فرمائی، مگر حضرت ابوبکرؓ کو غصہ آرہا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر! غصہ کو جانے دو، اس کے بعد حضرت سعد اور حضرت ابوقیس رضی اللہ عنہما اپنے سامان کی اونٹنی لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ قبول فرمالیں، مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ہماری اونٹنی اللہ کے فضل سے مل گئی، جب ''وادیٔ عُسفان'' میں جو مکہ مکرمہ کے قریب ہے تشریف فرما تھے، تو حضرت سراقہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں حج کا طریقہ اس طرح بتادیجئے کہ گویا ہم آج ہی پیدا ہوئے ہوں، یعنی اس پر اطمینان نہ فرماویں کہ یہ بات تو ان کو پہلے سے معلوم ہوگی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان لوگوں کو بتایا کہ مکہ میں داخل ہوکر کیا کیا کریں، سَرِف میں پہونچ کر حضرت عائشہؓ کو ایام آگئے، وہ بہت پریشان ہوئیں، رونے لگیں کہ میرا تو سفر ہی بیکار ہوگیا، حج کا وقت قریب آگیا اور میں ایام سے ہوگئی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تسلی دی کہ یہ تو ساری عورتوں کو پیش آتا ہے، پھر ان کو بتایا کہ وہ اب کیا کریں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا کہ جن کے ساتھ ''ہدی'' نہیں ہے، وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوکر عمرہ کر کے اپنا احرام کھول دیں، مکہ مکرمہ کے قریب جب ''وادیٔ ازرق'' پہنچے تو ارشاد فرمایا کہ میرے سامنے اس وقت وہ منظر ہے، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس جگہ پر حج کے لئے گزر رہے تھے اور کانوں میں انگلیاں دے کر زور سے لبیک پڑھ رہے تھے، اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ''ذُوطویٰ'' پہونچے جو مکہ مکرمہ کے بالکل قریب ہے اور شب کو وہاں قیام فرمایا اور صبح کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی غرض سے غسل کیا اور چاشت کے وقت چار ذی الحجہ یک

شنبہ کی صبح کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، اس دن اور تاریخ میں سب علماء کا قریب قریب اتفاق ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخلہ کی یہی تاریخ اور یہی دن تھا، بندہ کے نزدیک ذی القعدہ کا یہ مہینہ انتیس دن کا تھا، اس لئے شنبہ کو چل کر نویں دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، مکہ مکرمہ میں پہونچ کر سب سے اوّل مسجد حرام میں تشریف لے گئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا، تحیۃ المسجد بھی نہیں پڑھی، مسجد میں داخل ہوتے ہی طواف شروع فرمادیا، طواف سے فارغ ہو کر مقامِ ابراہیم پر دوگانہ ادا کیا، جس میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھی، اس کے بعد پھر حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور ''باب الصفا'' سے نکل کر صفا کی پہاڑی پر تشریف لے گئے اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا، پھر بڑی دیر تک تکبیر و تحمید اور دعا کرتے رہے، اس کے بعد صفا مروہ کے درمیان سات چکر پورے فرمائے اور مَروہ پر جب سعی سے فراغت فرمائی تو جن حضرات کے ساتھ ''ہدیٰ'' نہیں تھی، ان کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا، اس کے بعد قیام گاہ پر تشریف لائے، اور چار دن قیام فرمایا۔

آٹھ ذی الحجہ پنج شنبہ کو چاشت کے وقت منیٰ میں تشریف لے گئے اور سب صحابہ کرامؓ حج کا احرام باندھ کر ہم رکاب تھے، پانچ نمازیں منیٰ میں ادا فرمائی اور اسی شب میں ''سورہ والمرسلٰت'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی، جمعہ کی صبح کو طلوعِ آفتاب کے بعد عرفات تشریف لے گئے اور نَمِرہ میں جو خیمہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خدام نے لگا دیا تھا، تھوڑی دیر قیام فرمایا، پھر زوال کے بعد اپنی اونٹنی پر جس کا نام ''قصویٰ'' تھا سوار ہو کر ''بطن عرفہ'' میں جو قریب ہی میں ہے، تشریف لائے اور بہت طویل خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبہ میں ایسے الفاظ بھی تھے کہ شاید تم اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھو گے اور یہ کہ اس سال کے بعد کبھی بھی میرا تمہارا یہاں اجتماع نہ

ہوگا وغیرہ وغیرہ، خطبہ کے بعد حضرت بلالؓ کو تکبیر کا حکم فرمایا اور ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر ہی کے وقت میں پڑھائیں، نماز سے فراغت کے بعد عرفات کے میدان میں تشریف لائے اور مغرب تک اپنی اونٹنی پر دعا میں بڑے اہتمام سے مشغول رہے، اسی دوران میں حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آپ کا روزہ ہے یا نہیں؟ ایک پیالہ میں دودھ بھیجا، جس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر سارے مجمع کے سامنے نوش فرمایا، تا کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ روزہ نہیں ہے، اسی دوران ایک صحابی اونٹ پر سے گر کر انتقال کر گئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے احرام کے کپڑوں ہی میں ان کو کفنا دو، یہ قیامت میں لبیک ہی پڑھتے ہوئے اٹھیں گے، اس جگہ نجد کی ایک جماعت براہ راست پہنچی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک آدمی کے ذریعہ سے آواز دے کر دریافت کرایا کہ حج کیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ اعلان کر دو کہ حج ''عرفہ'' میں ٹھہرنے کا نام ہے، جو شخص دس ذی الحجہ کی صبح سے پہلے پہلے یہاں پہنچ جائے اس کا حج ہو گیا۔ (ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب تک امت کے لئے مغفرت کی دعا بہت ہی الحاح وزاری سے مانگتے رہے، حق تعالیٰ شانہ کے یہاں سے امت کے لئے مظالم کے سوا اور سب چیزوں کی مغفرت کا وعدہ ہو گیا، مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر بھی التجا فرماتے رہے کہ یا اللہ! یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تو مظلوموں کو اپنے پاس سے بدلہ عطا فرما دے اور ظالموں کو معاف فرما دے، اسی دوران آیت شریفہ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط، [سورہ مائدہ:۳] نازل ہوئی،

جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو وحی کے بوجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی بیٹھ گئی،

کھڑی نہ رہ سکی، غروب کے بعد نماز سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے، اونٹنی ایسے زوروں پر تھی کہ نہایت شدت سے اس کی باگ کھینچ رکھی تھی، وہ جوش میں دوڑنا چاہتی تھی، جہاں ذرا چڑھائی آتی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اونٹنی کی باگ ذرا ڈھیلی فرمادیتے تھے، پھر اس کو زور سے کھینچ لیتے، حتیٰ کہ اس کا سر باگ کے زیادہ کھینچنے کی وجہ سے کجاوے سے لگا جارہا تھا، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے اونٹنی پر تھے، راستہ میں ایک جگہ مزدلفہ کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قضائے حاجت کی ضرورت ہوئی تو اتر کر فارغ ہوئے، وضو کیا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے وضو کرایا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا معمول اتباع کے شوق میں ہمیشہ یہ رہا کہ جب حج کرتے تو اس موقع پر اتر کر وضو کرتے اور ذوق میں کہا کرتے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہاں وضو کیا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے وضو کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نماز کی یاددہانی کی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا آگے چلو، مزدلفہ پہنچ کر سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نئے وضو کے بعد مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی، اس کے بعد دعا میں مشغول ہوئے، بعض روایات میں آتا ہے کہ اس جگہ مظالم کے بارہ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا قبول ہوگئی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچوں اور عورتوں کو نیز ضعفاء کو ہجوم میں تکلیف ہونے کے خیال سے رات ہی میں مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ فرمادیا اور خود تمام رفقاء کے ساتھ صبح صادق کے بعد سویرے نماز پڑھ کر طلوع آفتاب سے قبل منیٰ کے لئے روانہ ہوئے اور اس وقت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ تو پیدل چلنے والوں میں تھے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھے، راستہ میں ایک نوجوان لڑکی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنے باپ کے حج بدل کا مسئلہ دریافت کیا، حضرت فضل رضی اللہ عنہ ابھی نوعمر تھے ان کی نگاہ اس عورت پر پڑی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دست مبارک سے حضرت فضل کے چہرے کو دوسری طرف پھیر دیا

کہ نامحرم کو نہ دیکھیں اور یہ ارشاد فرمایا کہ آج کا دن ایسا دن ہے کہ جو شخص اس میں اپنی آنکھ، کان اور زبان کی حفاظت کرے، اس کی مغفرت ہوتی ہے، راستہ ہی سے حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کنکریاں چنیں، لوگ مسائل بھی دریافت کرتے جاتے تھے، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب فرماتے جارہے تھے، ایک صاحب نے دریافت کیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری والدہ اتنی بوڑھی ہیں کہ اگر سواری پر ان کو باندھ کر لایا جائے، تو ان کا موت کا اندیشہ ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ اگر تمہاری والدہ کے ذمہ کسی کا قرض ہوتا تو کیا تم ادا نہ کرتے؟ ایسے ہی حج کو بھی سمجھو، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستہ میں ''وادی محسّر'' پر پہنچے، جہاں حق تعالیٰ نے ابرہہ کے ہاتھی کو ہلاک کیا تھا، جب کہ اس نے مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی تھی، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو تیز کر دیا کہ جلدی سے اس عذاب کی جگہ سے آگے بڑھ جائیں، منیٰ پہنچ کر سیدھے ''جمرۂ عقبہ'' پہنچے اور سات کنکریاں اس کو ماریں اور لبیک کا پڑھنا جو احرام کے بعد سے اب تک وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا تھا، اس وقت بند کر دیا، اس کے بعد منیٰ میں قیام گاہ پر تشریف لائے اور بڑا طویل وعظ فرمایا، جس میں بہت سے احکام کا اعلان کیا اور اس قسم کے مضامین بھی ارشاد فرمائے، جیسا کہ الوداع کے وقت کہے جاتے ہیں پھر قربانی کی جگہ تشریف لے گئے، اور اپنی عمر کے سالوں کے مطابق ۶۳/اونٹ کی اپنے دست مبارک سے قربان کئے، جن میں پہلے چھ، سات اونٹ امنڈ کر قربان ہونے کے لئے آگے بڑھ رہے تھے، ہر ایک زبان حال سے جلدی قربان ہونا چاہتا تھا۔

داغ جاتے تو ہیں مقتل میں پر اول سب سے
دیکھئے وار کرے وہ ستم آرا کس پر

ترسٹھ کے علاوہ باقی اونٹوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربان کیا، کل عدد سو (۱۰۰) تھے،

قربانی کے بعد اعلان فرمادیا کہ جس کا دل چاہے، ان میں سے گوشت کاٹ کر لے جائے، اس کے بعد حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک بوٹی لے کر سب کو ایک برتن میں جوش دیں، ان کا شوربا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا تا کہ ہر اونٹ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوش فرمانے کی سعادت حاصل ہو، اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی سے فراغت کے بعد حضرت معمرؓ یا حضرت خراشؓ کو بلایا اور ان سے حجامت بنوائی، سر منڈایا، لبیں بنوائیں، ناخن ترشوائے اور یہ بال اور ناخن جان نثاروں میں تقسیم کر دئے، کہتے ہیں کہ کہیں کہیں جو بال مبارک موجود ہیں، وہ انہیں میں کے بقیہ ہیں، اس کے بعد احرام کی چادریں اتار کر کپڑے پہنے، خوشبو لگائی، اس دوران میں کثرت سے صحابہ کرامؓ آ کر حج کے متعلق مسائل دریافت کرتے رہے، اس دن میں چار کام کرنے ہیں، رمی، ذبح، سر منڈانا، طوافِ زیارت کرنا، کوئی یہ کہتا کہ مجھ سے بجائے اس کے ایسا ہو گیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے اس میں کوئی گناہ نہیں، البتہ اس میں گناہ ہے کہ کسی مسلمان کی آبروریزی کی جائے، ظہر کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طوافِ زیارت کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، اور ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی یا منیٰ واپس آ کر پڑھی؟ روایات میں اختلاف ہے اور طواف سے فراغت پر زمزم شریف کے کنویں پر تشریف لے گئے اور خود ڈول کھینچ کر پیا اور بعض روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود نہیں کھینچا بلکہ یہ فرمایا کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غلبہ کرنے لگیں گے تو خود کھینچ کر پیتا، لیکن ان دونوں میں کچھ اشکال نہیں، زمزم شریف کا پینا بار بار ہوا ہے، اس لئے کسی موقع پر خود کھینچ کر پیا ہو، جب ہجوم نہ ہو اور کسی موقع پر ہجوم کی وجہ سے ایسا فرمادیا ہو اس میں اشکال نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمزم شریف کھڑے ہو کر پیا اور پھر صفا و مروہ کی دوبارہ سعی کی یا نہیں کی؟ اس میں اختلاف ہے،

حنفیہ کے قواعد کے موافق توکی ہے، اس کے بعد منیٰ واپس تشریف لے گئے اور تین دن وہاں قیام کیا اور روزانہ زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کیا کرتے تھے اور بعض روایات میں ہے کہ ان ایام میں جب منی میں قیام تھا، روزانہ رات کو بیت اللہ شریف کی زیارت اور طواف کے لئے تشریف لاتے اور منیٰ کے قیام کے دوران متعدد وعظ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے، جن میں اس قسم کے الفاظ بھی ہیں کہ میں شاید تم سے پھر نہ مل سکوں۔ منیٰ ہی کے قیام میں سورہ اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی۔ بعض روایت میں ہے کہ حج سے قبل مدینہ طیبہ ہی میں نازل ہو چکی تھی، اور متعدد روایات میں ہے کہ اس سورہ کے نازل ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس سورہ میں میری وفات کی خبر دی گئی ہے، میں عنقریب جانے والا ہوں، اس کے بعد تیرہ ذی الحجہ سہ شنبہ کو زوال کے بعد آخری رمی سے فارغ ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ سے روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ کے باہر ''محصب'' میں جس کو بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں، ایک خیمہ میں جس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع ؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہاں تشریف لانے سے پہلے ہی اس جگہ لگا رکھا تھا، قیام کیا اور چار نمازیں ظہر سے عشاء تک وہاں ادا فرمائیں اور عشاء کے بعد تھوڑی دیر اس میں آرام کیا، یہ وہی جگہ ہے جس جگہ کفار نے بیٹھ کر ابتداء اسلام یعنی نبوت کے چھٹے برس میں یہ معاہدہ کیا تھا کہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کا بائیکاٹ کر دیا جائے، کہ نہ ان سے لین دین کسی قسم کا کیا جائے، نہ ان کو کھانے کو دیا جائے، نہ کوئی ان سے ملاقات کرے، نہ صلح کی بات کرے جب تک یہ لوگ (نعوذ باللہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے حوالہ نہ کر دیں، تا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کریں، یہ معاہدہ اسی جگہ لکھا گیا تھا، جس کا قصہ مشہور ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج دو جہاں کا سردار ہونے کی حیثیت سے یہاں قیام کیا اور عشاء کے بعد تھوڑی دیر

آرام فرما کر طواف وداع کے لئے مکہ تشریف لائے، اور اسی رات میں حضرت عائشہؓ کو ان کے بھائی کے ساتھ عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے تنعیم بھیجا اور عمرہ کرایا، حضرت عائشہؓ جب عمرہ سے فارغ ہو کر محصب پہنچ گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قافلہ کو مدینہ طیبہ کی طرف روانگی کا حکم فرمایا۔

اس میں اختلاف ہے کہ اس حج کے موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہوئے یا نہیں؟ داخل ہونا تو محقق ہے، لیکن بعض علماء حج کے ایام میں داخل ہونا بتاتے ہیں اور بعض حضرات اس زمانہ کے بجائے ''فتح مکہ'' کے زمانہ میں بتاتے ہیں اور طواف وداع سے فراغت کے بعد بعض روایات کے موافق صبح کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھائی جس میں سورۂ طور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی، چودہ ذی الحجہ ۱۰ سنہ ھ چہارشنبہ کی صبح کو مدینہ طیبہ کی طرف مع خدام وجاں نثار کے واپسی ہوئی، واپسی میں ذوالحلیفہ میں شب کو قیام فرمایا اور صبح کے وقت معرس کے راستہ سے مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔ (فضائلِ حج)

(۴۲) ایام تشریق:۔

۹/ذی الحجہ سے ایام تشریق شروع ہو جاتے ہیں، لہٰذا ۹/ذی الحجہ کی فجر کی نماز کے بعد فوراً مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ سے تکبیر تشریق پڑھیں، تکبیر تشریق ۹/ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳/ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے، تکبیر تشریق یہ ہے: '' اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ''

۴۳) حجاج کرام سے گذارش :۔

حجاج کرام سے گزارش ہے کہ سفر حج سے پہلے جہاں آپ حج کا طریقہ اور اس کے ارکان سیکھ رہے ہوں، وہیں جنازہ کی نماز بھی پوری سیکھ لیں، خاص کر جنازہ کی دعائیں، کیونکہ حرم میں ہر نماز کے بعد جنازہ کی نماز ہوتی ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے، لہٰذا سیکھ لینا چاہئے۔

۴۴) نمازِ جنازہ کا طریقہ :۔

پہلے نیت اس طرح کریں کہ نماز جنازہ کی نماز پڑھتا ہوں امام کے پیچھے واسطہ اللہ کے، پھر تکبیر (اللہ اکبر) آہستہ سے کہے اور دونوں ہاتھ کاندھوں تک اٹھا کر ہاتھ باندھ لے اور ثنا پڑھے، پھر آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر کہے اور درود ابراہیم پڑھے، پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہے اور پھر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔"

اور پھر چوتھی تکبیر کہے اور دائیں طرف سلام پھیرے اور پھر بائیں طرف سلام پھیرے۔

۴۴) حج وعمرہ کی دعائیں :۔

عمرہ کی نیت: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْ ھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں تو آسان فرما اور قبول فرما۔

طواف کی نیت: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الطَّوَافَ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ

ترجمہ: اے اللہ! میں طواف کی نیت کرتا ہوں تو آسان فرما اور قبول فرما۔

استلام کی دعا: بِسۡمِ اللہِ اَللہُ اَکۡبَرۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

سعی کی نیت: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃِ بِسَبۡعَۃِ اَشۡوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ۔

ترجمہ: اے اللہ: میں صفا مروہ کی سعی کی نیت کرتا ہوں سات چکروں کے ساتھ، تو آسان فرما اور قبول فرما۔

حج کی نیت: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں تو اس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔

شیطان کو کنکری مارنے کی دعا:

بِسۡمِ اللہِ اَللہُ اَکۡبَرۡ رَجۡمًا لِّلشَّیۡطَانِ وَرِضًی لِّلرَّحۡمٰنِ"

ترجمہ: میں کنکری مارتا ہوں شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ کو راضی کرنے کے لئے۔

زمزم پینے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنۡ کُلِّ دَآءٍ

ترجمہ: اے اللہ مجھے علم نافع عطا فرما، وسعت والی روزی عطا فرما اور ہر بیماری سے شفا دے۔

خاتمہ

چند اہم متفرق مسائل

ازافادات:۔ مفتی جنید صاحب پالنپوری دامت برکاتہم
(خطیب وامام مسجد نور قلابہ ممبئی)

۱) جو مسلمان بالغ شخص مکہ مکرمہ جانے کا خرچ اور طاقت رکھتا ہو اور واپسی تک اہل وعیال کا خرچ برداشت کرسکتا ہو تو اس پر حج فرض ہے۔

۲) عورتوں کو حج میں چہرے کا پردہ کرنا اور چہرے پر کپڑا لگنے سے بچانا دونوں ضروری ہے۔ اس کے لئے ہیٹ کا استعمال کیا جائے دیگر ملکوں کی خواتین کی دیکھا دیکھی ہماری عورتیں بھی بے پردا ہو جاتی ہیں جو ناجائز ہے۔

۳) حج فرض ہو جانے کے بعد دنیاوی مشغولیات کی وجہ سے فرض حج کو موخر کرتے رہنا سخت محرومی اور بدنصیبی ہے۔

۴) وزٹ ویزا لے کر حج میں جانا جھوٹ، دھوکہ، اور حج کے انتظام میں خلل پیدا کرنا ہے جو درست نہیں۔

۵) نفل حج کے لئے بیوی کو شوہر کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ بغیر اجازت جائے گی تو وہ گناہ گار ہوگی۔

۶) حج کمیٹی میں رشوت دیکر حج کے لئے جانا۔ ناجائز اور حرام ہے۔ نیز حقداروں کا حق مارنا بھی ہے۔

۷) بیٹے پر حج فرض ہو تو اُسے ہی جانا چاہیے۔ والد کو بھیجنے سے اس کا حج ادا نہ ہوگا۔ ابھی خود حج کرلے اور اللہ توفیق دے تو بعد میں اپنے والد کو بھیج دے۔

۸) ائیرپورٹ کارندوں کو ہدیہ کے نام پر رشوت دیکر زائد وزن لانا اور بھی بڑا اور سخت گناہ ہے۔بغیر رسید کے رقم دینا فیس اور پینلٹی نہیں ہے۔

۹) حجاج کرام کو چاہیے کہ قربانی خود کریں یا کسی معتبر شخص کے ذریعہ قربانی کروائیں بہت سے بدنصیب لوگ حاجیوں سے رقم لے کر قربانی ہی نہیں کرتے۔

۱۰) جو حاجی صاحبِ نصاب ہو اس پر حج کی قربانی کے علاوہ بقرہ عید کی قربانی بھی ضروری ہے۔یہ قربانی مکہ میں کرے چاہے اپنے وطن میں دونوں درست ہے۔

۱۱) فلائیٹ انتظامیہ کی طرف سے بتائے گئے وزن سے زیادہ وزن لے جانا اور وہاں سے لانا درست نہیں ہے۔

۱۲) بڑے بھائی پر حج فرض نہ ہو اور چھوٹے بھائی پر حج فرض ہو گیا ہو تو چھوٹے بھائی کو حج کر لینا چاہئے۔بڑے بھائی کے حج میں جائے بغیر چھوٹے بھائی کے حج میں جانے کو برا سمجھنا بالکل غلط سوچ ہے۔

۱۳) بتائے گئے زمزم کے ڈرم سے زائد ڈرم پیکینگ کر کے بغیر رسید کٹائے لانا گناہ ہے۔اور گناہ سے حج کی نورانیت اور برکات ختم ہو جاتی ہے۔

۱۴) بیوی پر حج فرض ہو تو حج کے لئے جانے میں شوہر کی رضامندی ضروری نہیں۔

۱۵) اگر کسی عورت کے پاس محرم کو لے جانے کا خرچ نہ ہو یا کوئی محرم نہ ملے تو حج کی وصیت کرنا ضروری ہے۔

۱۷) حاجی کے گلے میں ہار یا سہرا ڈالنا منع ہے۔

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مؤلفین
١	انوار امناسک	مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی شاہی مرادآباد
٢	مکمل ومدلل مسائل حج وعمرہ	مفتی رفعت صاحب قاسمی دیوبند
٣	مسائل ومعلومات حج وعمرہ	جناب محمد معین الدین احمد صاحب
۴	حج تجربات کی روشنی میں	پیرومرشد حضرت حاجی شکیل احمد صاحب پنویل
۵	حج کا ساتھی	حضرت مولانا قاری ولی اللہ صاحبؒ
٦	آسان حج	حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب پالنپوری
۷	فضائل حج	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
٨	تاریخ مدینہ المنورہ	ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صاحب
٩	تاریخ مکۃ المکرمہ	ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صاحب
١٠	سوئے حرم	حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی
١١	حج مقبول کی علامتیں	حضرت مفتی زید مظاہری صاحب

١) مؤلف کی دیگر تالیفات:۔

١) انمول موتی اردو　　٢) انمول موتی ہندی

٣) عیادت سے تعزیت تک　　۴) آہ دادی جان

۵) زادِ حج اردو　　٦) زادِ حج ہندی (غیر مطبوع)

۷) عیادت سے تعزیت تک ہندی (غیر مطبوع)

یادداشت

یادداشت

تنبیہ

حج صاحب استطاعت پر عمر بھر میں ایک مرتبہ
فرض ہے اور اس فرض کو فوراً ادا کرے بلا وجہ
تاخیر نہ کرے۔ لیکن اس کا بہت خیال رکھے کہ
لین دین کا معاملہ صاف ہو جائے کسی کا
ہمارے ذمہ کسی قسم کا کوئی مطالبہ باقی نہ رہے
آج کل اس میں بڑی لاپرواہی ہو رہی ہے۔

مؤلف کی
دیگر
مطبوعات

Printed & Published by
MAKTABA ASHRAFIYA
Prop. Mahboobullah Qari Valiulah,
36, Mohammad Ali Road, Opp., Chunabhatti Masjid
Mumbai - 400 003. Tel.: Shop : 022-2347 3109. Mob.: 98920 27856